# الفضل

ہفت روزہ — انٹرنیشنل

مدیر اعلیٰ :– نصیر احمد قمر

جلد21 — جمعۃ المبارک19/ستمبر 2014ء — 23/ذوالقعدہ 1435 ہجری قمری — 19/تبوک 1393 ہجری شمسی — شمارہ38


## پانچ ارکان اسلام

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ:
اسلام کی بنیاد پانچ باتوں پر رکھی گئی ہے۔(1)اس بات کی دل اور زبان سے گواہی دینا کہ اللہ کے سوا کوئی ہستی قابل پرستش نہیں اور یہ کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم خدا کے رسول ہیں۔(2)نماز قائم کرنا(3)زکوٰۃ ادا کرنا (4)بیت اللہ کا حج بجالانا اور(5)رمضان کے روزے رکھنا۔

(بخاری کتاب الایمان باب دعاؤکم ایمانکم......حدیث نمبر8)

## ﴿ارشادات عالیہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام﴾

یادرکھوانسان کے اندرایک بڑاچشمہ لذّت کا ہے۔جب کوئی گناہ اس سے سرزد ہوتا ہے تو وہ چشمہ ٔلذّت مکدّر ہو جاتا ہے اور پھر لذّت نہیں رہتی۔ مثلاً جب ناحق گالی دے دیتا ہے یا ادنیٰ ادنیٰ سی بات پر بدمزاج ہوکر بدزبانی کرتا ہے تو پھر ذوق نماز جاتا رہتا ہے۔ اخلاقی قویٰ کو لذّت میں بہت بڑا دخل ہے۔جب انسانی قویٰ میں فرق آئے گا تو اس کے ساتھ ہی لذّت میں بھی فرق آ جاوے گا۔

---

جس کو نماز میں بے ذوقی پیدا ہو اس کو کثرت کے ساتھ نماز پڑھنی چاہئے اور تھکنا مناسب نہیں آخر اسی بے ذوقی میں ایک ذوق پیدا ہو جاوے گا۔ اس ذوق کو حاصل کرنے کے لئے استغفار، کثرت نماز و دُعا، مستعدی اور صبر کی ضرورت ہے۔

---

میرے نزدیک سب وظیفوں سے بہتر وظیفہ نماز ہی ہے۔نماز ہی کو سنوار سنوار کر پڑھنا چاہئے اور سمجھ سمجھ کر پڑھو اور مسنون دعاؤں کے بعد اپنے لئے اپنی زبان میں بھی دعائیں کرو اس سے تمہیں اطمینان قلب حاصل ہوگا اور سب مشکلات خدا تعالیٰ چاہے گا تو اسی سے حل ہو جائیں گی۔

**سوال:** کبھی نماز میں لذّت آتی ہے اور کبھی وہ لذّت جاتی رہتی ہے اس کا کیا علاج ہے؟

**جواب:** ہمّت نہیں ہارنی چاہئے بلکہ اس لذّت کے کھوئے جانے کو محسوس کرنے اور پھر اس کو حاصل کرنے کی سعی کرنی چاہئے۔ جیسے چور آوے اور وہ مال اُڑا کر لے جاوے تو اس کا افسوس ہوتا ہے اور پھر انسان کوشش کرتا ہے کہ آئندہ اس خطرہ سے محفوظ رہے۔اس لئے معمول سے زیادہ ہوشیاری اور مستعدی سے کام لیتا ہے۔اسی طرح پر جو خبیث نماز کے ذوق اور اُنس کو لے گیا ہے تو اس سے کس قدر ہوشیار رہنے کی ضرورت ہے؟اور کیوں نہ اس پر افسوس کیا جاوے؟ انسان جب یہ حالت دیکھے کہ اس کا اُنس و ذوق جاتا رہا ہے تو وہ بے فکر اور بے غم نہ ہو۔نماز میں بے ذوقی کا پیدا ہونا ایک سارق کی چوری اور روحانی بیماری ہے۔جیسے ایک مریض کے منہ کا ذائقہ بدل جاتا ہے تو وہ فی الفور علاج کی فکر کرتا ہے اسی طرح پر جس کا روحانی مذاق بگڑ جاوے اس کو بہت جلد اصلاح کی فکر کرنی لازم ہے۔

یادرکھو انسان کے اندر ایک بڑا چشمہ لذّت کا ہے۔جب کوئی گناہ اس سے سرزد ہوتا ہے تو وہ چشمہ ٔلذّت مکدّر ہو جاتا ہے اور پھر لذّت نہیں رہتی۔مثلاً جب ناحق گالی دے دیتا ہے یا ادنیٰ ادنیٰ سی بات پر بدمزاج ہوکر بدزبانی کرتا ہے تو پھر ذوق نماز جاتا رہتا ہے۔اخلاقی قویٰ کو لذّت میں بہت بڑا دخل ہے۔جب انسانی قویٰ میں فرق آئے گا تو اس کے ساتھ ہی لذّت میں بھی فرق آ جاوے گا۔پس جب کبھی ایسی حالت ہو کہ اُنس اور ذوق جو نماز میں آتا تھا وہ جاتا رہا ہے تو چاہئے کہ تھک نہ جاوے اور بے حوصلہ ہو کر ہمّت نہ ہارے بلکہ بڑی مستعدی کے ساتھ اس گمشدہ متاع کو حاصل کرنے کی فکر کرے۔ اور اس کا علاج ہے توبہ، استغفار، تضرّع۔ بے ذوقی سے ترک نماز نہ کرے بلکہ نماز کی اَور کثرت کرے۔ جیسے ایک نشہ باز کو جب نشہ نہیں آتا تو وہ نشہ کو چھوڑ نہیں دیتا بلکہ جام پر جام پیتا جاتا ہے یہاں تک کہ آخر اس کو لذّت اور سرور آ جاتا ہے۔پس جس کو نماز میں بے ذوقی پیدا ہو اس کو کثرت کے ساتھ نماز پڑھنی چاہئے اور تھکنا مناسب نہیں آخر اسی بے ذوقی میں ایک ذوق پیدا ہو جاوے گا۔

دیکھو پانی کے لئے کس قدر زمین کو کھودنا پڑتا ہے جو لوگ تھک جاتے ہیں وہ محروم رہ جاتے ہیں۔ جو تھکتے نہیں وہ آخر نکال ہی لیتے ہیں۔اس لئے اس ذوق کو حاصل کرنے کے لئے استغفار، کثرت نماز و دُعا، مستعدی اور صبر کی ضرورت ہے۔

**سوال:** بہترین وظیفہ کیا ہے؟

**جواب:** نماز سے بڑھ کر اَور کوئی وظیفہ نہیں ہے کیونکہ اس میں حمد الٰہی ہے۔استغفار ہے اور درود شریف۔ تمام وظائف اور اَوراد کا مجموعہ یہی نماز ہے اور اس سے ہر قسم کے غم و ہمّ دُور ہوتے ہیں اور مشکلات حل ہوتی ہیں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اگر ذرا بھی غم پہنچتا تو آپؐ نماز کے لئے کھڑے ہو جاتے اور اسی لئے فرمایا ہے: اَلَا بِذِکۡرِ اللّٰہِ تَطۡمَئِنُّ الۡقُلُوۡبُ۔اطمینان وسکینتِ قلب کے لئے نماز سے بڑھ کر اَور کوئی ذریعہ نہیں۔لوگوں نے قسم قسم کے وِرد اور وظیفے اپنی طرف سے بنا کر لوگوں کو گمراہی میں ڈال رکھا ہے اور ایک نئی شریعت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت کے مقابلہ میں بنا دی ہوئی ہے۔

مجھ پر تو الزام لگایا جاتا ہے کہ مَیں نے نبوت کا دعویٰ کیا ہے مگر مَیں دیکھتا ہوں اور حیرت سے دیکھتا ہوں کہ انہوں نے خود شریعت بنائی ہے اور نبی بنے ہوئے ہیں اور دنیا کو گمراہ کر رہے ہیں۔ان وظائف اور اَوراد میں دنیا کو ایسا ڈالا ہے کہ وہ خدا تعالیٰ کی شریعت اور احکام کو بھی چھوڑ بیٹھے ہیں۔بعض لوگ دیکھے جاتے ہیں کہ اپنے معمول اور اَوراد میں ایسے منہمک ہوتے ہیں کہ نمازوں کا بھی لحاظ نہیں رکھتے۔مَیں نے مولوی صاحب سے سُنا ہے کہ بعض گدّی نشین شاکت مت والوں کے منتر اپنے وظیفوں میں پڑھتے ہیں۔میرے نزدیک سب وظیفوں سے بہتر وظیفہ نماز ہی ہے۔نماز ہی کو سنوار سنوار کر پڑھنا چاہئے اور سمجھ سمجھ کر پڑھو اور مسنون دعاؤں کے بعد اپنے لئے اپنی زبان میں بھی دعائیں کرو اس سے تمہیں اطمینان قلب حاصل ہوگا اور سب مشکلات خدا تعالیٰ چاہے گا تو اسی سے حل ہو جائیں گی۔نماز یاد الٰہی کا ذریعہ ہے اس لئے فرمایا ہے: اَقِمِ الصَّلٰوۃَ لِذِکۡرِیۡ۔(طٰہٰ:15)

(ملفوظات جلد سوم صفحہ 311-309۔ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

# ارضِ بلال کا دُرِّ نایاب

(ڈاکٹر سلطان احمد مبشر۔ ربوہ)

افریقہ جو تاریک براعظم کہلاتا تھا، ہیروں اور سونے کی سرزمین بھی ہے۔ اس خطہ زمین میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے انفاسِ قدسیہ کی برکت سے خداتعالیٰ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عشق میں مخمور، ہیروں اور سونے سے نہایت درجہ چمکدار اور تابدار درخشندہ گوہر پیدا ہوئے ہیں جن کی ضیا پاشیوں سے یہ براعظم ہی نہیں بلکہ کل عالم منور ہو رہا ہے۔ انہی میں ایک نام بطلِ احمدیت محترم جناب شیخ عمری عبیدی صاحب کا ہے۔ اس بلالی شکل وخصلت رکھنے والے عظیم وجود نے احمدیت کی تاریخ میں ہی نہیں بلکہ اپنے وطن کی تاریخ میں بھی ایک نمایاں مقام حاصل کیا اور اپنے حسن کردار اور عمل سے ثابت کر دیا کہ افریقن دماغ کتنے زرخیز ہوتے ہیں اور کس طرح زمینی انسان آسمانی بنتے ہیں۔

محترم شیخ عمری عبیدی صاحب 1924ء میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم کے بعد پوسٹل ٹریننگ سکول دارالسلام میں 1941ء میں داخل ہوئے۔ 1939/40ء میں کشتی نوح کے ترجمہ سواحیلی سے متاثر ہو کر احمدیت قبول کی۔ دوسال بعد حضرت مولانا شیخ مبارک احمد صاحب کی پُرزور تحریک پر استعفیٰ دے کر اپنی زندگی احمدیت کے لیے وقف کر دی۔ 1954ء سے 1956ء تک آپ جامعۃ المبشرین ربوہ میں زیر تعلیم رہے اور واپس اپنے ملک تنزانیہ جا کر دارالسلام مشن کے انچارج کی حیثیت سے خدمت دین میں منہمک ہوگئے۔

1960ء میں دارالسلام کے پہلے افریقن میئر منتخب ہوئے۔ 1963ء میں ٹانگانیکا کے مغربی صوبہ کے ریجنل کمشنر مقرر کیے گئے۔ اسی سال وزیر انصاف مقرر کئے گئے۔ 1964ء میں تنزانیہ کی آزادی پر تعمیر قومی اور ثقافت ملیہ کی وزارت سونپی گئی۔ اس عہدہ پر فائز ہوئے کچھ ہی عرصہ ہوا تھا کہ احمدیت کا یہ مجاہد صرف چالیس سال کی عمر میں 9 اکتوبر 1964ء کو اس جہان فانی سے رخصت ہوگیا۔

آپ کے جنازہ میں علاوہ دیگر افراد کے صدر جولیئس نائیریرے، مسٹر کرومے نائب صدر زنجبار، مسٹر جوموکینیاٹے وزیراعظم کینیا، مسٹر ابوٹے وزیراعظم یوگنڈا نے بھی شرکت کی۔

**صدر مملکت تنزانیہ کا خراج تحسین**

مسٹر نائیریرے سربراہ مملکت تنزانیہ نے انہیں خراج تحسین پیش کرتے ہوئے کہا:۔

''ہماری ترقی میں ان کا بہت بڑا دخل تھا۔...... شیخ عمری عبیدی نے ہماری قومی وملکی زبان سواحیلی کی ترقی اور وسعت اور بہتری کے لیے جو عظیم الشان کام کیا ہے، وہ اتنا قیمتی ہے کہ ہماری تاریخ میں ہمیشہ ہمیشہ کے لیے ان کی یاد کو تازہ رکھے گا۔

ان کی عظیم قابلیت اور ان کی خدمات بلا پس و پیش اس ملک کے لوگوں کے لیے ہمیشہ وقف رہیں۔ ہم اپنے درمیان اس خلاء کو برداشت کرنے کی تاب نہیں رکھتے۔''

**بزرگان سلسلہ کے جذبات**

آپ کے اچانک انتقال پر **حضرت سیدہ ام متین صاحبہ حرم حضرت مصلح موعودؓ** نے بے ساختہ فرمایا کہ عمری صاحب کی وفات سے یوں معلوم ہوتا ہے جیسے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خاندان کا کوئی فرد انتقال کر گیا ہو۔

**حضرت مولانا شیخ مبارک احمد صاحب نے فرمایا:**

''اس جوانی کے عالم میں ان کی پرہیزگاری، دینداری، نیکی، قوم و ملک کے ساتھ اخلاص و فدائیت اور بے لوث خدمات کا جذبہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیروی و متابعت اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ وابستگی کا شاندار ثمرہ ہے اور احمدیت سے تعلق کی برکت کا زندہ اور جاودانی ثبوت ہے۔''

**خالد احمدیت حضرت مولانا ابوالعطاء صاحب** سابق پرنسپل جامعۃ المبشرین نے رقم فرمایا۔

''عزیزم شیخ عمری عبیدی سلسلہ احمدیہ کے ایک درخشندہ گوہر تھے............ شیخ عمری عبیدی ایک نہایت دیندار، قابل، زیرک اور مخلص نوجوان تھے۔ بہت محنتی اور اساتذہ سے خاص سلوک رکھنے والے تھے۔ انہوں نے جامعۃ المبشرین میں بہت نیک اثر چھوڑا تھا۔''

(الفرقان نومبر 1964ء)

**دربارخلافت سے سرٹیفکیٹ**

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ کے دربار خلافت سے آپ کو مندرجہ ذیل سرٹیفکیٹ عطا ہوا:

''وہ خدا رسیدہ اور دین اسلام کا شیدائی ایک حبشی تھا جس کا رنگ سیاہ اور ہونٹ لٹکے ہوئے تھے، دنیا کی مہذب قومیں اسے حقارت کی نظر سے دیکھتی تھیں مگر محمد رسول اللہ علیہ وسلم کے طفیل خداتعالیٰ کی نظر کرم اس پر پڑی اور وہ اس سے ہم کلام ہوا۔ یہ ہیں ہمارے دوست عمری عبیدی ............ یہ دوست احمدیت کے شیدائی اور فدائی تھے۔ ربوہ میں بھی کچھ عرصہ رہ کر گئے تھے۔ وہ خواب بین انسان تھے۔ انہیں بڑی واضح اور سچی خوابیں خداتعالیٰ نے دکھائیں۔''

(فرمودہ 21 دسمبر 1965ء۔ الفضل 26 مارچ 1966ء)

**ایک بے مثل واقفِ زندگی**

مرکز اور خلیفۂ وقت کی صحبت میں بہت کم عرصہ گزارنے اور اپنی کم عمری کے باوجود، دینی و دنیاوی وجاہت رکھنے والے اس عالی دماغ اور عبقری نے وقف کی باریک راہوں پر قدم مارا اور زندگی کے آخری سانس تک اس عہد کو نہایت شاندار رنگ میں نبھایا۔ اس کا کسی قدر اندازہ ایک اور خدا رسیدہ اور خلافت کے سلطانِ نصیر محترم مولانا عبدالوہاب بن آدم سابق امیر جماعت غانا (1938ء۔2014ء) کے اس بیان سے لگ سکتا ہے جو آپ نے حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کی موجودگی میں مجلس مشاورت 1972ء کے دوران دیا۔ آئیے انہیں کی زبانی پڑھتے ہیں۔ آپ نے فرمایا:۔

''میں غانا کا واقف زندگی ہوں۔ مجھ سے پہلے ایک تنزانیہ کے واقف زندگی تھے۔ ان کا نام محترم عمری عبیدی ہے۔ ان کی مثال پیش کر کے اپنی بات کو ختم کرتا ہوں۔ وہ مرکز کی ایک خاص اجازت کے تحت میئر آف دارالسلام بھی بنے اور بعد میں تنزانیہ کے وزیر بھی بنے۔ ان کے بارے میں ایک واقعہ ہے کہ ایک دفعہ حکومت برطانیہ نے ان کو دورے کی دعوت دی تو وہ قبل اس کے کہ برطانیہ چلے جاتے، انہوں نے وکالت تبشیر سے خاص اجازت طلب کی کیونکہ وہ سمجھتے تھے کہ وہ واقف زندگی ہیں حالانکہ وہ وزیر بن چکے تھے۔ دفتر تبشیر کی طرف سے اجازت دی گئی۔ اس اجازت کی بناء پر وہ برطانیہ چلے گئے۔ اس دوران حکومت برطانیہ نے سمجھا کہ یہ وقت کافی نہیں ہے اور زیادہ وقت ملنا چاہیے تاکہ وہ اور زیادہ دورہ کر سکیں۔ چنانچہ وزیر خارجہ برطانیہ نے سرکاری طور پر ان کو لکھا کہ ان کا کیا خیال ہے؟ تو انہوں نے کہا میں اس توسیع کا حق نہیں رکھتا جب تک کسی اَور کے ساتھ مشورہ نہ کر لوں۔ وہ امام مسجد لندن کے پاس چلے گئے اور ان کو کہا کہ مجھے ایک مشکل پیش آگئی ہے۔ مَیں ایک خاص اجازت کی بناء پر یہاں صرف دو ہفتے کے لیے آیا ہوں۔ لیکن حکومت برطانیہ نے مجھ سے مطالبہ کیا ہے کہ اور وقت دوں۔ لیکن جب تک مجھے اجازت نہ ملے، مَیں اس دعوت کو قبول کرنے کی پوزیشن میں نہیں ہوں۔ اس لئے آپ میری طرف سے جوابی تار ارسال کریں۔ معلوم ہوا کہ تار آئی اور دفتر تبشیر نے ان کو خاص اجازت دی تب انہوں نے حکومت برطانیہ کے مطالبہ کو تسلیم کیا۔ تو اس سے اندازہ لگا سکتے ہیں کہ جو شخص واقف زندگی ہے، وہ سمجھتا ہے اپنی ساری زندگی اور جان اور مال اور ہر ایک چیز قربان کرنے کے لئے تیار ہے۔''

(رپورٹ مجلس مشاورت 1972ء صفحہ 217-216)

ع خدا رحمت کند ایں عاشقانِ پاک طینت را

----------------

# جب نہیں بولتا بندہ تو خدا بولتا ہے

(منظوم کلام حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ رضی اللہ عنہا)

صبر ہر رنگ میں اچھا ہے پر اے مردِ عقیل
غلط الزام پہ ہو صبر تو ہے صبر جمیل
لوگ سمجھیں گے تو سمجھیں یہ خطا کا ہے ثبوت
تم سمجھ لو کہ ہے سو بات کی اک بات ''سکوت''
شعلہ جو دل میں بھڑکتا ہے دبا دو اس کو
جھوٹ پر آگ جو لگتی ہے بجھا دو اس کو
ضبط کی شان کچھ اس طرح نمایاں ہو جائے
آپ سے آپ ہی دشمن بھی ہراساں ہو جائے
آج جو تلخ ہے بے شک وہی کل شیریں ہے
سچ کسی نے ہے کہا ''صبر کا پھل شیریں ہے''
کیا یہ بہتر نہیں مولا ترا ناصر ہو جائے
نامرادئ عدو خلق پہ ظاہر ہو جائے
صبر کر صبر کہ اللہ کی نصرت آئے
تیری کچلی ہوئی غیرت پہ وہ غیرت کھائے
وہ لڑے تیرے لئے اور تو آزاد رہے
خوب نکتہ ہے یہ اللہ کرے یاد رہے
لبِ خاموش کی خاطر ہی وہ لب کھولتا ہے
جب نہیں بولتا بندہ تو خدا بولتا ہے

# مَصَالِحُ الْعَرَب

## (عربوں میں تبلیغ احمدیت کے لئے

## حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اور خلفائے مسیح موعودؑ کی بشارات،

## گرانقدر مساعی اور ان کے شیریں ثمرات کا ایمان افروز تذکرہ)

(محمد طاہر ندیم۔عربک ڈیسک یوکے)

**قسط نمبر315**

## مکرم احمد السعید رخا صاحب (2)

قسطِ گزشتہ میں ہم نے مکرم احمد السعید رخا صاحب آف مصر کے احمدیت کی طرف سفر کی داستان میں ان کی بیعت تک کا احوال درج کیا تھا۔اس قسط میں ان کے اس سفر کا باقی حصہ پیش کیا جائے گا۔

### عافیت کے حصار میں

وہ لکھتے ہیں: بیعت کے بعد انسان میں غیر معمولی تبدیلی آنی چاہئے۔ اسے ہر ایک غلط راہ کو چھوڑ کر ایمان واخلاص اور سچائی کا سفر شروع کرنا چاہئے۔ میری بیعت سے قبل کی زندگی اخلاقی ودینی اعتبار سے مختلف برائیوں سے عبارت تھی۔ بیعت کے بعد مَیں نے ان سب برائیوں سے تائب ہو کر راہِ راست کو اختیار کرنے کی کوشش کی۔ چونکہ محکمہ اوقاف میں میری خادم مسجد کے طور پر نوکری غیر قانونی طریق پر تنخواہ لینے کا ایک بہانہ تھی۔ اس لئے مَیں نے پہلا کام یہی کیا کہ اس حرام کی کمائی کو خیر باد کہا۔ کچھ دنوں کے بعد حالات کی وجہ سے میرا نفس مجھے حیلے بہانوں سے اس مفت کے مال کو لینے اور اس سے اپنے اور اپنے اہل وعیال کی ضرورتیں پوری کرنے پر اکساتا رہا۔ اگر خدا کی رحمت مجھے نہ بچاتی تو شاید میں اس رَو میں بہہ جاتا اور دوبارہ گناہ کی زندگی کی طرف لوٹ جاتا۔ خدا تعالیٰ نے ایک رؤیا کے ذریعہ مجھے اس جیسی کئی بیماریوں اور برائیوں سے بچالیا۔

مَیں نے بیعت کے بعد رؤیا میں دیکھا کہ رات کا وقت ہے اور روشنی بہت کم ہے، ایسے میں مَیں خود کو ایک بہت بڑے باغ میں پاتا ہوں جس کی بیرونی دیوار درختوں کی کثیف باڑ سے عبارت ہے۔ میں جونہی اس باغ سے باہر نکلتا ہوں، کالے رنگ کے خونخوار کتّے مجھے کھانے کے لئے دوڑتے ہیں۔ میں بیرونی درخت کی ٹہنی توڑ کر دفاعی انداز میں ہلانا شروع کرتا ہوں لیکن مجھے محسوس ہوتا ہے کہ یہ کتّے تو مجھے چیر پھاڑ ڈالیں گے۔ ایسے میں باغ کے اندر سے مجھے کسی کی آواز آتی ہے کہ باغ میں داخل ہو جاؤ، چنانچہ میں جلدی سے اندر داخل ہوتا ہوں تو وہاں ایک شخص مجھے اپنی بانہوں میں تھام لیتا ہے۔ مَیں کہتا ہوں کہ میں بہت خائف ہوں۔ وہ کہتا ہے: ہمارے ہاں کسی بات کا خوف نہیں ہے۔ اس کی بات سن کر میرا دل سکون پا جاتا ہے۔ وہاں پر ایک بہت بڑا دروازہ دیکھ کر میں اس شخص سے پوچھتا ہوں کہ یہ کیسا دروازہ ہے؟ وہ کہتا ہے کہ یہ ’’باب المہدی‘‘ ہے اور وہ اس دروازے کی حفاظت پر مامور ہے۔ اس شخص کی شکل مرحوم حلمی الشافعی صاحب سے بہت حد تک ملتی تھی۔ پھر اچانک مغربی جانب سے آنے والی بہت تیز روشنی دیکھی جو مشرقی علاقے کو بہت روشن کر رہی تھی۔ اس روشنی کے ساتھ مَیں نے اپنے بڑے بھائی کی آواز سنی جو کہہ رہا تھا کہ ’’امام مہدی آسمان سے نازل ہو رہے ہیں‘‘۔ چنانچہ میں نے دیکھا تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام مشرق ومغرب کے درمیان اس باغ میں ’’باب المہدی‘‘ کے عین اوپر نظر آرہے تھے۔ آپ اس وقت نوجوانی کی عمر میں تھے۔

اس رؤیا سے مَیں یہی سمجھا کہ جو بیعت کرنے کے بعد جماعت کو چھوڑتا یا شرائط بیعت کی پابندی سے انحراف کرتا ہے تو اسے جماعت سے باہر ہر طرف درندے ہی ملیں گے جو اسے چیر پھاڑ ڈالیں گے۔ چنانچہ اس دن سے میں نے محکمہ اوقاف کی دھوکہ پر مبنی نوکری اور حرام کی کمائی کے بارہ میں سوچنا بھی ترک کر دیا اور یہ عہد کیا کہ مَیں شرائط بیعت کی پابندی کروں گا اور خلیفہ وقت کے تمام ارشادات پر عمل کرنے کی کوشش کرتا رہوں گا۔ کیونکہ یہی عافیت کا حصار ہے۔ {حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا تھا:

صدق سے میری طرف آؤ اسی میں خیر ہے
ہیں درندے ہر طرف مَیں عافیت کا ہوں حصار}

### رزقِ حلال میں برکت

محکمہ اوقاف کی ملازمت چھوڑنے کے بعد میرے پاس بُک شاپ کی نوکری ہی بچ گئی تھی۔ کچھ عرصہ کے بعد دکان کے مالکوں کی طرف سے میرے ساتھ نہایت اہانت آمیز سلوک کیا گیا۔ گو میں خدا کے فضل سے تکبر جیسی مہلک بیماری سے نجات حاصل کر چکا تھا لیکن اپنی بے عزتی کسی طور قبول نہ تھی۔ لہٰذا میں نے نوکری چھوڑ دی۔ اب میرے پاس نہ نوکری تھی نہ ہی ہاتھ میں کچھ مال تھا جس سے کچھ دن گزر سکتے۔ لیکن خدا تعالیٰ اپنے اوپر توکل کرنے والوں کو غیب سے رزق عطا فرماتا ہے۔ چنانچہ ایک دن ایک شخص میرے پاس آیا اور میرے وسیع تجربہ کی بناء پر مجھے اپنے ساتھ سٹیشنری کے سامان کی سپلائی کے کام میں شراکت کی آفر کی۔ مَیں نے کہا کہ میرے پاس اس کام کے لئے مال نہیں ہے۔ اس نے کہا کہ مال کی فکر نہ کرو، سارا خرچ میرا ہوگا، آپ نے صرف کام سنبھالنا ہے۔ پھر اس نے دکان لی، اس میں اپنے پیسوں سے سامان ڈالا اور سارا کام مجھے سونپ دیا۔ مَیں نے کہا کہ مَیں ایک کاغذ پر لکھ کر دستخط کر دیتا ہوں کہ یہ سارا کاروبار آپ کا ہے۔ لیکن اس شخص نے کہا کہ مجھے آپ پر اعتماد ہے اور یہ یقین ہے کہ میرے حصے کا ایک پیسہ بھی ہوگا تو وہ مجھے بغیر کسی مطالبہ کے مل جائے گا۔ اس لئے مجھے کسی تحریر کی ضرورت نہیں ہے۔

ہم نے کام شروع کیا تو اس شخص کے اندھے اعتماد نے مجھے اخلاص اور محنت سے کام کرنے کی طرف مائل کر دیا۔ مَیں اَن پڑھ تھا لیکن اب کام میں زیادہ انہماک کی وجہ سے مَیں نے محض چند روز میں سٹیشنری کی دوسو سے زائد اشیاء کے انگریزی نام یاد کر لئے۔ قبل ازیں مَیں جب یہ اشیاء خریدنے جاتا تو ہول سیل ڈیلر سے ان ناموں کی عربی میں وضاحت کرواتا۔ اب خدا کے فضل سے مجھے ان تمام اشیاء کے تجارتی نام انگریزی میں یاد تھے۔ یہ صورتحال دیکھ کر کئی ڈیلرز حیران رہ گئے کہ یکدم ایک اَن پڑھ نے اتنی بڑی تعداد میں اشیاء کے انگریزی نام کیسے یاد کر لئے۔ میں سمجھتا ہوں یہ بیعت کی برکات اور نیک نیتی کا ثمر ہے۔

### رؤیا میں حضور انور سے ملاقات

ایک زمانہ تھا کہ مجھے عالم رؤیا کی حقیقت پر یقین نہ تھا لیکن بیعت کے بعد اللہ تعالیٰ نے مجھے رؤیائے صالحہ سے نوازا۔ ان میں سے بعض میں میری ملاقات اپنے ایسے پیاروں سے ہوئی جن سے ملنے کی مجھے تمنا تھی۔ لہٰذا ایک رات میں نے حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو رؤیا میں قاہرہ کے ’’اَلتَّجَمُّعُ الْخَامِس‘‘ نامی ایک مقام پر دیکھا۔ مَیں اپنی اہلیہ کے ساتھ حضور انور کی ملاقات کے لئے حاضر ہوا۔ ہم نے دروازہ کھٹکھٹایا تو حضور انور نے خود ہمارے لئے دروازہ کھولا۔ ہم نے حضور انور کو سلام کیا۔ آپ نے ہم سے پوچھا: کیا آپ تصویر کھنچوانا چاہتے ہیں؟ میں نے خوشی سے پھولے نہ سماتے ہوئے عرض کیا: جی حضور۔ تصویر کھنچوانے کے بعد ہم ایک آبشار کے پاس گئے جس کے دامن میں مختلف اقسام اور رنگوں کے پھول موجود تھے۔

خواب ختم ہونے پر مَیں بہت خوش تھا۔ قاہرہ میں ’’اَلتَّجَمُّعُ الْخَامِس‘‘ نامی اس علاقے کا نام میں نے سنا تھا لیکن کبھی وہاں گیا نہ تھا۔ کچھ عرصہ کے بعد سٹیشنری کی ہول سیل کی دکان تبدیل ہو کر ’’اَلتَّجَمُّعُ الْخَامِس‘‘ نامی بلڈنگ میں منتقل ہوگئی۔ جب میں ہول سیل ڈیلر کے بتائے ہوئے ایڈریس پر وہاں پہنچا تو دیکھ کر حیران رہ گیا کہ یہ بعینہٖ وہی جگہ تھی جسے میں نے خواب میں دیکھا تھا، اور جہاں ہم نے حضور انور کے ساتھ تصویر بنوائی تھی۔

دعا ہے کہ کسی دن ہماری زندگی میں ہی حضورِ انور مصر تشریف لائیں اور ہم حضور انور کا اپنے ملک میں استقبال کر سکیں۔ وَمَا ذٰلِکَ عَلَی اللّٰہِ بِعَزِیْزٍ۔

.................................

## مکرم علاء حسین خضیر صاحب

مکرم علاء حسین خضیر صاحب لکھتے ہیں:

میرا تعلق عراق سے ہے۔ 2009ء میں میرا جماعت سے تعارف ہوا اور فوراً ہی جماعت کی صداقت پر ایمان لے آیا۔ لیکن چونکہ باضابطہ طور پر بیعت کرنے کے بارہ میں علم نہ تھا اس لئے بیعت ارسال نہ کر سکا۔ بعد میں ایک دوست کے بتانے پر میں نے اپنی بیعت 2011ء کے اواخر میں ارسال کی۔

### شیریں کلام

میری بیعت کا واقعہ کچھ یوں ہے کہ آج سے قریباً پانچ سال قبل میں نے رمضان کے آخری عشرہ کے دوران خواب میں آسمان وزمین کے درمیان پگڑی والے ایک شخص کو دیکھا تھا۔ جس کی پگڑی کے اوپر سفید رنگ کے پر کے مشابہ کوئی چیز تھی۔ یہ بارعب شخص فی البدیہہ بلند آواز میں کچھ شعر پڑھ رہا تھا۔ میں یہ شعر سن کر نہایت گرمجوشی، تسلی اور ایسی تسکین کی کیفیات سے گزرتا محسوس کرتا تھا جس کا بیان ممکن نہیں ہے۔ ایسے لگ رہا تھا جیسے میں اپنے دل سے اس کے اشعار سن رہا تھا۔ اس شخص کے الفاظ اور عبارتیں ٹھنڈے اور لذیذ پاکیزہ آبِ حیات کی طرح میرے کانوں میں رس گھول رہی تھیں۔ اس جیسا کلام میں نے پہلے کبھی نہیں سنا تھا۔ مجھے خواب میں ایسے محسوس ہوتا تھا جیسے اس کلام کا کوئی دھارا بہہ کر میرے جسم اور ذرّہ ذرّہ کو سیراب کرتا جا رہا تھا۔ اور وہ الفاظ میری روح، عقل اور دل پر گہرا اثر کرتے جا رہے تھے۔ جب میں بیدار ہوا تو فوراً ان اشعار کو یاد کر کے لکھنا چاہا۔ لیکن ان میں سے مجھے صرف یہ مصرعہ ہی یاد رہا:

وَآثَرْنَا الْجَمَالَ عَلَى الْجَمَالِ

یعنی ہم نے ایک حسن کو تمام خوبصورتیوں پر ترجیح دی ہے۔

چونکہ میں شیعہ مسلک سے تعلق رکھتا تھا اس لئے مجھے خیال گزرا کہ شاید مجھے خواب میں حضرت علیؓ کی زیارت ہوئی ہے۔ پھر خیال آیا کہ جو پگڑی اس بزرگ نے پہنی تھی اس کا اوپر والا طُرّہ عجیب تھا نیز اُس بزرگ کی گردن دائیں جانب جھکی ہوئی تھی۔ اس کے الفاظ نہایت خوبصورت اور اس قدر محبت سے معمور تھے کہ مَیں کبھی انہیں بھلا نہیں سکتا۔

### خواب کی تعبیر

بہرحال اس خواب کے قریباً ایک ہفتہ بعد میں نے ٹی وی پر آٹومیٹک سرچ آن کر کے نئے چینلز کی تلاش کی تو اچانک ایک چینل سے مجھے یہ آواز آئی:

لَقَدْ اُرْسِلْتُ مِنْ رَبٍّ کَرِیْمٍ
رَحِیْمٍ عِنْدَ طُوْفَانِ الضَّلَالِ

(یعنی میں خدائے رحیم وکریم کی طرف سے طوفان ضلالت کے وقت بھیجا گیا ہوں۔)

یہ سنتے ہی میں ٹی وی کی طرف لپکا اور اس چینل پر ٹھہر گیا۔ اس پر اسی شخص کی تصویر دکھائی جا رہی تھی جسے میں نے خواب میں دیکھا تھا اور اس کے نیچے لکھا تھا ’’الامام المہدی والمسیح الموعود‘‘۔ کچھ ہی دیر میں اس قصیدہ کا یہ شعر بھی میری سماعتوں سے ٹکرایا:

تَرَکْنَا ھٰذِہِ الدُّنْیَا لِوَجْهٍ
وَآثَرْنَا الْجَمَالَ عَلَى الْجَمَالِ

(یعنی ہم نے یہ دنیا ایک خوبصورت چہرے کی خاطر چھوڑ دی ہے اور ہم نے اس کے حسن وجمال کو تمام خوبصورتیوں پر ترجیح دی ہے۔)

یہ دیکھ اور سن کر میں اپنے جذبات پر قابو نہ رکھ سکا اور باآواز بلند رونے لگ گیا۔ خدا کی قسم مَیں ہفتہ بھر روتا رہا اور جب بھی وہ تصویر ٹی وی پر آتی یا وہ اشعار سنتا تو اپنے گزشتہ گناہوں پر ندامت کے آنسو بہاتا۔ اب دن رات میرا شغل ایم ٹی اے دیکھنا ہو گیا اور رونے کے آثار میرے منہ پر ہر وقت نمایاں ہوتے حتی کہ بعض لوگ مجھے ملتے تو پوچھتے کہ کیا تم رو کر آئے ہو۔

میں مزید کیا کہوں اور کیا لکھوں، میرا تو یہ حال ہے کہ جب بھی ایم ٹی اے پر کچھ دیکھتا ہوں تو ایسے لگتا ہے جیسے مَیں بہت پہلے سے یہ سب کچھ جانتا ہوں۔ خدا کا شکر ہے کہ اس نے مجھے حضرت امام مہدی علیہ السلام پر ایمان لانے کی توفیق عطا فرمائی۔ اب میری زندگی کا کوئی مقصد نظر آنے لگا ہے۔ الحمد للہ۔ الحمد للہ۔ الحمد للہ۔

### رؤیائے صالحہ

بیعت کے بعد اللہ تعالیٰ نے مجھے رؤیائے صالحہ سے بھی نوازا ہے۔ کئی دفعہ حضرت خلیفہ خامس ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کو بھی رؤیا میں دیکھا۔ عجیب بات یہ ہے کہ ہر دفعہ میں آپ کے ہاتھ چومتا ہوں اور آپ مسکراتے چہرے سے میرے سر پر ہاتھ پھیرتے ہیں۔

اسی طرح ایک دفعہ جرمن احمدی مکرم ہدایت اللہ ہیوبش صاحب مرحوم کو خواب میں ایک مسجد میں دیکھا۔ ان کے گرد کتابیں ہی کتابیں تھیں اور وہ میری طرف دیکھ کر مسکرا رہے تھے۔

آخر پر یہی کہتا ہوں کہ مجھے ہر طرح کی تسکین، اطمینان اور سکون کا احساس ہو رہا ہے اور خدا تعالیٰ پر ایمان وایقان میں بھی اضافہ ہوا ہے۔ ہر وقت خدا تعالیٰ سے محبت اور قربت کا احساس ہوتا رہتا ہے۔ قبول احمدیت کے بعد دین اسلام کی صداقت اور عظمت میرے دل میں اچھی طرح راسخ ہوگئی ہے۔ **(باقی آئندہ)**

# مکرم عبدالوہاب بن آدم صاحب (مرحوم)

(مبارک احمد۔ سابق پرنسپل احمدیہ سکول سلاگا (گھانا))

امیر جماعت گھانا جناب عبدالوہاب آدم صاحب جو 22 جون 2014ء کوہمیں داغ مفارقت دے کر اپنے مولا کے حضور حاضر ہوگئے کا ذکر خیر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے خطبہ جمعہ 27 جون 2014ء میں کیا اور نماز جنازہ پڑھائی۔ خاکسار کو بطور پرنسپل احمدیہ سیکنڈری سکول سلاگا دو سال 76-1975ء کا عرصہ آپ کے ساتھ کام کرنے کا شرف حاصل ہوا۔ حسب ہدایت حدیث مبارکہ صلی اللہ علیہ وسلم ''اے مسلمانو! تم اپنے وفات پا جانے والوں کا ذکر خیر کیا کرو تا کہ ان کی نیکیوں کو سن کر تمہیں بھی نیکیاں کرنے کی توفیق ملے''۔ یہ عاجز مرحوم کی حسین سیرت کے چند پہلو جو چالیس سال گزرنے کے بعد بھی نہایت روشن ہیں، بیان کرنے کی کوشش کرے گا۔

عبدالوہاب آدم صاحب جو ایک لمبے عرصے تک گھانا کے امیر رہے، اَن گنت خوبیوں کے مالک تھے۔ مرحوم ہر دلعزیز اور ہمدرد امیر تھے۔ ہر ایک کے ساتھ محبت، اخوت اور احسان کا سلوک تھا۔ ہر ایک یہی سمجھتا تھا کہ امیر صاحب کا صرف مجھ سے ہی نرالا ذاتی تعلق ہے۔

..........................................

## قبولیت دعا اور غلبہ اسلام واحمدیت پر پختہ یقین

☆......حضرت امیر صاحب کو قبولیت دعا پر زبردست یقین تھا۔ میرے سپرد علاوہ تعلیم و تدریس کے احمدیہ سکول سلاگا کی نئی بلڈنگ کی تعمیر کی ذمہ داری بھی تھی۔ مَیں نے کسی معاملے پر اپنی پریشانی کا اظہار کیا تو فوراً بولے: ''مبارک صاحب فکر نہ کریں جائے نماز بچھالیں گے''۔ یہ فقرہ ہی میرے لئے قوت اور زیادتیٔ ایمان کا باعث بن گیا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت اور غلبۂ اسلام و احمدیت پر اتنا محکم یقین تھا کہ جب بھی ان کی صالح صحبت میں بیٹھنے کا موقع ملتا ان کی گفتگو سے یہی لگتا کہ احمدیت کا غلبہ بس چند دنوں کی بات ہے۔

..........................................

## رفقائے کار کی حوصلہ افزائی اور احترام

☆......ہمارے بڑے بیٹے کی پیدائش گھانا میں ہوئی اور حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے عطاء الوہاب نام رکھا۔ محترم امیر صاحب نے بیٹے کا نام سن کر فرمایا کہ مجھے تمہارے بیٹے کا نام بہت پسند ہے۔ میرے استفسار پر فرمایا کہ اس نے گھانا کے پہلے امیر (عطاء اللہ کلیم صاحب) اور موجودہ (عبدالوہاب آدم صاحب) دونوں کا نام لے لیا ہے۔ مجھے تو کبھی ایسا خیال نہیں آیا۔ کس اخلاص اور پیار سے انہوں نے اپنے Predecessor کا نام یاد رکھا اور ہماری بھی حوصلہ افزائی فرمائی۔

☆......آپ ہی کے زمانہ میں مَیں سلاگا سکول کی تعمیر میں مصروف تھا کہ سکول کے کلاس رومز کے آخری کمرہ کی چھت جو کہ Asbestos Sheets کی تھی کسی وجہ سے پھٹ گئی اور اُسے دوبارہ بنانا پڑا۔ مجھے گھبراہٹ ہوئی کہ نقصان کے علاوہ امیر صاحب شاید ناراض بھی ہوں۔ لیکن شفقت اور محبت کا یہ عالم تھا کہ جواب آیا: ''مبارک صاحب فکر نہ کریں۔ سلاگا میں ہوائیں چلتی رہتی ہیں۔ میرا خیال تھا کہ شاید ساری چھت ہی اُڑ گئی ہے''۔ یہ تھے ہمارے امیر صاحب جن کو دل جیتنا اور پیار سے کام لینا آتا تھا۔ آپ نے جلد رقم بھجوائی اور آپ کی حوصلہ افزائی سے تعمیر کا کام پایۂ تکمیل کو پہنچا۔

☆......احمدیہ سیکنڈری سکول سلاگا کے سالانہ یوم والدین اور تقریب انعامات کے سلسلے میں خاکسار نے مکرم وہاب صاحب کو بطور چیف گیسٹ مدعو کیا اور ساتھ ہی گھانا کے ایک سابق صدر میئر کوامی نکروما کے سابق وزیر Mr. S.S.Fusani کو بھی بطور مہمان مقرر بلایا۔ مکرم وہاب صاحب کافی دُور سے آنے کی وجہ سے کچھ لیٹ ہوگئے۔ پہلے معذرت کی اور پھر بڑے اچھے انداز سے تعریفی کلمات ارشاد فرمائے کہ ہمارے پرنسپل جو کسی کالج میں ہوتے تھے وقف کر کے خدمت کر رہے ہیں۔ پھر فرمایا کہ جماعتی رقم میں اتنی برکت ہے کہ اس سکول جتنے رقبے والی عمارت اس سے دوگنی رقم سے بھی نہیں بن سکتی۔

..........................................

## زبان اردو سے روحانی اور مذہبی لگاؤ

☆......حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے تعلیم الاسلام کالج میں ''اردو کانفرنس'' کو یہ سلوگن دیا تھا کہ ''اردو ہماری قومی ہی نہیں بلکہ مذہبی زبان بھی ہے''۔ اس سلوگن کے تحت اور کچھ اس وجہ سے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ساری کتب اردو میں ہیں، محترم امیر صاحب نے ہم واقفین کے ساتھ اردو زبان میں ہی خط و کتابت کی اور بول چال بھی۔ اور پوری طرح اردو کو ایک مذہبی زبان سمجھتے ہوئے اس زبان کی خدمت کی۔ اسی طرح ایک دفعہ خاکسار کو نارتھ گھانا کے ایک شہر وا (Wa) میں جلسہ سالانہ میں شمولیت کی توفیق ملی۔ محترم امیر صاحب نے کئی ایک اقتباسات اردو میں پڑھے اور پھر ان کا مقامی زبان میں ترجمہ سنایا۔ یہ نظارہ اتنا بھلا لگا کہ اب تک اس کی شیرینی باقی ہے۔

..........................................

## واقفین زندگی کی ہمدردی اور اُن کے آرام کا خیال

☆......جناب امیر عبدالوہاب آدم صاحب کو نہ صرف حاضر واقفین کا خیال رہتا تھا بلکہ جو واقفین ابھی ملک میں آئے بھی نہیں ہوتے تھے، اُن کا خیال رہتا تھا۔ سلاگا میں گرمی کے پیش نظر اس عاجز نے مٹی کے تیل سے چلنے والا فریج ذاتی طور پر خریدا کیونکہ جماعت ایسا گھریلو سامان نہیں خریدتی تھی۔ جب خاکسار واپس پاکستان جانے والا تھا تو خط لکھا کہ وہ فریج کسی کو نہ بیچنا، سلاگا میں گرمی ہوتی ہے۔ جو بھائی پاکستان سے آئے گا اُس کے لئے چھوڑ جانا تا کہ اُسے تکلیف نہ ہو۔ اُس وقت تو مجھے معلوم نہ تھا کہ کون آ رہا ہے تاہم بعد میں خدا کی قدرت کہ پاکستان سے ہمارے موجودہ امام ایدہ اللہ تعالیٰ اُس سکول میں بطور پرنسپل تشریف لائے۔

..........................................

## تحدیثِ نعمت کا اظہار

☆......مکرم وہاب آدم صاحب کے ماموں سلاگا میں ایک سرکاری دفتر میں ویلفیئر افسر تھے۔ میرے قیام کے دوران اُن کی یرقان سے وفات ہوگئی۔ وہاب صاحب ابھی لندن میں بطور نائب امام مسجد فضل مقیم تھے۔ بعد میں جب مجھے ملے تو فرمایا: 'مبارک صاحب! بہت شکریہ آپ نے ہمارے ماموں کا خیال رکھا'۔ حالانکہ مجھے خود ان کے ماموں کی وجہ سے اپنے روزمرّہ کے سکول کے کاموں میں کافی سہولت ہوتی تھی۔

☆......حضرت چودھری سر محمد ظفراللہ خان صاحبؓ کا نام مکرم وہاب صاحب بڑی محبت سے لیتے تھے۔ جب آپ لندن میں نائب امام مسجد فضل لندن تھے تو اُس زمانہ سے آپ کا حضرت چودھری صاحبؓ سے تعلق تھا۔ آپ نے بتایا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کے حکم پر چودھری صاحب نے جب 1974ء میں گھانا کے دورہ پر آنا تھا تو مجھے فرمایا کہ وہاب صاحب! مَیں گھانا جا رہا ہوں، تم نے اپنی بیوی کو کوئی تحفہ بھیجنا ہے تو مَیں لے جاتا ہوں۔

وہاب صاحب نے ذرا افسوس سے یہ ذکر بھی کیا کہ حضرت چودھری صاحب واقفین سے بڑھ کر جماعت کی خدمت کرتے تھے مگر ہم میں سے کچھ واقفین وقف کا ایسا نمونہ نہیں دکھاتے۔

☆......اسی طرح ایک موقع پر جبکہ مکرم وہاب صاحب نے نیکٹائی لگائی ہوئی تھی تو فرمایا کہ یہ نیکٹائی مجھے محترم ڈاکٹر عبدالسلام صاحب نے تحفہ میں دی تھی۔ آپ بڑی خوشی کا اظہار کر رہے تھے۔

غرض جانے والے میں بڑی خوبیاں تھیں۔ مرحوم اپنی انمول یادوں کو چھوڑ کر ہم سے رخصت ہو چکے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمارے پیارے مرحوم امیر صاحب کی مغفرت فرمائے اور ان کی خوبیوں اور اوصاف کو ہم سب میں روشن فرمائے۔ آمین۔ ثم آمین۔

---

## بقیہ: غزوات وسرایا

از صفحہ 8

دوسرے قبائل کو بھی مسلمانوں کے خلاف کھڑا کر رہے تھے۔ حجاز کے قبائل جن کے مسلمانوں کے ساتھ اچھے تعلقات تھے وہ بھی قریش کی فتنہ انگیزی سے مسلمانوں کے خلاف اٹھنے شروع ہو گئے تھے۔ اس معاملے میں پہل کرنے والا مشہور قبیلہ بنو خزاعہ تھا جس کی ایک شاخ بنو مصطلق نے مدینہ پر حملہ کرنے کی تیاری شروع کر دی۔ ان کے رئیس حرث بن ابی ضرار نے اس علاقے کے دوسرے قبائل میں دورے کر کے انہیں بھی اپنے ساتھ ملا لیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جب ان واقعات کی اطلاع ملی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تصدیق کی خاطر ایک صحابی بریرہ بن حصیب کو حالات معلوم کرنے کے لئے بنو مصطلق کی طرف روانہ فرمایا۔ بریرہ بن حصیب نے جلد ہی آ کر دشمن کی مسلمانوں کے خلاف تیاری کی تصدیق کر دی۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فوری طور پر مسلمانوں کو دشمن کے خلاف کارروائی کے سلسلے میں تحریک فرمائی۔ اسلامی لشکر میں ایک بڑی تعداد منافقین کی بھی شامل ہوگئی۔ اسلامی لشکر شعبان 5 ہجری میں مدینہ سے نکلا۔ لشکر کے ساتھ 30 گھوڑے اور کچھ زیادہ تعداد میں اونٹ تھے۔ سفر کے دوران مسلمان گھوڑوں اور اونٹوں پر باری باری سوار ہوتے تھے۔ راستے میں مسلمانوں کو دشمن کا ایک جاسوس بھی مل گیا جسے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر کیا گیا۔ مکمل تحقیق کے بعد جب یقین ہو گیا کہ وہ دشمن کا جاسوس ہے تو اسے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے قتل کر دیا۔

بنو مصطلق کو جب مسلمانوں کی آمد کی اطلاع ملی اور یہ خبر بھی پہنچی کہ ان کا جاسوس مارا گیا ہے تو وہ بہت خائف ہوئے کیونکہ وہ تو مسلمانوں پر اچانک حملہ کرنا چاہتے تھے اور مسلمانوں کو اپنے اتنے نزدیک دیکھ کر ان کو بہت پریشانی ہوئی اور دوسرے قبیلے جو اُن کی مدد کے لئے وہاں پر جمع ہوئے تھے فوراً ان کا ساتھ چھوڑ کر واپس اپنے علاقوں کو چلے گئے۔ اپنے ساتھیوں کے جانے کے باوجود بنو مصطلق مسلمانوں سے لڑائی کرنے پر تیار تھے۔

جب اسلامی لشکر مُریسیع کے مقام پر پہنچا جو کہ مکہ اور مدینہ کے درمیان ایک جگہ ہے اور جس کے نزدیک بنو مصطلق کا قیام تھا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ڈیرہ ڈالنے کا حکم دیا۔

اسی مقام پر صف آرائی اور جھنڈوں کی تقسیم کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ آگے بڑھ کر بنو مصطلق میں اعلان کریں کہ اگر وہ اسلام سے دشمنی سے باز آ جائیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حکومت کو تسلیم کر لیں تو انہیں امن دیا جائے گا اور مسلمان واپس لوٹ جائیں گے۔ بنو مصطلق نے مسلمانوں کی شرائط ماننے سے انکار کر دیا اور جنگ کے لئے تیار ہو گئے۔ اعلان جنگ بھی انہوں نے ہی پہلا تیر چلا کر کیا۔ فریقین کے درمیان تیروں کا تبادلہ ہوا جس کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں کو یکلخت حملہ کرنے کا حکم دیا۔ اس اچانک حملے کے نتیجے میں کفّار کے قدم اکھڑ گئے لیکن مسلمانوں نے ان کے گرد اس طرح گھیرا ڈالا کہ ساری کی ساری قوم محصور ہو کر ہتھیار ڈالنے پر مجبور ہوگئی۔

اس غزوہ میں 10 کفّار مارے گئے جبکہ ایک مسلمان شہید ہوا۔

اس جنگ کے خاتمے کے بعد مسلمانوں نے اس جگہ پر چند دن قیام کیا۔ اسی جگہ پر وہ مشہور واقعہ پیش آیا جس میں منافقوں کے سردار عبداللہ بن اُبی بن سلول نے کہا کہ ''دیکھو تو اب مدینہ میں جا کر عزت والا شخص یا گروہ ذلیل شخص یا گروہ کو اپنے شہر سے باہر نکال دیتا ہے یا نہیں؟'' اور پھر مدینہ پہنچنے پر اس کے بیٹے عبداللہ بن عبداللہ بن اُبی نے اسے مدینہ داخل ہونے سے پہلے تمام اسلامی لشکر کے سامنے ہاتھ میں تلوار پکڑ کر روکا اور کہا کہ ''خدا کی قسم! مَیں تمہیں واپس نہیں جانے دوں گا جب تک تم اپنے منہ سے یہ اقرار نہ کرو کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم معزز ہیں اور تم ذلیل ہو۔''

**اختتام:**

غزوۂ اُحد میں قریش کے ہاتھوں بھاری نقصان اٹھانے کے سبب مسلمانوں کی ساکھ پر بہت منفی اثرات مرتب ہوئے تھے اور وہ تمام قبائل جو غزوۂ بدر میں ان کی کامیابی کے بعد خاموش ہو کر بیٹھ گئے تھے دوبارہ سے اٹھنے شروع ہو گئے تھے۔ لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نہایت تدبر، حکمت اور عسکری مہارت سے جو اچانک اور فیصلہ کن اقدامات کئے ان کی وجہ سے مدینہ میں دوبارہ سے امن و امان بحال ہوا اور بیرونی صورتحال پر بھی قابو پانے میں کامیابی ہوئی۔ چنانچہ منافقین خاموش اور مایوس ہو کر بیٹھ گئے، یہود کا ایک قبیلہ جلاوطن کر کے نکال دیا گیا اور دوسرے قبیلے نے دوبارہ مسلمانوں کے ساتھ امن سے رہنے کا معاہدہ کیا، بیرونی خطرات وقتی طور پر ٹل گئے اور مسلمانوں کو تبلیغ کے مواقع میسر آئے۔

# خطبہ جمعہ

**جلسہ سالانہ پر آنے والے مہمان ایک نیک مقصد لے کر آتے ہیں اور اس نیک مقصد کے ساتھ ہی آنا چاہئے اور وہ مقصد یہ ہے کہ دین کی حقیقت کا علم حاصل کریں۔ دین سیکھیں۔ روحانیت میں ترقی کرنے کی کوشش کریں۔ نیک ماحول کے زیر اثر اپنی فطری نیکی کو پہلے سے بہتر کرنے کی کوشش کریں۔ دین کو دنیا پر مقدم کرنے کا جو ہم نے عہد کیا ہوا ہے اس عہد کو پورا کرنے کے اعلیٰ سے اعلیٰ راستوں کی نشاندہی کر کے علم پا کر پھران پر چلنے کی کوشش کریں۔ حقوق العباد کی ادائیگی کی طرف پہلے سے بڑھ کر توجہ پیدا کریں۔ اپنی زبانوں کو ذکر الٰہی سے تر کرنے اور تر رکھنے کی کوشش کریں۔ اگر پہلے سے اس پر عمل ہو رہا ہے تو پہلے سے بڑھ کر اس کے لئے کوشش کریں۔**

**عبادتوں کی طرف توجہ دیں اور انہیں اس معیار پر لانے کی کوشش کریں جو معیار اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ہم سے چاہتے ہیں**

جلسہ سالانہ میں شامل ہونے والے ہر فرد کا یہ کام ہونا چاہئے کہ اپنے اس سفر کو اور یہاں آنے کے مقصد کو خالصۃً للّٰہی سفر اور اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کا مقصد بنائیں۔ اگر یہ نہیں تو جلسہ سالانہ میں تکلیف اٹھا کر اور خرچ کر کے آنے والے اس جلسہ کی غرض و غایت کو پورا کرنے والے نہیں ہوں گے۔

**اگر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دعاؤں کا وارث بننا ہے، جلسے کی برکات سے فیض اٹھانا ہے تو تمام جھگڑوں کو ختم کرنے کی ضرورت ہے**

**جلسے پر آنے والے ہر شخص کو یہ کوشش کرنی چاہئے کہ اس ماحول میں ایک دوسرے پر اس قدر سلامتی بکھیریں کہ پورا ماحول سلامتی بن جائے اور ہم اللہ تعالیٰ کے فضلوں اور سلامتی کو حاصل کرنے والے بن جائیں**

**جلسہ سالانہ میں شامل ہونے والے احباب کے لئے بعض نہایت اہم تربیتی وانتظامی ہدایات**

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 29/اگست 2014ء بمطابق 29 ظہور 1393 ہجری شمسی بر موقع جلسہ سالانہ یوکے بمقام حدیقۃ المہدی، آلٹن

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ-اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ-مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ-

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ-صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِالْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَاالضَّآلِّيْنَ -

آج شام کو انشاء اللہ تعالیٰ جماعت احمدیہ برطانیہ کا جلسہ باقاعدہ شروع ہوگا۔ بہر حال یہ جمعہ بھی جلسے کا ایک حصہ ہے۔ جیسا کہ میں نے گزشتہ خطبے میں ذکر کیا تھا کہ جلسہ سالانہ پر آنے والے مہمان ایک نیک مقصد لے کر آتے ہیں اور اس نیک مقصد کے ساتھ ہی آنا چاہئے اور وہ مقصد یہ ہے کہ دین کی حقیقت کا علم حاصل کریں دین سیکھیں روحانیت میں ترقی کرنے کی کوشش کریں۔ نیک ماحول کے زیر اثر اپنی فطری نیکی کو پہلے سے بہتر کرنے کی کوشش کریں۔ دین کو دنیا پر مقدم کرنے کا جو ہم نے عہد کیا ہوا ہے اس عہد کو پورا کرنے کے اعلیٰ سے اعلیٰ راستوں کی نشاندہی کر کے علم پا کر پھران پر چلنے کی کوشش کریں۔ حقوق العباد کی ادائیگی کی طرف پہلے سے بڑھ کر توجہ پیدا کریں۔ اپنی زبانوں کو ذکر الٰہی سے تر کرنے اور تر رکھنے کی کوشش کریں۔ اگر پہلے سے اس پر عمل ہو رہا ہے تو پہلے سے بڑھ کر اس کے لئے کوشش کریں۔ عبادتوں کی طرف توجہ دیں اور انہیں اس معیار پر لانے کی کوشش کریں جو معیار اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ہم سے چاہتے ہیں اور وہ معیار یہ ہے جو اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں بیان فرمایا ہے کہ میں نے جنّ و اِنس کی پیدائش کا مقصد عبادت کو قرار دیا ہے۔ فرماتا ہے کہ وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ (الذاریات:57)۔ یعنی میں نے جنوں اور انسانوں کو اپنی عبادت کے لئے پیدا کیا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک جگہ فرماتے ہیں کہ

"پس اس آیت کی رو سے اصل مدعا انسان کی زندگی کا خدا تعالیٰ کی پرستش اور خدا تعالیٰ کی معرفت اور خدا تعالیٰ کے لئے ہو جانا ہے۔" (اسلامی اصول کی فلاسفی روحانی خزائن جلد 10 صفحہ 414)

غرض کہ جلسہ سالانہ میں شامل ہونے والے ہر فرد کا یہ کام ہونا چاہئے کہ اپنے اس سفر کو اور یہاں آنے کے مقصد کو خالصۃً للّٰہی سفر اور اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کا مقصد بنائیں۔ اگر یہ نہیں تو جلسہ سالانہ میں تکلیف اٹھا کر اور خرچ کر کے آنے والے اس جلسہ کی غرض و غایت کو پورا کرنے والے نہیں ہوں گے۔

پس یہ بہت بڑی ذمہ داری ہے جلسہ سالانہ میں شامل ہونے والوں کی اور اس ذمہ داری کی ادائیگی ہی ان کی اہمیت کو بڑھاتی ہے اور اسی لئے ان کارکنوں کی بھی اہمیت ہے جیسا کہ مَیں نے گزشتہ خطبے میں ذکر کیا تھا جو اس نیک کام کے کرنے کے لئے آنے والے مہمانوں کی خدمت کے لئے اپنے آپ کو پیش کرتے ہیں۔ بلکہ کارکنوں کا ثواب اور اہمیت تو اس لحاظ سے دوگنی ہو جاتی ہے کہ وہ ایسے مہمانوں کی خدمت بھی کر رہے ہیں اور ساتھ ساتھ ہی پروگراموں کو سن کر اس جلسے کے ماحول میں شامل ہو کر اپنی عملی اور اعتقادی زندگی کی بہتری کے سامان بھی کر رہے ہیں۔ پس اس بات کو مہمان بھی اور میزبان بھی، ڈیوٹی والے کارکنان بھی یاد رکھیں کہ یہ تین دن ان کی عملی اور اعتقادی بہتری کی ٹریننگ کا کیمپ ہے۔ پس اس سے بھرپور فائدہ اٹھانے کی کوشش کریں۔ اس کے لئے اپنی تمام تر توجہ اور طاقتوں سے اس میں حصہ لیں۔ ہم نے ہمیشہ اپنے سامنے جلسے کے وہ مقاصد رکھنے ہیں اور رکھنے چاہئیں جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بیان فرمائے ہیں۔ آپ کی جلسے کی غرض و غایت اپنے ماننے والوں کو اس روحانی ماحول میں رکھ کر ایک ایسا نمونہ بنانا تھا جو دنیا کے لئے قابل تقلید ہو، جس کے پیچھے دنیا چلے۔ آپ نے فرمایا: میرے ماننے والوں کے دل آخرت کی طرف بکلّی جھک جائیں۔ (ماخوذ از شہادۃ القرآن روحانی خزائن جلد 6 صفحہ 394)۔ یعنی انہیں ہر وقت آخرت کی فکر ہو۔ یہ کوئی معمولی کام نہیں ہے۔ انسان اپنی کوشش سے یہ مقام حاصل نہیں کر سکتا۔ ہاں اس کے لئے جس حد تک عملی کوشش ہو سکتی ہے کر کے پھر دعاؤں میں لگ جائے کہ اے اللہ دنیا کے مسائل اور روکیں قدم قدم پر میری راہ میں حائل ہیں تُو اپنے فضل سے مجھے اس راستے پر چلا دے جو تیری رضا کا راستہ ہے۔ میرے دل میں اپنا خوف ایسا بھر دے جو ایک پیارے اور اپنے محبوب کے لئے ہوتا ہے۔ کسی ظلم کی وجہ سے وہ خوف نہیں ہوتا بلکہ محبت کی وجہ سے ہوتا ہے۔ کہیں میرا کوئی عمل تیری ناراضگی کا موجب نہ بن جائے۔ میرا ہر قدم ان نیکیوں کی طرف اٹھے جن کے کرنے کا تُو نے حکم دیا ہے اور میری سوچ ہر اس بات سے نفرت کرتے ہوئے اسے اپنے دماغ سے نکالنے والی ہو جس کے نہ کرنے کا تُو نے حکم دیا ہے۔ مَیں تقویٰ پر چلتے ہوئے حقوق العباد بھی ادا کرنے والا بنوں اور حقوق اللہ کی ادائیگی کی طرف بھی ہر وقت میری

توجہ رہے اور مَیں اس چیز کو حاصل کرنے والا بن جاؤں جو تُو نے میری زندگی کا مقصد قرار دیا ہے یعنی عبادات اور عبادت کا بھی وہ معیار حاصل کرنے والا بن جاؤں جو تُو اپنے بندوں سے چاہتا ہے۔ اخلاق فاضلہ میں بھی ایک ایسا نمونہ بن جاؤں جس کی تقلید کرنا لوگ فخر سمجھیں۔

پس اس جلسے میں شامل ہو کر اپنی دعاؤں اور سوچوں کے یہ دھارے بنانے کی ضرورت ہے۔ اللہ تعالیٰ کا یہ ہم پر بڑا احسان ہے کہ جہاں اس نے قرآن کریم میں ہمیں عبادتوں کے طریق بتائے، اس کے معیار حاصل کرنے کے راستے دکھائے، وہاں اخلاق فاضلہ جن کا تعلق حقوق العباد سے ہے ان کی بھی نشاندہی فرمائی۔ اعلیٰ اخلاق کا حاصل کرنا اور اس کا مظاہرہ کرنا بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس جلسے میں شامل ہونے والوں کے لئے ضروری قرار دیا ہے۔ آپ نے اس معیار کا ایک جگہ یوں ذکر فرمایا کہ: ’’مَیں سچ سچ کہتا ہوں کہ انسان کا ایمان ہرگز درست نہیں ہو سکتا جبتک اپنے آرام پر اپنے بھائی کا آرام حتی الوسع مقدم نہ ٹھہراوے۔‘‘ (شہادۃ القرآن روحانی خزائن جلد 6 صفحہ 395) یہ کوئی معمولی کام نہیں ہے۔ یہ معیار حاصل کرنا کوئی عام بات نہیں ہے بہت سے ہیں جو دوسروں کے آرام کا خیال رکھتے ہیں لیکن اپنے وسائل کے لحاظ سے اگر اپنے آرام کو قربان کئے بغیر یہ خیال رکھ سکیں تو رکھتے ہیں۔ لیکن یہ بہت کم دیکھنے میں آتا ہے کہ کوئی اپنے آرام پر دوسروں کے آرام کو ترجیح دے۔ خونی رشتوں میں بھی لوگ بعض دفعہ ایسی قربانی دے دیتے ہیں کہ اپنے آرام کو قربان کر دیتے ہیں لیکن بہت کم لوگ ایسے ہوتے ہیں اور ہر ایک کے لئے اس معیار کی قربانی بہت مشکل ہے۔ بلکہ دوسروں کے آرام کے تعلق میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک جگہ فرمایا کہ دوسروں کی تکلیف کو جب تک اپنی تکلیف کی طرح نہیں سمجھتے حقیقی مومن نہیں بن سکتے۔ یہ الفاظ میرے ہیں مفہوم یہی ہے۔ آپ نے فرمایا اگر میرا بیمار بھائی تکلیف میں مبتلا ہے اور میں آرام سے سو رہا ہوں تو میری حالت پر حیف ہے۔ میرا فرض بنتا ہے کہ جہاں تک میرا بس چلے اس کے آرام کے سامان پیدا کرنے کی کوشش کروں۔ اگر کوئی دینی بھائی اپنی نفسانیت سے مجھ سے سخت گوئی کرے تو تب بھی میری حالت پر افسوس ہے کہ میں دیدہ و دانستہ اس سے سختی سے پیش آؤں۔ میرا کام یہ ہے کہ میں صبر کا مظاہرہ کروں اور اس کے لئے رو رو کر دعا کروں کہ یہ روحانی طور پر بیمار ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کی اصلاح کرے۔ (ماخوذ از شہادۃ القرآن روحانی خزائن جلد 6 صفحہ 396)

پس یہ وہ معیار ہے جس کا اللہ تعالیٰ نے دین میں، قرآن کریم میں حکم دیا ہے کہ رُحَمَآءُ بَیْنَھُمْ (الفتح:30) کہ مومن آپس میں رحم کے جذبات رکھتے ہیں اور رحم کے جذبات کی وجہ سے ایک دوسرے کے درد کو محسوس کرتے ہیں اور درد کو محسوس کر کے اس کے لئے عملی کوشش بھی کرتے ہیں اور دعائیں بھی کرتے ہیں۔

پس ہمیں جائزے لینے کی ضرورت ہے کہ ہم میں سے کتنے ہیں جو یہ معیار حاصل کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اگر ہم اس پر عمل کرنے لگ جائیں تو جتنے چھوٹے بڑے جھگڑے ہمارے ہوتے ہیں یہ سب ختم ہو جائیں۔ ذاتی اناؤں کا وہیں سوال پیدا ہوتا ہے، بُغض اور غصّہ وہیں بھڑکتا ہے جب تقویٰ نہ ہو۔ جب خدا تعالیٰ کا خوف نہ ہو۔ جب ذاتی مفادات کو دوسروں کے مفادات پر ترجیح دی جا رہی ہو۔ پس یہ تقویٰ پیدا کرنا ہر مومن کا فرض ہے۔ ہر اس شخص کا فرض ہے جو اپنے آپ کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت کی طرف منسوب کرتا ہے۔ ہر اس شخص کا فرض ہے جو جلسے میں شامل ہو رہا ہے۔ کیونکہ اگر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دعاؤں کا وارث بننا ہے، جلسے کی برکات سے فیض اٹھانا ہے تو تمام جھگڑوں کو ختم کرنے کی ضرورت ہے، ان باتوں پر عمل کرنے کی ضرورت ہے۔

ہم خوش قسمت ہیں کہ ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے قدم قدم پر رہنمائی مل جاتی ہے۔ اسلام کی حقیقت اور تقویٰ کا پتا چل جاتا ہے۔ ان بکھرے ہوئے مسلمانوں کی طرح نہیں ہیں جن کو پتا ہی نہیں چلتا کہ کس کے پیچھے چلیں اور کس کے پیچھے نہ چلیں۔ جن کی غلط رہنمائی کر کے ان کے نام نہاد لیڈروں اور مذہبی رہنماؤں نے ایک دوسرے کی گردنیں کاٹنے پر ان کو لگا دیا ہوا ہے۔ پس ان لوگوں کے لئے بھی دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ ان کو عقل دے اور یہ اپنی ان حرکتوں کی وجہ سے خدا تعالیٰ کے غضب کا مورد نہ بنیں۔ اسلام کا غلط تصور دنیا کے سامنے رکھ کر اسلام اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بدنام کرنے کی کوشش کرنے والے نہ بنیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تو اپنے ماننے والوں کی تعریف ان الفاظ میں فرماتے ہیں کہ حقیقی مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے ہر مسلمان اور ہر سلامتی دینے والا بلا تخصیص محفوظ رہے۔ (صحیح البخاری کتاب الایمان باب اَلْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِّسَانِہٖ وَ یَدِہٖ حدیث نمبر10)

اور پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ہمیں کھول کر بتایا کہ حقیقی مسلمان سے نہ صرف اپنے بلکہ دوسرے مذہب کے ماننے والے بھی امن اور سلامتی میں رہتے ہیں۔ قرآن کریم نے جن اعلیٰ اخلاق کا ذکر فرمایا ہے ان میں سے چند ایک مَیں بیان کرتا ہوں۔ پہلی بات کہ کیوں تم میں اعلیٰ اخلاق ہونے چاہئیں؟ فرمایا کُنْتُمْ خَیْرَ اُمَّۃٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَ تَنْھَوْنَ عَنِ الْمُنْکَرِ (آل عمران:111) کہ تم سب سے بہتر جماعت ہو جسے لوگوں کے فائدے کے لئے پیدا کیا گیا ہے۔ تم نیکی کی ہدایت کرتے ہو اور بدی سے روکتے ہو۔

پس ایک مومن کی نشانی یا اُمّت مسلمہ کا فرد ہونے کی نشانی یہ ہے کہ نیکیوں کی تلقین کرنے والے اور بدی سے روکنے والے ہوں۔ دوسروں کو فائدہ پہنچانے والے ہوں اور نقصان سے بچانے والے ہوں۔ کاش یہ بات مسلمان سمجھ جائیں اور اپنے فرض کو نبھانے کی کوشش کریں۔ غلط رنگ میں اسلام کے نام پر انسانیت کا خون کرنے کے بجائے، اسلام کے حسن کو دنیا کو دکھائیں۔ ان لوگوں نے یا کم از کم ان کے لیڈروں نے تو مسیح موعود کا انکار کر دیا ہے۔ اس واسطے نہ یہ رہنمائی کر سکتے ہیں اور جب تک حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو نہیں مانتے کوئی ان کی رہنمائی کرنے والا نہ ہے۔ اس بات کو یہ نہیں سمجھتے۔ آج خیرِ اُمّت بن کر اس فرض کی ادائیگی کا کام حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت کے سپرد کیا گیا ہے۔ اس ذمہ داری کو سمجھنے کی ہمیں ضرورت ہے۔ تو یہ بھی ایک مومن کی خصوصیت ہے کہ وہ غرباء کا خیال رکھنے والا ہوتا ہے۔ اپنے اموال معاشرے کے ضرورتمند اور محروم لوگوں پر خرچ کرنے والا ہو۔ احسان جتا کر نہیں بلکہ ان کا حق سمجھ کر ان کی خدمت کرنے والا ہو۔

یہاں اس بات کا بھی ذکر کر دوں کہ عام طور پر مسلمانوں کی برائیاں تو سب کو نظر آ جاتی ہیں اور اس کا چرچا بھی خوب ہوتا ہے۔ تو اگر کوئی خوبی ہے تو خوبیوں کی طرف کوئی توجہ نہیں دیتا۔ گزشتہ دنوں ایک سروے ہوا جو یہیں کے لوگوں نے کیا، کسی مسلمان نے نہیں کیا کہ دنیا میں صدقہ وخیرات اور چیریٹی دینے والے کون لوگ ہیں جو زیادہ ہیں؟ تو یہ بات سامنے آئی کہ خدا تعالیٰ کو ماننے والے، کسی مذہب کو ماننے والے، لا مذہبوں اور خدا تعالیٰ کو نہ ماننے والوں کی نسبت زیادہ صدقہ وخیرات کرتے ہیں۔ اور مختلف مذاہب کے ماننے والوں کے آپس کے موازنے میں بھی یہ بات پتا لگی کہ مسلمان صدقہ وخیرات دوسروں سے زیادہ کرتے ہیں۔ مسلمانوں میں یہ نیکی صدقہ وخیرات کے حکم کی وجہ سے ہے۔ خدا کرے کہ یہ لوگ باقی نیکیاں بھی اپنانے والے بن جائیں۔

پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے دوسروں کو اپنے نفسوں پر ترجیح دو۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ جلسے کا ایک مقصد یہ بھی ہے کہ جب بے شمار لوگ ایک جگہ اکٹھے ہوں تو بعض ضرورتیں پیدا ہوتی ہیں تو ایسے وقت ایک حقیقی احمدی کا یہ کام ہے کہ اپنی ضرورت کو دوسروں کے لئے قربان کرے اور محبت و ایثار کا نمونہ دکھائے۔ نہ صرف قربان کرے بلکہ اس نمونے میں محبت و ایثار بھی ٹپک رہا ہو۔

(ماخوذ از شہادۃ القرآن روحانی خزائن جلد 6 صفحہ 395-394)

پھر اللہ تعالیٰ کو عاجزی بہت پسند ہے۔ ایک مومن کو عاجزی کی تلقین کی گئی ہے۔ جب بہت سارے لوگ اکٹھے ہوں تو بعض دفعہ بہت سے مسائل معاشرے میں اس لئے پیدا ہوتے ہیں کہ تکبّر ان مسائل کو حل کرنے سے روک رہا ہوتا ہے۔ ایک احمدی کو تو خاص طور پر عاجزی اختیار کرنے کی طرف توجہ دینی چاہئے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس وصف کو خاص طور پر بڑا سراہا ہے اور فرمایا کہ تیری عاجزانہ راہیں اسے پسند آئیں۔ (تذکرہ صفحہ 595 ایڈیشن چہارم مطبوعہ ربوہ)۔ پس جب ہم آپ کی طرف منسوب ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں تو ان اوصاف کو اپنانے کی طرف بھی خاص توجہ دینے کی ضرورت ہے۔

اسی طرح حُسن ظنّی ہے۔ سچائی ہے۔ سچائی کا اظہار ہے۔ اور ہر حالت میں سچائی کا اظہار ضروری ہے۔ بلکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ سچائی کا ایسا معیار ہو اور انصاف کا ایسا معیار ہو کہ اگر اپنے خلاف یا اپنے پیاروں کے خلاف بھی بات جاتی ہو تو کرو لیکن سچائی کو کبھی ہاتھ سے نہ جانے دو۔ معاف کرنا ہے، صبر کرنا ہے، یہ سب قسم کی نیکیاں ہیں جو ہمیں اپنانے کی کوشش کرنی چاہئیں۔ اور ان کا اظہار ایسے موقعوں پر ہی ہوتا ہے جب بہت سارے لوگ جمع ہوں اور بعض ایسی باتیں ہو جائیں جن کی وجہ سے انسان کے اخلاق کا پتا لگتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے ماننے والوں کو قرآنی تعلیم کی روشنی میں خاص طور پر ان کو اپنانے کا ارشاد فرمایا ہے۔

پھر عدل اور احسان کے معیار حاصل کرنے کی طرف توجہ دلائی ہے اور عدل اور احسان کے جیسے معیار قرآن کریم نے قائم فرمائے ہیں کسی اور کتاب نے ایسے معیار قائم نہیں فرمائے کہ دشمن کی دشمنی بھی تمہیں عدل اور انصاف کرنے سے نہ روکے۔ یہ ہیں وہ معیار جو اسلام کا خاصّہ ہے اور ایک مسلمان کا خاصّہ ہے اور ہونا چاہئے۔ اور ان تمام نیکیوں کو اپنانے کا ہمیں حکم ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ جلسے میں کثرت سے لوگ آتے ہیں تو پھر وہ اخلاق فاضلہ کی ادائیگی کا حقیقی رنگ میں اظہار کریں اور اخلاق فاضلہ کی ادائیگی کا تبھی پتا چلتا ہے جب یہ اظہار ہو رہا ہو۔ جب لوگ اکٹھے ہوں اور اگر اخلاق کے اعلیٰ معیار کا اظہار ہو رہا ہو تو ہم اسلام کی خوبصورت تعلیم کے پیش کرنے والے بن جاتے ہیں۔ یہی نمونے ہیں جو احمدیت کی تبلیغ کا بھی باعث بن رہے ہوتے ہیں اور اخلاق کے یہ نمونے دکھانا ہی ایک احمدی کا خاصہ ہے اور ہونا چاہئے۔ بہت سے لوگ ان اعلیٰ اخلاق کو دیکھ کر ہی جماعت کی طرف مائل ہوتے ہیں۔ آپ میں سے بھی کئی ہوں گے جن کے بزرگ جلسے کی

برکات کی وجہ سے جماعت احمدیہ میں شامل ہوئے۔ آپ کے بزرگوں کے نمونوں سے ہی بہت سوں کو حق کو پہچاننے کی توفیق بھی ملی ہوگی بلکہ یہاں بیٹھے ہوئے بھی ایسے لوگ ہوں گے جن کے رویوں کی وجہ سے لوگوں کو ہدایت ملی ہوگی۔ دنیا کے کئی ممالک سے یہ رپورٹس آتی ہیں کہ لوگ جلسے میں شامل ہوئے اور شامل ہونے والے یہ کہتے ہیں کہ جلسے کے نیک اثر کی وجہ سے ہمیں اسلام کی حقیقی تعلیم کا بھی پتا چلا۔ لوگوں کے آپس کے تعلقات کی وجہ سے ہمیں اسلام کی حقیقی تعلیم کا بھی پتا چلا۔ پرامن فضا کو دیکھ کر ہمیں پتا لگا کہ اتنا ہزاروں کا مجمع بھی کس طرح پُرامن رہ سکتا ہے۔ اور حتی کہ بعض دینی رہنما بھی یا افریقہ میں بعض ممالک میں جن کی طرف سے پہلے مخالفت تھی، کسی طرح، کسی ذریعہ سے ان کو جب جلسے پر لایا گیا تو نہ صرف مخالفت سے رک گئے بلکہ بیعت کر کے جماعت میں شامل ہوگئے۔ تو یہ مخالف لوگ بھی اثر لیتے ہیں۔

ابھی دو مہینے پہلے جرمنی میں بھی جلسہ ہوا۔ اس میں ایک ہمسایہ ملک سے ایک غیر مسلم جوڑا میاں بیوی آئے ہوئے تھے جو اسلام کے مخالف بھی تھے یا کم از کم ان پر اسلام کا اچھا اثر نہیں تھا۔ احمدیوں سے کچھ واقفیت تھی۔ انہوں نے کہا کہ جا کے دیکھیں، احمدی بڑا شور مچاتے ہیں کہ اسلام بڑا پُرامن اور سلامتی کا مذہب ہے۔ دیکھتے ہیں کہ اس میں کیا سچائی ہے۔ زیادہ نیّت ان کی یہی تھی کہ جا کر اعتراض کریں گے اور کوئی اثر نہیں لیں گے۔ لیکن جلسے کے ماحول کو دیکھ کر اس کے بعد ان کی ملاقات بھی ہوئی، ان کی ایسی کایا پلٹی کہ انہوں نے بیعت کر لی۔ بعض ایسے بھی ہوتے ہیں جو یہ کہتے ہیں کہ جب بیعت لی جا رہی ہوتی ہے تو بیعت کا نظارہ ایسی صورت پیدا کر دیتا ہے کہ غیر ارادی طور پر نہ چاہتے ہوئے بھی ہم بیعت میں شامل ہو جاتے ہیں۔ اگر ہمارے نمونے مختلف ہوں یا ہم میں سے اکثریت کے نمونے مختلف ہوں تو وقتی بیعت کا نظارہ ان لوگوں کو متاثر نہیں کر سکتا۔ یا کسی بھی قسم کی نیکی کا عارضی نظارہ وہ حالت پیدا نہیں کر سکتا جو دل کو کھینچنے والی ہو۔ پس جلسے میں شامل ہونے والا ہر شخص خاموش تبلیغ کر رہا ہوتا ہے۔

گزشتہ جمعہ کو مَیں نے کارکنوں کے حوالے سے بات کی تھی کہ ان کے عمل خاموش تبلیغ ثابت ہو رہے ہوتے ہیں۔ لیکن یہ صرف کارکنان ہی نہیں بلکہ جلسے میں شامل ہونے والا ہر شخص مبلغ ہوتا ہے، دوسروں کو متاثر کر رہا ہوتا ہے۔ پس (جلسہ میں) شامل ہونے والے ہر فرد، مرد عورت بچے بوڑھے کا فرض ہے کہ اپنے نمونے ایسے بنائے کہ توجہ کھینچنے والے ہوں اور یہ نمونے عارضی نہ ہوں بلکہ ہمیں اپنی حالتوں میں، اپنے اندر مستقل ایسی تبدیلی پیدا کرنے کی کوشش کرنی چاہئے جو ہمیں حقیقی مسلمان بنائے۔ پس ہم میں سے ہر ایک کو اپنی اہمیت اور ذمہ داری کا احساس پیدا کرنے کی ضرورت ہے تا کہ ہم جلسے سے حقیقی فیض اٹھا سکیں۔

اعلیٰ اخلاق کے اظہار کے بارے میں ایک مسلمان کو یہ بھی حکم ہے کہ سلامتی کا پیغام پہنچائے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تَقْرَءُ السَّلَامَ عَلٰی مَنْ عَرَفْتَ وَ مَن لَّمْ تَعْرِف کہ ہر اس شخص کو جسے تم جانتے ہو یا نہیں جانتے سلام کرو۔ (صحیح البخاری کتاب الایمان باب افشاء السلام من الاسلام حدیث نمبر 28) یہ ایک ایسا حکم ہے اور نسخہ ہے کہ اگر اس پر اس کی روح کو سمجھتے ہوئے عمل کیا جائے تو دنیا کے فسادوں کا خاتمہ ہو سکتا ہے۔ جب انسان ایک دوسرے کو سلامتی کی دعا دے رہا ہو تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا کہ دل میں بغض، کینہ، نفرت یا تکبر کے جذبات ابھریں۔ شرط یہ ہے کہ دل سے آواز نکل رہی ہو۔ اگر یہ برائیاں نہ ہوں تو پھر اس بات کا بھی سوال نہیں کہ معاشرے میں کسی قسم کا فساد ہو۔

پس سلامتی کے پیغام کو بہت وسعت دینے کی ضرورت ہے اور اسلام نے وسعت دے دی کہ صرف اپنوں اور اپنے جاننے والوں کے لئے یہ پیغام نہیں ہے بلکہ ہر ایک کو یہ پیغام دو۔ پس جلسے پر آنے والے ہر شخص کو جہاں اس بات کی پابندی کرنی چاہئے، یہ کوشش بھی کرنی چاہئے کہ اس ماحول میں ایک دوسرے پر اس قدر سلامتی بکھیریں کہ پورا ماحول سلامتی بن جائے اور ہم اللہ تعالیٰ کے فضلوں اور سلامتی کو حاصل کرنے والے بن جائیں۔

بعض انتظامی باتیں بھی مَیں ذکر کرنا چاہتا ہوں گو اس بارے میں نسبتاً پہلے بھی کافی توجہ ہے لیکن پھر بھی یاددہانی کے لئے کہنا چاہتا ہوں۔ خاص طور پر وہ مرد جن کے ساتھ بچے بھی ہوتے ہیں۔ چھوٹے بچے تو عموماً ماؤں کے ساتھ ہوتے ہیں، آٹھ نو سال کے بچے جو مردوں کے ساتھ ہوتے ہیں، وہ اتنے چھوٹے نہیں ہوتے کہ ان کو بہلانے کے لئے مرد باہر نکل جائیں اور جلسہ کی کارروائی کے دوران ان بچوں کو کھیلنے کی اجازت دیں۔ اس طرح تو بچوں میں کبھی بھی جلسے کا احترام پیدا نہیں ہوگا۔ سات سال کے بعد نماز کی یقین دہانی کی طرف توجہ اس لئے ہے کہ بچہ ہوش میں ہوتا ہے۔ اس لئے ان کو بتانا چاہئے کہ تم ایک مقصد کے لئے آئے ہو تو ابھی سے سیکھو۔ بچپن سے اگر ٹریننگ نہیں دیں گے تو پھر بڑے ہو کر بھی جلسے کا تقدس کبھی قائم نہیں رہے گا۔ پھر یہ ہوتا ہے کہ ان بچوں کا بہانا بنا کر باپ بھی باہر پھرتے رہتے ہیں، پھر شکایتیں آتی ہیں، بچے کھیل رہے ہوتے ہیں اور جلسے کا ایک غلط تاثر پیدا ہو رہا ہوتا ہے۔

اسی طرح شکایتیں ہوتی ہیں کہ عورتیں بھی جلسہ کی کارروائی سننے کی بجائے باہر بیٹھ کر باتیں کرتی رہتی ہیں۔ انہیں بھی چاہئے کہ جلسے کی تقریریں سنیں کیونکہ ہر مقرر جو یہاں تقریر کرتا ہے اس کی تقریر علم اور روحانیت کے بڑھانے میں مددگار ہوتی ہے۔ کوئی احمدی مقرر قرآن حدیث اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے کلام سے باہر کوئی بات نہیں کرتا اور یہی آج وقت کی ضرورت ہے۔ پس اس بات کی اہمیت کو سمجھیں اور جلسے کی حاضری کو صرف شامل ہو کے نہ بڑھائیں بلکہ اندر بیٹھ کر، سن کر اس جلسے کا صحیح فائدہ اٹھائیں۔ پس یہ بھی نہیں کہنا چاہئے جو بعض کہہ دیتے ہیں کہ فلاں کی تقریر سنیں گے اور فلاں کی نہیں۔ یا ہم نے پہلے سن لی۔ یہ سب باتیں غلط ہیں۔ ہر مقرر تیاری کر کے آتا ہے، ان کی تقریروں کو سننا چاہئے۔ جلسے پر آئے ہیں تو جلسے کی مکمل کارروائی سننے کی کوشش کریں۔

چھوٹے بچوں کی ماؤں کے لئے جو علیحدہ مارکی ہے وہاں سے بھی شکایت آتی ہے کہ بچوں کے شور کم ہوتے ہیں اور بچوں کے شور کے بہانے عورتیں آپس میں زیادہ باتیں کر رہی ہوتی ہیں۔ اس لئے اس طرف لجنہ کی انتظامیہ کو بھی اور عورتوں کو خود بھی توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ اگر عورتیں خود خاموش ہو جائیں تو صرف بچوں کا جو شور ہوتا ہے اس میں بہت ساری ایسی عورتیں ہوتی ہیں جن کے کانوں میں کچھ نہ کچھ تقریروں کی آواز پڑ رہی ہوتی ہے اور کچھ نہ کچھ ان کے لئے فائدہ مند ہو جاتا ہے۔ پس اس طرف بھی توجہ کی ضرورت ہے۔

کارکنوں کو مَیں دوبارہ یاددہانی کروانا چاہتا ہوں جیسا کہ مَیں پہلے کہہ چکا ہوں کہ اپنے فرائض کو احسن رنگ میں انجام دینے کے لئے پوری طرح توجہ دیں۔ کسی بات کو معمولی نہ سمجھیں، کسی کام کو معمولی نہ سمجھیں۔ سکیورٹی والوں کے لئے بھی جہاں خوش اخلاقی ہے وہاں ہر چیز پر گہری نظر رکھنے کی ضرورت ہے۔ کسی بات کو بھی معمولی نہ سمجھیں اور سکیورٹی کارکنان کے علاوہ بھی جو دوسرے کارکنان ہیں وہ بھی ہوش و حواس کے ساتھ اپنے چاروں طرف نظر رکھیں۔ اور اسی طرح تمام شامل ہونے والے بھی، ہر احمدی ہماری سکیورٹی ہے۔ ہر احمدی کا بھی فرض ہے کہ اپنے ماحول پہ نظر رکھے اور کوئی بھی ایسی قابل توجہ بات دیکھیں تو فوراً انتظامیہ کو بتائیں۔ پھر داخلے کے وقت یا باہر نکلتے وقت جو رَش کے وقت ہوتے ہیں بعض دفعہ وہاں بھی بڑے صبر اور تنظیم کا مظاہرہ کرنے کی ضرورت ہے۔ اسی طرح رَش کے دوران سکیورٹی کانشس بھی ہونے کی ضرورت ہے۔ ایسے موقعوں پر بھی بعض دفعہ بعض واقعات ہو جاتے ہیں اس لئے بہت احتیاط کریں۔

پھر ڈیوٹی کے کارکنان جو ہیں ان کی جو بھی ہدایت ہے اُسے شامل ہونے والے بغیر برا منائے مانیں، قطع نظر اس کے کہ ہدایت دینے والا بچہ ہے یا بڑا۔ اگر وہ اپنے فرائض ادا کر رہا ہے تو اس کو اہمیت دیں اور اس کی بات مانیں۔ پروگرام جو شائع ہوا ہے اس میں بھی ساری ہدایات درج ہیں یا کم از کم بہت ساری ہدایات درج ہیں اس لئے ان کو پڑھیں اور ان پر عمل کرنے کی کوشش بھی کریں۔

پھر ایک شکایت بعض دفعہ یہ بھی آ جاتی ہے جس کا بجائے اس کے کہ جلسے کے بعد ذکر کیا جائے پہلے ہی ضروری ہے کہ اپنے کارڈ کی حفاظت اور اس کا صحیح استعمال ہر ایک کا فرض ہے۔ یہ نہیں کہ کوئی واقف کار ہے اس کو اپنا کارڈ دے دیا۔ جس جس جگہ بیٹھنے اور جانے کے لئے اس کارڈ کی access ہے وہیں استعمال ہو سکتا ہے اور اسی شخص کے لئے استعمال ہو سکتا ہے۔ اس لئے اپنے کارڈ کسی بھی اپنے دوست یا واقف کار یا قریبی کو نہیں دینے۔ جو جس کا کارڈ ہے وہ استعمال کرے۔ اور سب سے بڑھ کر یہ کہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ہر لحاظ سے جلسے کو بابرکت فرمائے اور جس کی جتنی جتنی توفیق ہے وہ روزانہ صدقہ بھی دے سکتا ہے بلکہ دینا چاہئے اور دے۔ اللہ تعالیٰ ہر لحاظ سے اس جلسے کو بابرکت فرمائے اور ہم تمام برکات سمیٹنے والے بھی بنیں۔


**THOMPSON & CO SOLICITORS**
**New Office in Morden**
Consult us for your legal requirements
such as Immigration & Nationality, Conveyancing, Personal Injury, Family & Ancillary Proceedings, Wills & Probate, Criminal Litigation.
Contact: Anas A.Khan, John Thompson, Naeem Khan, David Brocklesby (Member of Family Law Panal) & David Wilson.
Head Office: 1st floor 48 Tooting High Street London SW17 0RG Tel: 020 8767 5005
Branch Office: 14-16 Mitcham Road, SW17 9NA Tel: 020 8682 4040
Morden Branch: 164 Kenley Road - Morden SW19 3DL Tel: 020 8545 0697
Mobile: 07702896350 -- 24hrs Crime Line: 07533667921

**Earlsfield Properties**
*We will manage your property at 0% commission*
*Guaranteed rate schemes for 3 & 5 years*
*Free management Service*
*Guaranteed vacant possession*
175 Merton Road London SW18 5EF
Tel: 020-8265-6000 or 020 8877 - 0762 Fax: 020 8874 9754

# غزوات وسرایا

# غزوۂ اُحد سے غزوۂ احزاب تک کا درمیانی عرصہ

(بریگیڈئر [ر] دبیر احمد پیر)

**1۔تعارف:**

جنگ اُحد کی ناکامی کا مسلمانوں کی شہرت پر بہت برا اثر پڑا اور اس کے نتیجے میں مسلمانوں کی اندرونی اور بیرونی مشکلات میں اضافہ ہوا۔ مدینہ پر ہر جانب سے خطرات منڈلانے لگے۔ یہود، منافقین اور بدوؤں نے کھل کر عداوت کا مظاہرہ کرنا شروع کر دیا اور ہر گروہ نے مسلمانوں کو نقصان پہنچانے کی کوشش شروع کر دی۔ غرض مسلمان ایک مدت تک خطرات سے دوچار رہے۔ ان حالات میں محض اللہ تعالیٰ کے احسان اور رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی حکمت اور دُور اندیشی کے سبب مسلمانوں کے تمام خطرات دُور ہوئے اور ان کی ساکھ اور عزت دوبارہ بحال ہوئی۔ اس سلسلے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا سب سے پہلا قدم حمراء الاسد تک مشرکین کا تعاقب کرنے کا تھا کیونکہ اس کارروائی سے مسلمانوں کی آبرو بڑی حد تک بحال ہوئی کیونکہ یہ ایک ایسا پُروقار اور شجاعت پر مبنی جنگی فیصلہ تھا جس کا مخالفین پر بہت اثر ہوا۔ غزوۂ اُحد سے غزوۂ احزاب تک کے عرصہ میں ایک سریہ اور پانچ غزوات ہوئے۔

**2۔غزوہ حمراء الاسد**

...... غزوۂ اُحد میں اپنے غلبے کے بعد قریش نے فوری طور پر مکّہ واپسی کا فیصلہ کیا۔ رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے احتیاط کے خیال سے فوراً 70 صحابہ کی ایک جماعت جس میں حضرت ابوبکرؓ اور حضرت زبیرؓ بھی شامل تھے تیار کر کے قریش کے لشکر کے پیچھے روانہ کروائی [بعض روایات میں کچھ اختلاف ہے]۔ ان کا مقصد یہ معلوم کرنا تھا کہ کہیں قریش راستے میں مدینہ پر حملے کا ارادہ تو نہیں رکھتے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں یہ بھی فرمایا کہ اگر قریش اونٹوں پر سوار ہوں اور گھوڑوں کو خالی چلا رہے ہوں تو سمجھنا کہ وہ مکّہ واپس جا رہے ہیں اور اگر وہ گھوڑوں پر سوار ہوں تو پھر ان کی نیت بخیر نہیں ہے۔ یہ جماعت جلد ہی خبر لے کر آ گئی کہ قریش کا لشکر مکّہ کی طرف ہی جا رہا ہے۔

...... اگلے روز فجر کی نماز سے قبل آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ اطلاع پہنچی کہ قریش کا لشکر مدینہ سے چند میل دور جا کر ٹھہر گیا ہے اور رؤساء قریش میں مدینہ پر حملہ کرنے کے سلسلے میں بحث چل رہی ہے۔

...... آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فوراً اعلان فرمایا کہ مسلمان تیار ہو جائیں اور صرف وہ لوگ جائیں گے جو غزوۂ اُحد میں شریک ہوئے تھے۔ آٹھ میل کا فاصلہ طے کر کے آپ صلی اللہ علیہ وسلم حمراء الاسد پہنچے تو وہاں پر میدان میں دو مسلمانوں کی نعشیں ملیں جن کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے قریش کے پیچھے معلومات لینے کے لئے روانہ کیا تھا۔ ان شہداء کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک قبر کھدوا کر اکٹھا دفن کروا دیا۔

...... اس کام سے فارغ ہو کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہیں پر ڈیرہ ڈالنے کا حکم دیا اور فرمایا کہ میدان میں مختلف مقامات پر آگ روشن کر دی جائے۔ مسلمانوں نے تقریباً 500 آگیں جلائیں جن سے تمام علاقہ روشن ہو گیا۔

...... جب ابوسفیان کو مسلمانوں کے لشکر کی اپنے اتنے نزدیک پڑاؤ کی خبر پہنچی تو وہ بہت پریشان ہوا کیونکہ اسے امید نہیں تھی کہ ایک شکست خوردہ فوج اتنی جلدی recover کر کے aggressively ان کے خلاف تیار ہو کر آ سکتی ہے۔ اس کا ابوسفیان اور اس کے ساتھیوں پر ایسا رعب پڑا کہ وہ مدینہ کی طرف جانے کا ارادہ ترک کر کے واپس مکہ کی طرف روانہ ہو گئے۔

...... مسلمان یہاں پر پانچ دن قیام کر کے واپس مدینہ چلے گئے۔ اس مہم میں قریش کے دو سپاہی بھی مسلمانوں کے ہاتھ قید ہوئے جنہیں قوانین جنگ کے مطابق سزا دی گئی۔

**تجزیہ:**

1۔ اس مہم پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے صرف ان لوگوں کو ساتھ لیا جنہوں نے غزوۂ اُحد میں حصہ لیا تھا۔ گو کہ یہ لوگ بہت تھکے ہوئے اور زخمی تھے اس کے باوجود اپنی شکست کا بدلہ لینے کے جذبے نے انہیں کسی چیز کا احساس نہ ہونے دیا۔

2۔ اس aggressive movement کا قریش کے سرداروں پر اتنا اثر ہوا کہ وہ گھبرا گئے اور انہوں نے مدینہ پر حملہ کرنے کا منصوبہ ترک کر کے واپس جانے کا فیصلہ کر لیا۔

3۔ اگر قریش مسلمانوں سے لڑنے کا اور مدینہ پر حملے کا فیصلہ کر لیتے تو اس سے مسلمانوں کا بہت نقصان ہونے کا اندیشہ تھا۔ قریش کی فوجی نفری اور غزوۂ اُحد میں ان کے نقصان کے علاوہ high moral کو مدّنظر رکھتے ہوئے ان کے لشکر کو دو حصوں میں تقسیم کیا جا سکتا تھا جن میں سے ایک حصہ اسلامی لشکر کو engage کرتا جبکہ دوسرے حصے سے جس میں موبائل element بڑا ہوتا مدینہ پر حملہ کر سکتے تھے۔

**3۔سریہ ابوسلمہ**

یہ مہم رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے محرم 4 ہجری میں بھجوائی۔

**تعداد:** مسلمانوں کا 150 صحابیوں کا تیز رو دستہ جن کا کمانڈر ابوسلمہ بن عبدالاسد کو مقرر کیا۔ قبیلہ اسد کا رئیس طلیحہ بن خویلد اور اس کا بھائی سلمہ بن خویلد اپنے علاقے کے لوگوں کو مسلمانوں کے خلاف جنگ کرنے کے لئے جمع کر رہے تھے۔

**کارروائی:** محرم 4 ہجری میں رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو اطلاع ملی کہ قبیلہ اسد کا رئیس طلیحہ بن خویلد اور اس کا بھائی اپنے علاقے کے لوگوں کو مسلمانوں کے خلاف جنگ کرنے کے لئے جمع کر رہے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فوری طور پر 150 صحابیوں کا ایک تیز رو دستہ تیار کروایا۔ اس دستے کا کمانڈر ابوسلمہ بن عبدالاسد کو مقرر فرمایا اور انہیں تاکید کی کہ یلغار کرتے ہوئے وہاں پہنچیں اور انہیں اکٹھا ہونے سے پیشتر ہی منتشر کر دیں۔ اسلامی دستہ تیزی مگر خاموشی سے وسط عرب کے مقام قطن پہنچا اور بنو اَسد کو جا لیا۔ فریقین میں کوئی لڑائی نہیں ہوئی کیونکہ بنو اسد کے لوگ مسلمانوں کو دیکھتے ہی وہاں سے منتشر ہو گئے۔ اسلامی دستہ وہاں پر چند دن قیام کر کے واپس مدینہ واپس پہنچ گیا۔

**4۔غزوہ بنونضیر [ربیع الاوّل 4ہجری]**

**پس منظر:** اس سلسلے میں دو مختلف روایات پیش کی جاتی ہیں جو غزوہ بنونضیر کا باعث بنیں۔ لیکن ان روایات میں مشترک بات یہ ہے کہ بنونضیر نے رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو دھوکے سے اپنے پاس بلوایا اور پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو قتل کرنے کا منصوبہ بنایا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم وہاں پر اپنے صحابہ کے ساتھ گئے اور دونوں روایتوں کے مطابق مختلف طور پر یہ بات آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے علم میں آ گئی جس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم فوری طور پر وہاں سے واپس آ گئے۔ اس واقعہ پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بنونضیر کو معاہدے کی خلاف ورزی کرنے پر مدینہ سے چلے جانے کا کہا اور [ایک روایت کے مطابق] اس کے لئے دس دن کی میعاد مقرر فرمائی۔ بنونضیر نے مدینہ سے نکلنے سے انکار کر دیا اور قلعہ بند ہو کر بیٹھ گئے جس سے باقاعدہ جنگ کی صورت پیدا ہو گئی۔

**تعداد:** دونوں اطراف کی تعداد کے بارے میں معلومات نہیں ہیں لیکن بنونضیر کا تمام قبیلہ اور مدینہ کے تمام مسلمان۔

**کارروائی:** بنونضیر کھلے میدان میں مسلمانوں سے مقابلے کے لئے نہیں نکلے اور قلعہ بند ہو کر بیٹھ گئے۔ کیونکہ ان کے قلعوں کو اس زمانے کے لحاظ سے مضبوط تصور کیا جاتا تھا اس لئے ان کا خیال تھا کہ مسلمان تنگ آ کر محاصرہ چھوڑ جائیں گے۔ مسلمانوں نے کئی دن تک ان کا محاصرہ کئے رکھا لیکن اس کا کوئی نتیجہ نہ نکلا اور بنونضیر مقابلے پر ڈٹے رہے۔ آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم صادر فرمایا کہ قلعے کے باہر بنونضیر کے جو کھجور کے درخت لگے ہوئے ہیں ان میں سے بعض درخت کاٹ دیئے جائیں۔ جو درخت کاٹے گئے وہ ادنیٰ قسم کی کھجور کے درخت تھے جن کا پھل عموماً انسانوں کے کھانے کے کام نہیں آتا۔ اس حکم میں منشاء یہ تھا کہ ان درختوں کو کٹتا دیکھ کر بنونضیر مرعوب ہو جائیں اور اپنے قلعوں کے دروازے کھول دیں۔ اس طرح بہت سی انسانی جانوں کا نقصان اور فتنہ وفساد رک جائے گا۔ یہ ترکیب کارگر ثابت ہوئی اور ابھی صرف چھ درخت ہی کاٹے گئے تھے کہ بنونضیر نے غالبًا یہ خیال کر کے کہ شاید مسلمان ان کے سارے درخت ہی جن میں پھلدار درخت بھی شامل تھے کاٹ ڈالیں گے پندرہ دن کے محاصرے کے بعد اس شرط پر قلعہ کے دروازے کھول دئے کہ ان کو اپنا ساز و سامان لے کر امن و آمان کے ساتھ جانے دیا جائے گا۔ البتہ ان کا سامان حرب اور جائداد غیر منقولہ یعنی باغات وغیرہ مسلمانوں کو ملیں گے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے محمد بن مسلمہ صحابی کو مقرر فرمایا کہ وہ اپنی نگرانی میں بنونضیر کو امن و امان کے ساتھ مدینہ سے روانہ کروا دیں۔

**5۔غزوہ بدر الموعدہ [ذوقعدہ 4ہجری]**

**پس منظر:** جنگ اُحد کے میدان سے لوٹتے ہوئے ابوسفیان نے مسلمانوں کو یہ چیلنج دیا تھا کہ آئندہ سال بدر کے مقام پر پھر جنگ کا وعدہ ہے اور آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس چیلنج کو قبول کرنے کا اعلان فرمایا تھا۔ اس لئے دوسرے سال یعنی 4 ہجری میں جب شوال کے مہینہ کا آخر آیا تو آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسلامی لشکر کو بدر کی جانب کوچ کا حکم فرمایا۔

**تعداد:** مسلمانوں کی تعداد 1500 جبکہ قریش کے لشکر کی تعداد 2000 تھی۔

**جنگ کی کارروائی:** آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم 1500 صحابہ کو لے کر مدینہ سے نکلے اور انہوں نے بدر کے مقام پر ڈیرہ ڈالا۔ ابوسفیان 2000 کا لشکر لے کر مکّہ سے نکلا اور مکّہ کے نزدیک وادی الظّہران پہنچ کر مجنّہ نام کے مشہور چشمے کے نزدیک ڈیرہ ڈالا۔ یہاں سے ابوسفیان یہ کہتے ہوئے قریش کے لشکر کو واپس مکّہ لے گیا کہ اس سال قحط ہے اور لوگوں کو بہت تنگی ہے اس لئے اس وقت لڑنا ٹھیک نہیں ہے جب کشائش ہو گی تو زیادہ تیاری کے ساتھ مدینہ پر حملہ کریں گے۔ اسلامی لشکر آٹھ دن تک بدر میں ٹھہرا رہا۔ اس مقام پر ماہ ذوقعدہ میں ہر سال میلہ لگا کرتا تھا۔ اس سال بھی میلہ لگا اور بہت سے صحابیوں نے اس میلے میں تجارت کر کے کافی نفع کمایا۔ جب میلے کا اختتام ہوا اور قریش کا لشکر نہ آیا تو آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بدر سے واپس مدینہ جانے کا فیصلہ فرمایا۔ اس غزوہ کو غزوہ بدر الموعدہ، بدر ثانیہ، بدر آخرہ اور بدر صغریٰ بھی کہتے ہیں۔

**6۔غزوہ دومۃ الجندل [ربیع الاوّل 5ہجری]**

اس غزوہ میں مسلمانوں کی تعداد 1000 تھی۔

**پس منظر:** آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ خبر موصول ہوئی کہ دومۃ الجندل میں بہت سے لوگ جمع ہو کر لُوٹ مار کر رہے ہیں اور جو مسافر اور قافلے وہاں سے گزرتے ہیں ان پر حملہ کر کے انہیں لوٹتے ہیں۔ اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بھی اندیشہ ہوا کہ کہیں یہ لوگ مدینہ کا رخ کر کے مسلمانوں کے لئے پریشانی کا موجب نہ ہوں۔ گو کہ فاصلے کے پیش نظر ان لوگوں سے مسلمانوں کو کوئی خاص خطرہ نہیں تھا لیکن چونکہ آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جنگی کارروائیوں کی ایک اہم غرض قیام امن بھی تھی اس لئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ میں تحریک فرمائی کہ اس ڈاکہ زنی اور ظلم کے سلسلے کو روکنے کے لئے وہاں چلنا چاہئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تحریک کے نتیجے میں 1000 صحابی اس مہم کے لئے تیار ہو گئے۔

**کارروائی:** آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہجرت کے پانچویں سال ربیع الاوّل کے مہینے میں 1000 صحابہ کو لے کر مدینہ سے روانہ ہوئے اور پندرہ سولہ دن کی طویل اور پُرمشقت مسافت طے کر کے دومۃ الجندل کے قریب پہنچ گئے۔ وہاں جا کر معلوم ہوا کہ وہ لوگ مسلمانوں کی خبر پا کر ادھر اودھر منتشر ہو گئے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہاں پر چند دن قیام فرمایا اور اس دوران ارد گرد کے علاقے میں چھوٹے چھوٹے دستے روانہ فرمائے لیکن ان لوگوں کا کچھ پتہ نہ چلا۔ چند دن قیام کر کے آپ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ واپس تشریف لے گئے۔

مسلمانوں کی یہ کارروائی محض رفاہِ عامہ اور علاقے کی مجموعی بہبودی کے لئے تھی جن میں ان کی اپنی کوئی غرض مدنظر نہیں تھی۔ اس غزوہ کا ایک نتیجہ تو یہ ہوا کہ اس علاقے میں مسلمانوں کی اس کارروائی سے امن آ گیا اور دوسرا یہ کہ شام کی سرحد میں جہاں ابھی تک صرف مسلمانوں کا نام ہی پہنچا تھا اور لوگ اسلام کی حقیقت سے بالکل ناآشنا تھے اسلام کا ایک گونہ تعارف ہو گیا۔

**7۔غزوہ بنومصطلق [شعبان 5ہجری]**

**پس منظر:** قریش کی مخالفت دن بدن زیادہ خطرناک صورت اختیار کرتی جا رہی تھی وہ اپنے ساتھ عرب کے

باقی صفحہ 4 پر ملاحظہ فرمائیں

# عالمگیر غلبۂ اسلام کی عظیم الشان آسمانی مہم

## قرآن وحدیث اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کے خلفاءِ کرام کی تحریرات وفرمودات کی روشنی میں

نصیر احمد قمر

تیسری قسط

انگلستان میں احمدیہ مسلم مشن کا باقاعدہ آغاز تو حضرت الحاج مولانا نورالدین خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ کے عہدِ سعادت میں 1913ء میں ہی ہو چکا تھا اور پہلے حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ اور پھر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کی ہدایات کے تابع یورپ میں اسلام احمدیت کی اشاعت کی عظیم الشان مہم اپنی منزل کی طرف بڑھ رہی تھی۔

حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ نے 1924ء میں پہلی مرتبہ یورپ کا دورہ فرمایا۔ اس سفر کے دوران آپ نے لندن میں منعقد ہونے والی ایک مذہبی کانفرنس میں شمولیت فرمائی اور احمدیت یعنی حقیقی اسلام کے موضوع پر ایک نہایت ہی بصیرت افروز خطاب فرمایا اور اسی سفر کے دوران مسجد فضل لندن کا سنگ بنیاد بھی رکھا۔ حضرت مسیح پاک علیہ السلام کے خلفاءعظام میں سے آپ وہ پہلے خلیفہ تھے جو بنفسِ نفیس یورپ کے دورہ پر تشریف لائے۔ اس سفر سے قبل اور اس دوران اور بعد میں بھی حضور رضی اللہ عنہ نے اس سفر کے پس منظر، اس کے اغراض ومقاصد، اس کی رُوداد اور اس کے دُوررس اثرات سے متعلق اپنے مضامین، خطبات وخطابات میں تفصیل سے روشنی ڈالی۔ یہ سارا ذکر بہت ہی اہم اور ایمان افروز اور قلوب واذہان کے بہت سے گوشوں کو نورِ بصیرت سے روشن کرنے والا ہے۔ تاریخ احمدیت کے علاوہ انوار العلوم کی جلد 8 میں بھی اس کی کئی اہم تفصیلات موجود ہیں۔ ذیل میں ہم اس میں سے کچھ انتخاب ہدیۂ قارئین کر رہے ہیں جس سے خلافت احمدیہ کی عظمت وشان اور مغرب میں اسلام احمدیت کی ترقی واشاعت اور استحکام کے لئے کی جانے والی مساعی پر بھی روشنی پڑتی ہے۔

1924ء سے اب تک یعنی خلافتِ ثانیہ کے مقدس عہد سے آج خلافت خامسہ کے مبارک دَور تک اللہ تعالیٰ کی نصرت وتائید کے روشن نشانات اور پُرحکمت منصوبہ بندی کے ساتھ خلفائے احمدیت کی نہ صرف یورپ اور مغرب میں بلکہ دنیا بھر میں اعلائے کلمۂ اسلام کی نہایت مبارک اور ثمرآور مساعی جمیلہ کے نتیجہ میں حاصل ہونے والی عظیم الشان کامیابیوں اور کامرانیوں کو دیکھ کر دل اس یقین سے بھر جاتا ہے کہ وہ دن اب بہت دُور نہیں جب مغرب سے طلوع ہونے والا اسلام کی سچائی کا آفتاب ساری دنیا کو بُقعۂ نور بنا دے گا اور مشارق ومغارب اللہ کے نور سے جگمگا اٹھیں گے۔ انشاء اللہ العزیز۔

.........................

## مغربی ممالک میں اسلام کے حق میں عظیم الشان تغیّر کی پیشگوئیاں

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے جون 1924ء میں تحریر فرمودہ اپنے ایک مضمون میں یورپ کے اس سفر کے پس منظر اور اس سے وابستہ توقعات کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:

’’اس میں کوئی شک نہیں کہ خدا تعالیٰ کا منشاء مغربی ممالک میں کوئی عظیم الشان تغیر پیدا کرنے کا ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی مغرب سے سورج کے نکلنے کی اس پر دلالت کرتی ہے۔ حضرت مسیح موعودؑ کی رؤیا کہ مغربی ممالک کے لوگ اس جماعت میں خاص طور پر داخل ہوں گے اس پر شاہد ہے اور مَیں نے بھی دو رؤیا دیکھی ہیں...... وہ بھی مغرب میں ہماری فتح پر دلالت کرتی ہیں۔

### تغیرات یورپ کے متعلق ایک رؤیا

چنانچہ پہلی رؤیا تو کوئی تین چار سال کی ہے یا اس سے بھی زیادہ عرصہ کی جسے میں نے اُسی وقت قادیان کے دوستوں کو سنا دیا تھا۔ اس رؤیا میں مَیں نے دیکھا کہ مَیں لنڈن میں ہوں اور ایک ایسے جلسہ میں ہوں جس میں پارلیمنٹ کے بڑے بڑے ممبر اور نواب اور وزراء اور دوسرے بڑے آدمی ہیں۔ ایک دعوتی قسم کا جلسہ ہے اس میں مَیں بھی شامل ہوں۔ مسٹر لائیڈ جارج سابق وزیر اعظم اس میں تقریر کر رہے ہیں۔ تقریر کرتے کرتے ان کی حالت بدل گئی اور انہوں نے ہال میں ٹہلنا شروع کر دیا اور ایسی گھبراہٹ ان کی حرکات سے ظاہر ہوئی کہ سب لوگوں نے یہ سمجھا کہ ان کو جنون ہو گیا ہے۔ سب لوگ قطاریں باندھ کر کھڑے ہو گئے ہیں اور وہ جلد جلد اِدھر سے اُدھر ٹہلتے ہیں۔ اتنے میں لارڈ کرزن صاحب نے آگے بڑھ کر ان کے کان میں کچھ کہا اور وہ ٹھہر گئے اور آہستہ سے لارڈ کرزن صاحب کو کچھ کہا۔ انہوں نے باقی لوگوں سے جو اُن کے گرد تھے وہی بات کہی اور سب لوگ دوڑ کر ہال کے دروازے کی طرف چلے گئے اور باہر سڑک کی مشرقی جانب جھانکنا شروع کیا۔ ان کے اس طریق پر مجھے اَور بھی حیرت ہوئی۔ قاضی عبد اللہ صاحب میرے پاس کھڑے ہیں۔ مَیں نے ان سے پوچھا کہ انہوں نے کیا کہا ہے اور یہ لوگ دروازے کی طرف کیوں دوڑے اور کیا دیکھتے ہیں؟ قاضی صاحب نے مجھے جواب دیا کہ مسٹر لائڈ جارج نے لارڈ کرزن سے یہ کہا ہے کہ مَیں پاگل نہیں ہوں بلکہ مَیں اس وجہ سے ٹہل رہا ہوں کہ مجھے ابھی خبر آئی ہے کہ مرزا محمود احمد امام جماعت احمدیہ کی فوجیں عیسائی لشکر کو دباتی چلی آتی ہیں اور مسیحی لشکر شکست کھا رہا ہے اور ہٹتے ہٹتے اس جگہ کے قریب آ گیا ہے۔ اور یہ لوگ اس بات کو سن کر دروازے کی طرف اس لئے دوڑے تھے کہ تا دیکھیں کہ لڑائی کا کیا حال ہے۔ جب مَیں نے یہ بات اُن سے سنی تو مَیں دل میں کہتا ہوں کہ ان کو اس قدر گھبراہٹ ہے اگر ان کو معلوم ہو کہ میں خود ان کے اندر موجود ہوں تو یہ مجھے گرفتار کرنے کی کوشش کریں گے۔ یہ خیال کر کے مَیں بھی دروازے کی طرف اسی طرح بڑھا جس طرح وہ لوگ دیکھنے کے لئے گئے تھے اور وہاں سے خاموشی سے سڑک کی طرف نکل گیا۔ اس پر میری آنکھ کھل گئی۔

### دوسری رؤیا

دوسری رؤیا اِسی سال کی ہے۔ مگر ولایت جانے کی تحریک سے دو تین ماہ پہلے کی ہے۔ یہ خواب بھی مَیں نے اسی دن دوستوں کو سنا دی تھی جن میں سے ایک مفتی محمد صادق صاحب بھی ہیں۔ مَیں نے دیکھا کہ میں انگلستان کے ساحل سمندر پر کھڑا ہوں جس طرح کہ کوئی شخص تازہ وارد ہوتا ہے اور میرا لباس جنگی ہے۔ مَیں ایک جرنیل کی حیثیت میں ہوں اور میرے پاس ایک اور شخص کھڑا ہے۔ اس وقت مَیں یہ خیال کرتا ہوں کہ کوئی جنگ ہوئی ہے اور اس میں مجھے فتح ہوئی ہے اور مَیں اس کے بعد میدان کو ایک مدبّر جرنیل کی طرح اس نظر سے دیکھ رہا ہوں کہ اب مجھے اس فتح سے زیادہ سے زیادہ فائدہ کس طرح حاصل کرنا چاہئے۔ ایک لکڑی کا موٹا شہتیر زمین پر کٹا ہوا پڑا ہے۔ ایک پاؤں مَیں نے اس پر رکھا ہوا ہے اور ایک پاؤں زمین پر ہے۔ جس طرح کوئی شخص کسی دُور کی چیز کو دیکھتا ہے تو ایک پاؤں کسی اونچی چیز پر رکھ کر اونچا ہو کر دیکھتا ہے اسی طرح میری حالت ہے اور جسم میں عجیب چُستی اور سُبکی پاتا ہوں جس طرح کہ غیر معمولی کامیابی کے وقت ہوا کرتا ہے اور چاروں طرف نگاہ ڈالتا ہوں کہ کیا کوئی جگہ ایسی ہے جس طرف مجھے توجہ کرنی چاہیے کہ اتنے میں ایک آواز آئی جو ایک ایسے شخص کے منہ سے نکل رہی ہے جو مجھے نظر نہیں آتا مگر مَیں اسے پاس ہی کھڑا ہوا سمجھتا ہوں اور یہ بھی خیال کرتا ہوں کہ یہ میری روح ہے۔ گویا مَیں اور وہ ایک ہی وجود ہیں اور وہ آواز کہتی ہے ’’ولیم دی کنکرر‘‘ یعنی ولیم فاتح۔ ولیم ایک پرانا بادشاہ ہے جس نے انگلستان کو فتح کیا۔ اس امر کے بعد میری آنکھ کھل گئی۔ جب مَیں نے دوستوں کو یہ خواب سنائی تو مفتی صاحب نے وِلیم کے معنے لغت انگریزی سے دیکھے اور معلوم ہوا کہ اس کے معنے ہیں پختہ رائے والا، پکّے ارادہ والا یا دوسرے لفظوں میں اولوا العزم۔ پس گویا ترجمہ یہ ہوا: ’اولوا العزم فاتح‘۔

**ان خوابوں سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے مغربی ممالک کے لئے ایک نیک ارادہ مقدر ہے اور یہ کہ غالباً وہ کسی میرے سفر کے ساتھ وابستہ ہے۔ غالباً اس لئے کہ بعض دفعہ خواب میں جس شخص کو دیکھا جائے اس کے قائم مقام مراد ہوتے ہیں۔ مگر باوجود ان خوابوں کے یہ نہیں کہہ سکتے کہ یہ نتائج اس سفر کے معاً ساتھ وابستہ ہیں بلکہ ہو سکتا ہے کہ بیج سفر میں بویا جائے نتیجہ بعد میں نکلے۔‘‘**

اسی طرح آپؓ نے فرمایا:

’’ہماری جماعت کا کام ساری دنیا میں تبلیغ اسلام کرنا ہے اور چونکہ ساری دنیا کو اسلام کے حلقہ میں لانا ہمارا فرض ہے اس لئے یہ بھی ضروری ہے کہ اس کے متعلق ہم ایک مکمل نظام تجویز کریں جس کے متعلق ہم دیانت داری سے یقین کر سکیں کہ یہ ہماری غرض کو پورا کر دے گا اور جو فرض ہم پر ہے وہ اس سے ادا ہو جائے گا۔...... **اس نظام کے مقرر کرنے کے لئے یہ ضروری ہے کہ خلیفۂ وقت مغربی ممالک کی حالت کو وہاں جا کر دیکھے کیونکہ اِس وقت سب سے زیادہ مقابلہ مغربی خیالات سے ہے۔ اسلام اپنی دلیلوں میں سب مذاہب پر غالب ہے لیکن مغرب کی عادتوں اور اس کے تمدّن نے ایک ایسی شکل اختیار کر لی ہے کہ وہ اسلام سے اسی قدر مختلف ہے جس قدر کہ دن رات سے مختلف ہے وہ دونوں ایک جگہ بالکل جمع نہیں ہو سکتے۔ یورپ اسلام کے عقائد کو تسلیم کرنے کے لئے تو آج تیار ہے لیکن وہ اپنی عادتوں کو چھوڑنے کے لئے بالکل تیار نہیں۔ اور نہ صرف یہ کہ وہ خود اس کام کے لئے تیار نہیں بلکہ وہ ایشیا اور افریقہ کو بھی اپنا ہم خیال بنا کر اسلام کو دنیا سے بالکل خارج کرنا چاہتا ہے۔** ان لوگوں کی طرز اور ان کی رہائش ہم سے ایسی جُداگانہ ہے کہ گھر بیٹھے ان کے متعلق فیصلہ کرنا ایسا ہی ہے جیسے کہ زمین پر بیٹھے چاند کے حالات پر رائے زنی کی جائے بلکہ اس سے زیادہ مشکل۔ کیونکہ چاند کے حالات تو دُور بین سے نظر آ سکتے ہیں مگر یہاں ایک زندہ قوم کی اصلاح کا سوال ہے جس کی ظاہری شکلوں پر نہیں بلکہ اس کے دلی خیالات اور تعصّبات کے متعلق ہم نے فیصلہ کرنا ہے۔‘‘

’’...... پس **مغربی ممالک میں تبلیغ کے کام کو اگر ہم نے جاری رکھنا ہے** اور اگر اس پر جو روپیہ خرچ ہوتا ہے اس کی خدا تعالیٰ کو جواب دہی سے عہدہ برآ ہونا ہے **تو ضروری ہے کہ خود خلیفہ وقت ان علاقوں میں جا کر ان کی مشکلات کو دیکھے اور وہاں کے ہر طبقہ کے لوگوں سے مشورہ کر کے ایک سکیم تجویز کرے جس پر چلنے کے لئے سب مبلغین کو مجبور کیا جائے۔**...... فروعی تغیّرات تو ہوتے رہتے ہیں اور ہوتے رہیں گے لیکن اصول اگر طے ہو جاویں تو پھر چنداں خطرہ نہیں رہتا۔ اس وقت تو بارہا ایسا ہوتا ہے کہ ایک امر کے متعلق مَیں مبلّغوں کو لکھتا ہوں اور وہ جواب دیتے ہیں کہ آپ کو یہاں کے حالات معلوم نہیں ہیں اور اکثر ایسا ہوا ہے کہ بعد میں میری ہی رائے درست نکلی ہے۔ اگر مجھے وہاں کے حالات معلوم ہوتے تو نہ وہ اس طرح مجھے لکھ سکتے اور نہ مَیں ان کی بات کو قبول کرتا۔ پس ان ضروریات کو مدّنظر رکھ کر مَیں نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ مذہبی کانفرنس کی تحریک کو ایک خدائی تحریک سمجھ کر اس وقت باوجود مشکلات کے اس سفر کو اختیار کروں۔ مذہبی کانفرنس میں شمولیت کی غرض سے نہیں بلکہ مغربی ممالک کی تبلیغ کے لئے ایک مستقل سکیم تجویز کرنے اور وہاں کے تفصیلی حالات سے واقف ہونے کے لئے کیونکہ وہ ممالک ہی اسلام کے راستہ میں ایک دیوار ہیں جس دیوار کا توڑنا ہمارا مقدم فرض ہے۔

(الفضل 24 جون 1924ء)

(انوار العلوم جلد نمبر 8 صفحہ 383 تا 387)

.........................

## 1924ء تک جماعت کی عالمی ترقی کا اجمالی تذکرہ

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے 2 تا 9 جون 1924ء کے عرصہ میں ایک مضمون تحریر فرمایا جو مجمع البحرین کے نام سے انوار العلوم جلد 8 میں شائع شدہ ہے۔ اس مضمون کا انگریزی ترجمہ 23 ستمبر 1924ء کو مذہبی کانفرنس ویمبلے لندن میں پڑھا گیا تھا۔ اس مضمون میں سلسلہ احمدیہ کی بنیاد اور 1924ء تک کی مساعی، ترقی اور جماعت کی طاقت کا اجمالاً ذکر کرتے ہوئے حضور رضی اللہ عنہ نے تحریر فرمایا:

’’1889ء میں حضرت مرزا غلام احمد علیہ السلام نے خدا کے صریح حکم کے ماتحت اس کی بنیاد ڈالی۔ آپ وہ مہدی ہونے کا دعویٰ رکھتے ہیں جس کی بعثت کی خبر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلے سے دی تھی اور مسیح ہونے کا دعویٰ فرماتے تھے جس کے متعلق انجیل اور بعض اسلامی کتب میں پیشگوئی ہے۔ اور پھر موعود مصلح کا جس کے آخری زمانے میں ظہور کے متعلق تقریباً تمام انبیاء نے پہلے سے بتا دیا تھا۔

آپ کو ابتدا ہی میں تمام فرقوں اور جماعتوں کی شدید اور زبردست مخالفت کا سامنا کرنا پڑا لیکن آپ کی آواز ثابت قدمی سے آگے نکلی اور اسے بڑھتی ہوئی کامرانی حاصل ہوئی۔ مسلمان جن کو اس اسلام کے جری کی بعثت پر خوش ہونا چاہئے تھا اس کے اشد ترین دشمن ہوئے اور ہیں۔ علمائے اسلام نے اس کے خلاف فتوے جاری کر دیئے کہ یہ جھوٹا ہے اور ملحد ہے اس کی کتابیں پڑھنا یا اس سے باتیں کرنا بلکہ یہاں تک کہ اس سے مصافحہ کرنا ایسے زبوں جرائم

ہیں کہ ان کے مرتکب کو دائرہ اسلام سے خارج کر دینے کے لئے کافی ہیں۔

باوجود ہر قسم کی مخالفت کے لوگوں کے قلوب سلسلہ کے مقدس بانی کی طرف کھنچے جانے لگے اور جو کوئی بھی آپ سے ملتا یا آپ کی کتابیں پڑھتا وہ آپ کی صداقت سے بے حد متاثر ہوتا حتّٰی کہ اس وقت جبکہ 1908ء میں آپ نے وفات پائی (اپنے مسیحیت کے دعوے کے 18 برس بعد) آپ کے پیروؤں کی تعداد چالیس کس سے ہزاروں لاکھوں تک پہنچ گئی اور آپ کے سلسلے نے ہندوستان کے غیر ممالک مثلاً افغانستان، برما، سیلون اور افریقہ میں بھی پیرو پیدا کر لئے۔

آپ کی وفات کے بعد آپ کے پہلے جانشین استاذی المکرّم حضرت مولوی نور الدین کے زمانہ میں سلسلہ بدستور ترقی کرتا چلا گیا اور پھر خلیفہ اوّل کی وفات کے بعد جبکہ (یہ مضمون) لکھنے والا اللہ کے فضل سے جماعت احمدیہ کا امام مقرر کیا گیا تو سلسلہ اور بھی سرعت سے پھیل رہا ہے۔ اس وقت انگلینڈ، جرمنی، اضلاع متحدہ امریکہ، مغربی افریقہ، گولڈ کوسٹ، مصر، فارس، بخارا، ماریشس اور آسٹریلیا میں باقاعدہ مشن کام کر رہے ہیں اور ہندوستان سے باہر افغانستان، بخارا، فارس، عراق، عرب حجاز، سیریا، مصر، الجیریا، زنجبار، کینیا، یوگنڈا، نٹال (جنوبی امریکہ)، گولڈ کوسٹ (گھانا)، سیرالیون، نائجیریا، سیلون، برما، سٹریٹ سیٹلمنٹ، جزائر فلپائن، ماریشس، آسٹریلیا، فرانس، انگلینڈ، ہالینڈ، اضلاع متحدہ امریکہ، ٹرینیڈاڈ اور کوسٹاریکا میں احمدیہ جماعتیں پائی جاتی ہیں۔

ایک انگریزی رسالہ اور پانچ اردو اخبارات و رسائل سلسلہ کے مرکز سے شائع ہوتے ہیں۔ ایک بنگالی رسالہ بنگال سے نکلتا ہے۔ ایک انگریزی اور ایک تامل اخبار سیلون سے شائع ہوتے ہیں۔ ایک فرانسیسی اخبار ماریشس سے شائع ہوتا ہے۔ اور ایک سہ ماہی رسالہ امریکہ شائع ہوتا ہے۔ جماعت کی تعداد دس لاکھ کے قریب ہے اور اس میں تمام اقوام و مذاہب کے لوگ شامل ہیں۔ عیسائی، سکھ، ہندو، یہودی، زرتشتی اور اسلام کے مختلف فرقوں کے لوگ سلسلہ میں شامل ہو چکے ہیں اور ہو رہے ہیں۔ اضلاع متحدہ امریکہ میں تبلیغ کا کام صرف تین سال ہوئے شروع کیا گیا تھا اور اس قلیل عرصہ میں وہاں ایک ہزار سے کچھ اوپر افراد سلسلہ میں داخل ہو گئے۔''

(انوار العلوم جلد نمبر 8 صفحہ 388 تا 389)

اس تحریر کے 90 سال کے بعد آج 2014ء تک خدا تعالیٰ کے فضل سے دنیا کے 206 ممالک میں احمدیت کا پودا لگ چکا ہے اور یورپ، امریکہ، آسٹریلیا، افریقہ، ایشیا اور جزائر کے ممالک میں بڑی مضبوط، مستحکم، فعّال اور دین اسلام کی اشاعت کے لئے ہر قسم کی قربانیاں کرنے والی بہت سی جماعتیں قائم ہو چکی ہیں۔ جماعت کی تعداد کروڑوں میں ہے اور ہر سال لاکھوں افراد بیعت کر کے سلسلہ احمدیہ میں شامل ہو رہے ہیں۔ یورپ و امریکہ اور افریقہ کے مختلف ممالک میں بڑی عظیم الشان مساجد تعمیر ہو چکی ہیں اور اس وقت دنیا کی درج ذیل 28 زبانوں میں 143 جماعتی اخبارات و رسائل شائع ہو رہے ہیں:۔ عربی، اردو، انگریزی، البانین، اٹالین، بنگلہ، بوسنین، بلغارین، ڈینش، ڈچ، فرنچ، جرمن، ہندی، انڈونیشین، جاپانی، کنڑ (Kannada)، سواحیلی، ملایالم، ملائی (ملیشیا)، نارویجین، اوڑیا، سپینش، سویڈش، تامل، تاؤسگ (Tausug)، تیلگو، تھائی اور ٹرکش۔

احمدیت کا قافلہ خلافت احمدیہ کے تابع عالمگیر غلبۂ اسلام کی مہمات کو نہایت کامیابی کے ساتھ سر کرتا چلا جا رہا ہے۔ اَلْحَمْدُلِلّٰہِ۔ اَللّٰھُمَّ زِدْ وَبَارِکْ۔

## حضرت مسیح موعودؑ نے اسلام کو دوبارہ زندہ کیا

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے اس مضمون میں بڑی وضاحت سے اس بات کو دہرایا کہ:

''مسیح موعودؑ کسی نئے مذہب کے لانے والے نہ تھے بلکہ آپ اسلام کی خدمت کرنے، اس کو نئی زندگی دینے، اس کی اشاعت کرنے اور بنی آدم کو اسلام کی معرفت خدا کی طرف لے جانے کے لئے بھیجے گئے تھے''

(انوار العلوم جلد نمبر 8 صفحہ 394)

## مسیح موعودؑ کے نشان

حضور رضی اللہ عنہ نے جماعت کی ترقی کی بابت تجزیہ کرتے ہوئے تحریر فرمایا:

''باوجود اس بات کے کہ آپ پنجاب کے ایک چھوٹے سے غیر معروف گاؤں کے باشندے تھے اور کبھی کسی سکول یا مکتب میں نہیں بیٹھے تھے آپ نے یہ اعلان کیا کہ خدا نے مجھ کو عربی زبان کا غیر معمولی علم اور کامل ملکہ عطا کیا ہے جس کا وہ لوگ بھی مقابلہ نہیں کر سکتے جن کی مادری زبان عربی ہے۔ اس اعلان کے مطابق آپ نے عربی زبان میں کئی کتابیں لکھیں اور شائع کیں اور اپنے مخالفین کو جن میں عرب، مصر اور سیریا کے لوگ بھی شامل تھے چیلنج دیا کہ اگر تم کو میرے دعویٰ کی صداقت پر شک ہے تو تم بھی عربی کی ایسی کتابیں لکھ کے دکھاؤ جو علمی طرزِ فصاحت، حسنِ انشاء اور بلاغت کے نقطہ خیال سے میری کتابوں کا مقابلہ کر سکیں۔ لیکن آج تک کسی کو یہ چیلنج قبول کرنے کی ہمت نہیں پڑی۔

پھر آپ کی پیشگوئیاں ہیں جو آپ نے اپنے مشن اور انجام کار اپنی فتح کے متعلق شائع کیں اور جو ایسے طور پر پوری ہوئیں کہ انسان کے ذہن میں نہیں آ سکتا۔ جب آپ نے اپنا دعویٰ شائع کیا تو آپ بالکل گمنام تھے۔ اس میں شک نہیں کہ آپ ایک معزز خاندان سے تھے لیکن جدّی جائیداد کا بڑا حصہ آپ کے والد کی وفات کے وقت ضائع ہو چکا تھا۔ قادیان جو آپ کا مسکن تھا ایک چھوٹا سا اور گمنام گاؤں تھا۔ اس گاؤں میں خلوت کی زندگی بسر کرتے ہوئے **آپ نے اعلان کیا کہ خدا نے مجھے خبر دی ہے کہ وہ میرے نام کو عزت دے گا اور میرے سلسلے کو پھیلائے گا اور وہ لوگوں کے دلوں میں میری ایسی محبت ڈال دے گا کہ بہت سے لوگ اپنے وطن چھوڑ کر چلے آئیں گے اور قادیان میں ہی بودوباش اختیار کر لیں گے اور یہ کہ میرے دشمن نیست و نابود کر دیئے جائیں گے اور میرے ماننے والوں کی تعداد تمام ممالک میں بڑھتی چلی جائے گی حتیٰ کہ تین صدیوں کے اندر اندر بنی آدم کا کثیر حصہ میری جماعت میں داخل ہو جائے گا۔** آپ نے یہ پیشگوئیاں اس وقت کیں جبکہ آپ کا ایک مرید بھی نہ تھا اور گورنمنٹ اور رعایا ہر دو آپ کے مخالف تھے۔ ایک شخص ان پیشگوئیوں کے پورا ہونے کی صحیح اہمیت کا اندازہ نہیں کر سکتا جب تک کہ وہ ان وجوہات کو نہ دیکھے جو عموماً کسی مذہب کی ترقی کا باعث ہو سکتی ہیں اور ان مشکلات پر نظر نہ کرے جو احمدیت کو درپیش تھیں اور ابھی تک ہیں۔

وہ اسباب جو عام طور پر کسی مذہب کی کامیابی کے ممد ہو سکتے ہیں یہ ہیں۔

اوّل: وہ مذہب ایسے لوگوں کے سامنے پیش کیا جائے جو پہلے کسی مذہب کے معتقد نہ ہوں۔

دوم: اس کو ایسے لوگوں کے سامنے پیش کیا جائے جو پیری مریدی کے شدائد سے تنگ آ گئے ہوں۔

سوم: اس کی رائج الوقت خیالات سے مطابقت ہو۔

چہارم: یہ امر کہ اس مذہب کا بانی پہلے ہی قوم میں ممتاز حیثیت رکھتا ہو یا وہ ایسے خاندان سے ہو جو بوجہ اپنی دینداری کے لوگوں کی نظروں میں محترم ہو۔

پنجم: یہ کہ اس مذہب کی جائے پیدائش کوئی بڑا پایۂ تخت ہو۔

ششم: یہ امر کہ لوگوں کو اس کی پیروی میں کوئی دنیوی فوائد کے حصول کی امید ہو۔

ہفتم: اپنی شریعت کے قوانین پر وہ سختی سے پابندی نہ کرواتا ہو۔

ہشتم: وہ ایسی رسوم و عادات کی تائید کرے جو اس کے پیروؤں کو اس کی تعلیم کا صحیح اندازہ کرنے سے روکیں۔

مسیح موعود ایسی حالت میں نہ تھے کہ آپ نے ان اسباب میں سے کسی سے بھی فائدہ اٹھایا ہو۔ آپ کے مخاطب وہ لوگ تھے جو اپنے آپ کو پہلے ہی کسی مذہب کی طرف منسوب کرتے تھے اور وہ اپنے اپنے مذہب کے کامل ہونے پر فخر کرتے تھے۔

دوئم۔ جیسا کہ پیری مریدی کا سلسلہ عموماً لوگوں کے اوپر اختیارات کھو چکا تھا مختلف مذاہب کے لوگ اپنے اپنے مذہب پر پورے طور سے مطمئن تھے۔

سوئم۔ آپ کی تعلیم رائج الوقت خیالات کے خلاف تھی۔

چہارم۔ آپ اپنے دعوے سے پہلے قوم میں کوئی ممتاز حیثیت نہ رکھتے تھے نہ ہی آپ ایسے خاندان سے تھے جس کو لوگ اس کی گزشتہ دینداری کی وجہ سے عزت کی نظر سے دیکھتے ہوں یا جس کے متعلق کسی دینداری یا روحانیت کی امیدیں لوگوں کے دلوں میں موجزن ہوں۔

پنجم۔ آپ ایک ایسے صوبے کے چھوٹے اور ایک گمنام گاؤں میں بستے تھے جس میں کوئی تمدنی، عقلی، تاریخی یا مذہبی کشش کی بات نہ تھی۔

ششم۔ آپ ہر قسم کی پولیٹیکل تحریک سے الگ رہتے تھے اور وہ لوگ جو آپ کے پیرو بنے انہیں کسی دنیوی فائدہ کی امید نہیں ہو سکتی تھی بلکہ برخلاف اس کے ان کو کئی قسم کی قربانیاں کرنی پڑتی تھیں اور ان کو کئی مصائب کا سامنا کرنا پڑتا تھا۔

ہفتم۔ آپ اپنے پیروؤں کی زندگیوں میں ایک مکمل تبدیلی کرنا چاہتے تھے اور صرف زبانی اقراروں سے مطمئن نہیں ہوتے تھے گویا صرف نام کا مرید بن جانا قبول نہیں ہوتا تھا۔

ہشتم۔ آپ نے کبھی کسی ایسی چال کو اختیار نہیں کیا جس کے استعمال سے لوگوں میں قبولیت حاصل کی جائے۔

اس لئے باوجود ان باتوں کے وہ ترقی جو آپ کے سلسلے نے کی آپ کی قبل از وقت شائع شدہ پیشگوئیوں کے موافق آپ کی صداقت کا آخری ثبوت ہے۔

ان تمام مشکلات کے ہوتے ہوئے ایسی پیشگوئیوں کی اشاعت کرنا جن کا ذکر اوپر ہو چکا ہے ظاہر کرتا ہے کہ بلحاظ ان حالات کے جن میں یہ پیشگوئیاں شائع کی گئیں وہ خارقِ عادت تھیں اور اگر ہمیں یہ یقین ہو جائے کہ وہ پوری ہو گئیں تو یہ ہمارے لئے آپ کی صداقت کا نہایت زبردست ثبوت ہے۔ ان پیشگوئیوں میں سے اکثر پوری ہو چکی ہیں اور جو باقی ہیں وہ اپنے وقت پر پوری ہونے والی ہیں۔ قادیان جو اس وقت ایک گمنام گاؤں تھا اب تمام دنیا میں مشہور ہے۔ **وہ جو صدی کا ثلث، پہلے تنہا تھا اب تمام ملکوں میں اور تمام اقوام میں اپنے پیرو ہونے کا دعویٰ کر سکتا ہے جو ہر فرقہ اور نسل سے کھنچے چلے آئے ہیں۔ آپ کا نام بلند کیا گیا اور آپ کے دشمن بھی اس کو احترام سے یاد کرتے ہیں۔ آپ نے اسلام کو دوبارہ ایسا زندہ کیا کہ آج کسی مذہب یا کسی تحریک کے حامل اپنی خوبیاں دکھا کے اسلام کو شرمندہ نہیں کر سکتے اور اسلام آج تمام دنیا کے مذاہب میں عزت اور جلال کے ساتھ اپنا سر اٹھاتا ہے۔ احمدیہ مشن قائم ہو رہے ہیں اور احمدی جماعت کے لوگ دنیا کے تمام حصوں میں مل سکتے ہیں۔ مسیح موعود کی صداقت خدا کی زبردست نشانیوں کے ذریعے قائم ہو رہی ہے۔** قادیان اب ہر ملک سے زائرین کا مرجع ہے۔ ایک ہزار پانچسو سے اوپر آدمی دنیا کے مختلف حصوں سے وہاں جا کر آباد ہو چکے ہیں، تقریباً تین سو سے زیادہ مہمان روزانہ مسیح موعود کے دسترخوان پر کھانا کھاتے ہیں۔''

یاد رہے کہ یہ 1924ء کی بات ہو رہی ہے۔ اب دنیا بھر میں، ملک ملک میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے لنگر خانے قائم ہو چکے ہیں جن سے لاکھوں افراد مستفید ہوتے ہیں۔ حضرت مسیح موعودؑ کی صداقت کے نشان اکناف عالم میں بارش کی طرح برس رہے ہیں۔ خدا تعالیٰ کے فرشتے سعید فطرت روحوں کو وحی و الہام کے ذریعہ احمدیت کی صداقت کی طرف رہنمائی کر رہے ہیں۔ خلیفۂ وقت دنیا کے بڑے بڑے ممالک کے ایوانوں میں سربراہان مملکت، ممبران پارلیمنٹ اور دانشوروں سے ملاقاتوں اور خطابات کے ذریعہ مسیح زماں کا پیغام اور اسلام کی پُرامن تعلیمات کا پرچار کر رہے ہیں۔ بلاشبہ

'نشان ساتھ ہیں اتنے کہ کچھ شمار نہیں'

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

''کیا دنیا میں کسی سلسلے کی ایک بھی ایسی مثال ہے جس نے ان مشکلات اور ان حالات میں جن کی اوپر تفصیل کی گئی ہے ایسی تیز اور حیرت انگیز ترقی کی ہو اور جس کی ترقی کی اس کے بانی نے ایسی صاف صاف پہلے سے خبر دی ہو۔ مذاہب نے ترقیات حاصل کی ہیں اور ان کو مشکلات سے لڑنا پڑا ہے لیکن ان میں سے ایک کو بھی خواہ سچا ہو یا جھوٹا ایسی مشکلات میں جن کا اس سلسلہ کو سامنا کرنا پڑا ایسی کامیابی کبھی حاصل نہیں ہوئی جیسی کہ سلسلہ احمدیہ نے حاصل کی۔ سلسلہ ابھی اپنی طفولیت میں ہے اور وہ جو اس وقت تک حاصل کیا گیا ہے وہ صرف اس کا سایہ ہے جو آگے آ رہا ہے۔

علاوہ بریں مسیح موعود نے لکھوکھہا ایسے نشانات دکھائے کہ مُردے زندہ کئے گئے، بہرے سننے لگے، اندھے دیکھنے لگے، لنگڑے چلنے لگے، مجذوم چنگے کئے گئے اور وہ جن کے حواس ٹھیک نہ تھے تندرست کئے گئے اور وہ خدا کے سامنے عاجز بچوں کی طرح ہو گئے۔

آپ نے جنگ عظیم، زار کے مصائب، ترکوں کی شکست، انفلوئنزا کا پھوٹ نکلنا، زلزلوں کی کثرت اور بہت سے اور حادثات کی پہلے سے خبر دی جو تمام اپنے مقررہ وقت پر پورے ہو چکے ہیں۔ ایک طرح سے خود یہ کانفرنس آپ کی پیشگوئیوں میں سے ایک پیشگوئی کو پورا کرتی ہے۔

1892ء میں آپؑ نے اپنی کتاب 'ازالہ اوہام' شائع کی جس میں آپ نے اپنی ایک رؤیا بیان کی جس میں آپ نے دیکھا کہ آپ لندن میں ایک سٹیج پر کھڑے ہیں اور اسلام پر ایک تقریر فرما رہے ہیں اور بعد ازاں آپ نے چند پرندے پکڑے۔ آپ نے اس کی یہ تعبیر کی کہ آپ کی تعلیم کی لنڈن میں تبلیغ کی جائے گی اور آپ کی معرفت لوگ اسلام میں داخل ہوں گے۔''

(انوار العلوم جلد نمبر 8 صفحہ 410 تا 413)

(باقی آئندہ)

تقریر جلسہ سالانہ جرمنی 2014ء

# معاشرتی برائیوں حسد، بُغض اور کینہ کے مضرّات

(سید حسن طاہر بخاری۔ مبلغ سلسلہ جرمنی)

وَلَا تَتَمَنَّوْا مَافَضَّلَ اللّٰهُ بِهٖ بَعْضَكُمْ عَلٰى بَعْضٍ، لِلرِّجَالِ نَصِيْبٌ مِّمَّا اكْتَسَبُوْا ، وَلِلنِّسَآءِ نَصِيْبٌ مِّمَّا اكْتَسَبْنَ ، وَسْئَلُوااللّٰهَ مِنْ فَضْلِهٖ ، اِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا۔ (النساء :33)

اوراللہ نے جوتم میں سے بعض کوبعض پرفضیلت بخشی ہےاس کی تمنانہ کیا کرو۔مردوں کے لئے اس میں سے حصہ ہے جو وہ کمائیں۔اورعورتوں کے لئے اس میں سے حصہ ہے جو وہ کمائیں۔اوراللہ سے اس کافضل مانگو۔یقیناً اللہ ہر چیز کاخوب علم رکھتا ہے۔

حسد عربی زبان کالفظ ہے۔جس کے معنی کسی کی نعمت ودولت کی تباہی وبربادی اوراس سے چھن کرخودکومل جانے کی تمناوخواہش کرنا ہے۔

بُغض بھی عربی زبان کالفظ ہے۔جس کے معنی سخت عداوت اورشدید دشمنی کے ہیں۔

جبکہ کینہ فارسی زبان کالفظ ہے۔اس کے معنی عداوت اوردشمنی کودل میں چھپائے اوربٹھائے رکھنے کے ہیں۔

☆

بغض وکینہ۔حسد کالازمی نتیجہ ہیں۔ بلکہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نےتو،تمام گناہوں کی،تین میں سے ایک جڑ حسد کوقراردیاہے۔آپؐ فرماتے ہیں:

" ثَلَاثٌ۔هُنَّ اَصْلُ كُلِّ خَطِيْئَةٍ۔فَا تَّقُوْ هُنَّ وَاحْذَرُوْهُنَّ۔ تین امور ہیں جوتمام گناہوں کی جڑ ہیں۔ ان سے بچواورہوشیاررہو۔ اِيَّاكُمْ وَالْكِبْرَ...تکبّر سے بچو۔اِيَّاكُمْ وَالْحِرْص...اورحرص سے بچو۔اِيَّاكُمْ وَالْحَسَد...اورحسد سے بچو"۔(مسلم کتاب البروالصلۃ)

حسد وہ جذبہ ہے جوسب سے پہلے ابلیس میں پیدا ہوا۔حسد وتکبّر کی وجہ سے ہی ابلیس نے حضرت آدمؑ کی اطاعت سے انکارکیااورراندۂ درگاہ ٹھہرا۔پھراس حسد نے بغض وکینہ کی صورت اختیارکی۔آدمؑ وحوّا کوجنت سے نکلوایا اورعہدکیاکہ نسلِ آدم سے،تاقیامت دشمنی نبھاتارہےگا۔

یہ ایسا خطرناک جذبہ ہے جوعواقب ونتائج سے بےپرواہ کردیتاہے۔تقویٰ کےسبب حضرت آدمؑ کے بیٹے کی قربانی مقبول ہوئی۔تو حسد کی وجہ سے ہی اپنے حقیقی بھائی کے ہاتھوں اس کاقتل ہوا۔اورزمین پہلی دفعہ انسانی خون سے لالہ رنگ ہوئی۔

حسد نے ہی حقیقی بھائیوں کے ہاتھوں حضرت یوسفؑ کوباؤلی کی تہہ میں ڈلوایا۔

نبیوں کے انکارکی ایک بڑی وجہ بھی یہی حسد کاجذبہ تھا۔رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

"لَا يَجْتَمِعَانِ فِى قَلْبِ عَبْدٍ۔ اَلْاِيْمَانُ وَالْحَسَدُ"۔ کسی انسان کےدل میں ایمان اورحسد، دونوں جمع نہیں ہوسکتے۔(نسائی۔ کتاب الجهاد۔ باب فضل من عمل فی سبيل الله على قدمه)

☆

حسد،بغض اورکینہ جب انسان پرغالب آتے ہیں تو اس کے دین ودنیا اورآخرت کوتباہ وبربادکردیتے ہیں۔رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

"......حسد اوربغض ...... دین کا صفایا کردیتے ہیں"۔(ترمذی۔ کتاب صفة القيامة۔ باب منه 2434)

پھرفرمایا: "اِيَّاكُمْ وَالْحَسَدَ۔فَاِنَّ الْحَسَدَ يَاْكُلُ الْحَسَنَاتِ كَمَا تَاْكُلُ النَّارُ الْحَطَبَ"۔ حسد سے بچوکیونکہ حسد نیکیوں کوایسے کھاجاتاہے جیسے خشک لکڑی کوآگ"۔(ابوداؤد۔ کتاب الادب۔ باب فی الحسد)

حضرت مسیح موعودعلیہ السلام فرماتے ہیں:

"ایک حسد ہے کہ انسان کسی کی حالت یا مال ودولت کودیکھ کرکُڑھتااورجلتاہےاورچاہتاہے کہ اُس کے پاس نہ رہے۔اِس سے بجزاِس کے کہ وہ اپنی اخلاقی قوتوں کاخون کرتاہےکوئی فائدہ نہیں اُٹھاسکتا"۔

(ملفوظات۔جلد3۔صفحہ 609۔ایڈیشن 2003ءمطبوعہ ربوہ)

نیزفرمایا:

"غصّہ،غَضَبْ،کینہ،جوش،ریا،تکبُّر،حسد وغیرہ یہ سب بداخلاقیات ہیں جوانسان کوجہنّم تک پہنچادیتی ہیں"۔

(ملفوظات۔جلد3۔صفحہ 609۔ایڈیشن 2003ءمطبوعہ ربوہ)

حسد کے مضرات کوسمجھنے کے لئے اس جذبے کے پیچھے کارفرماسوچ کی اصل حقیقت کوسمجھنا نہایت ضروری ہے۔حضرت مسیح موعودعلیہ السلام اس کی وضاحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

"اصل کیفیت حسد کی صرف اس قدرہے کہ انسان اپنے کسی کمال کے حصول میں یہ روانہیں رکھتاکہ اس کمال میں اُس کا کوئی شریک بھی ہو۔ پس درحقیقت یہ صِفَتْ خداتعالیٰ کی ہے جواپنے تئیں ہمیشہ وحدہٗ لاشریک دیکھنا چاہتاہے"۔(نسیم دعوت،روحانی خزائن جلد19 صفحہ 390)

پس انسان جب اس خطرناک جذبے سے مغلوب ہوکراپنے آپ کووحدہٗ لاشریک سمجھنے لگتاہےتووہ فساد برپا کرتاہےجس کانقشہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان الفاظ میں کھینچاہے۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

"بکریوں کے باڑے میں دوبھوکے بھیڑیے بھی وہ فسادنہیں مچاتے جتنامال کی حرص اورحسد مسلمان کے دین میں تباہی مچاتے ہیں۔"

(الترغیب و الترهيب للمنذری جلد3 صفحہ 548)

یہی وجہ ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لوگ اس وقت تک خیراوراچھی حالت میں رہیں گے جب تک کہ ایک دوسرے پرحسد نہ کریں گے۔

(طبرانی،بحوالہ الترغیب للمنذری3/896،مشکوٰۃ:427)

☆

پس ہم سب کوحسد سے بچناچاہیے۔مگرکیسے؟

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ اس کاطریق بتاتے ہوئے فرماتے ہیں:

"یہ حسد بڑاخطرناک مرض ہے،اس سے بچو۔اللہ تعالیٰ کے علیم وحکیم ہونے پرایمان ہوتویہ مرض جاتارہتا ہے۔دیکھوململ کاکپڑاہے۔کوئی اس کوسرپرباندھتاہے۔ کوئی اس کاقمیض بناتاہے۔کوئی زخموں کے لئے پٹّی۔ سب جگہ وہ کام دیتاہے اورسبھی جگہ واقعہ میں اس کی ضرورت ہے۔اسی طرح اگرانسان سمجھ لے کہ خداتعالیٰ کےعجائبات قدرت سے جوکام ہورہے ہیں وہ بلاضرورت و حکمت کےنہیں تومعترض کیوں ہو"؟

(بدر۔جلد8۔نمبر16۔11فروری1909ءصفحہ 2)

پس ایمان کے اس مقام پرفائزہونے اوریہ سمجھنے کی ضرورت ہے کہ انسان دوحالتوں سے خالی نہیں۔اگرنعمت ودولت خداتعالیٰ کافضل ہےتولَارَآدَّ لِفَضْلِهٖ۔کسی انسان میں یہ طاقت نہیں کہ خداکےفضلوں کارُخ موڑسکےاس لئے اسے جلنے اورکڑھنے سے کیاحاصل؟ اوراگرنعمت ودولت ابتلاہےتوپھراسے سمجھناچاہیے کہ قارون کی شان وشوکت، دولت وعظمت اورپھراس کے عبرتناک انجام کودیکھ کر اَلَّذِيْنَ تَمَنَّوْا مَكَانَهٗ بِالْاَمْسِ ۔ "کل تک اس کے مقام پرہونے کی تمناکرنے والوں" کویہ کہناپڑاتھا:لَوْ لَآ اَنْ مَّنَّ اللّٰهُ عَلَيْنَا لَخَسَفَ بِنَا کہ "اگرہم پراللہ نے احسان نہ کیاہوتاتوہمیں بھی مُصیبتوں کاشِکارکردیتا"۔

پس حقیقی مومن کایہ فرض ہے کہ حسد وبغض میں مبتلا ہونے کی بجائے،اللہ نے اس پرجوبھی احسانات کیے ہیں ان کاشکربجالاتارہے۔لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَاَزِيْدَنَّكُمْ۔ (ابراهيم: 8) یہ قادروتواناخداکااعلان ہے۔"اگرتم شکرکرو گےتومیں تمہیں اوربھی زیادہ دوں گا"۔"دینے والاتوخدا ہے۔وہ جب دینے پرآتاہےتوبندے کی جھولی میں سمانہیں سکتا"۔ پریہ بھی یادرہے کہ حضرت مسیح موعودعلیہ السلام فرماتے ہیں:

"خوش قسمت وہ شخص نہیں ہے جس کودنیاکی دولت ملے اوروہ اُس دولت کے ذریعہ ہزاروں آفتوں اور مصیبتوں کامورد بن جائے۔ بلکہ خوش قسمت وہ ہے جس کو ایمان کی دولت ملے اوروہ خداکی ناراضگی اورغضب سے ڈرتارہے"۔

(ملفوظات۔جلد3۔صفحہ 608۔ایڈیشن 2003ءمطبوعہ ربوہ)

ایمان کی دولت کیاہے؟ وہ نیکیوں میں مسابقت ہے۔رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

"حسد دوافراد سے کیاجاسکتاہے۔ایک اس شخص سے جس کواللہ نے مال دیااورراہ حق میں خرچ کرنے کی توفیق بخشی۔دوسرااس شخص سے جسے اللہ نے حکمت عطاکی اوروہ اس کے ذریعہ فیصلے کرتااورتعلیم دیتاہے"۔

(بخاری۔کتاب العلم۔باب الاغتباط فی العلم والحكمة:73)

(یا) "اس شخص سے جسے اللہ نے قرآن دیا۔اوروہ دن رات اس کی تلاوت کرتا(اوراس پرعمل کرتا)ہے"۔

(بخاری۔کتاب فضائل القرآن۔باب اغتباط صاحب القرآن:5026)

ایسے ہی خوش قسمت "حاسدوں" کے بارے میں حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:

"اصل میں صفات کُل نیک ہوتے ہیں۔جب ان کو بےموقعہ اورناجائزطورپراستعمال کیاجاوےتووہ بُرے ہوجاتے ہیں۔......جب ان ہی صفات کوافراط تفریط سے بچاکر،محل اورموقعہ پراستعمال کیاجاوے،توثواب کا موجب ہوجاتے ہیں۔قرآن مجید میں ایک جگہ فرمایا۔مِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَد اوردوسری جگہ اَلسَّابِقُوْنَ الْاَوَّلُوْن۔ اب سبقت لےجانابھی توایک قسم کاحسد ہی ہے۔سبقت لےجانے والاکب چاہتاہے کہ اس سے اَور کوئی آگے بڑھ جاوے۔......سابقون گویاحاسد ہی ہوتے ہیں۔لیکن اس جگہ حسد کامادہ مصفّٰی ہوکرسابق ہوجاتاہے۔ اسی طرح حاسد ہی بہشت میں سبقت لےجاویں گے"۔

(ملفوظات۔جلد3۔صفحہ 197۔ایڈیشن 2003ءمطبوعہ ربوہ)

☆

جس سے حسد کیاجائے اسے حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ یہ نوید سناتے ہیں:

"اللہ تعالیٰ نےہمیں یہ بھی بتایاہے کہ جب وہ انسان کے لئے برکات اوررحمتوں کے سامان پیداکرتاہے۔اور انسان کی عاجزقربانیوں کوقبول کرتاہےتووہ لوگ جوزمین کی پستیوں کی طرف جھکنے والےاورآسمانی رِفعتوں سے بےخبر ہیں وہ حسد کی آگ بھڑکاتے ہیں۔اورحسد کی یہ آگ ایک عقلمند مومن کے لئے یہ دلیل مہیاکرتی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اُس کی قربانیوں کوقبول کیا"۔

(خطبات ناصر۔جلد5 صفحہ 386)

چونکہ حسد،بعض اوقات نقصان کاباعِث بن جاتا ہے۔اسلئے یہ حکم دیاگیاہے کہ مومن کوحاسد کے شرسے اللہ کی پناہ مانگتے رہناچاہیے۔حضرت مصلح موعودؓ سورۃ الکوثر کی تفسیرکرتے ہوئے،حسد کے شرسے بچنے کاایک اورنسخہ بتاتے ہوئے لکھتے ہیں:

" فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ۔......تُونمازپڑھ اور قربانی دے۔اس طرح تودشمنوں کے حسد سے محفوظ رہےگا اورہمارےفضلوں کے زیرسایہ ترقی کرتاچلاجائےگا"۔

(تفسیرکبیر۔جلد10 صفحہ 244)

☆

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

"......حرص،بُخل اورکینہ سے بچو۔کیونکہ حرص،بخل اورکینہ نے پہلوں کوہلاک کیا۔انہیں خونریزی پرآمادہ کیا اوران سے قابل احترام چیزوں کی بےحرمتی کرائی"۔

(مسنداحمدبن حنبل جلد3 صفحہ 323)

نیزفرماتے ہیں:۔"آپس میں حسد نہ کرو۔آپس میں نہ جھگڑو۔آپس میں بغض نہ رکھو۔ایک دوسرے سے دشمنیاں مت رکھو۔......اےاللہ کے بندو! آپس میں بھائی بھائی بن جاؤ۔مسلمان مسلمان کابھائی ہے۔وہ اپنے بھائی پرظلم نہیں کرتا۔اُسے ذلیل نہیں کرتا۔اوراُسے حقیرنہیں جانتا۔......"

(صحیح مسلم۔ کتاب البروالصلة۔ باب تحريم ظلم المسلم و خذله۔ ...... الخ)

اس حدیث کی تشریح کرتے ہوئے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایداللہ تعالیٰ بنصرہ العزیزفرماتے ہیں:

"حسد نہ کرو"۔اب حسد ایک ایسی چیزہے جوآخرکار بڑھتے بڑھتے دشمنی تک چلی جاتی ہے۔ ...... اورچھوٹی چھوٹی باتیں ہیں جوحسد پیداکررہی ہوتی ہیں کہ فلاں کا کاروبارکیوں اچھاہے،فلاں کے پاس پیسہ مجھ سے زیادہ ہے،فلاں کاگھرمجھ سے اچھاہے،فلاں کے بچے زیادہ لائق ہیں۔عورتوں کایہ حال ہوتاہے کہ فلاں کے پاس زیوراچھا ہےتوحسد شروع ہوگیا۔پھراَورتواَوردین کے معاملے میں، جہاں نیکی کودیکھ کررشک آناچاہیے خودبھی کوشش ہونی چاہیے کہ ہم آگے بڑھ کردین کے خادم بنیں۔اس کی بجائے خدمت کرنے والوں کی ٹانگیں کھینچنے کی کوشش کرتے ہیں کہ کسی طرح شکایت لگاکراس کوبھی دین کی خدمت سےمحروم کردیاجائے......

پھرفرمایا"دشمنیاں مت رکھو"۔اب چھوٹی چھوٹی باتوں پردشمنیاں شروع ہوجاتی ہیں۔دل کینوں اورنفرتوں سے بھرجاتے ہیں۔تاک میں ہوتے ہیں کہ کبھی موقع ملے اورمیں اپنی دُشمنی کابدلہ لوں۔حالانکہ حکم تویہ ہے کہ کسی سے دُشمنی نہ رکھو،بغض نہ رکھو"۔

(شرائط بیعت اوراحمدی کی ذمہ داریاں۔صفحہ 77-75)

ہمارے پیارے آقانے کس قدردرد کے ساتھ ہماری کمیوں،کوتاہیوں سےہمیں آگاہ کرکے اپنی اصلاح کی تلقین کی ہے۔اوران میں سے اکثرامورتوایسے ہیں جن پرحسد،بغض،کینہ اورعداوت کی بجائے،بحثیت جماعت ہمیں فخرکرناچاہیے۔رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مومنوں کی جماعت کوجسد واحد قراردیاہے۔حضرت مسیح موعودؑ نے ہم سب کواپنے درخت وجود کی سرسبزشاخیں کہا ہے۔کیاجب ایک شاخ پھل اورپھول سے لدجاتی ہےتو

دوسری شاخیں اس سے دشمنی کرنے لگتی ہیں؟ کیا خدا کی نعمتوں اور فضلوں کو پا کر ایک ہاتھ دوسرے ہاتھ کا مخالف ہوجاتا ہے؟ کیا ایک آنکھ دوسری آنکھ سے حسد کرنے لگتی ہے؟ کیا دل، جگر پر چڑھائی کردیتا ہے؟ کیا ٹانگیں سر سے، اور سر پیٹ سے، دشمنی مول لے لیتا ہے؟ ایک احمدی کو حاصل ہونے والی نعمت و دولت پوری جماعت کی دولت ہے۔ ایک احمدی کو حاصل ہونے والی عزت ہم سب کی عزت ہے۔ ہر احمدی بچے کا اعزاز آپ سب کا بھی اعزاز ہے۔ کیا کوئی احمدی ایک لمحے کے لئے بھی، ڈاکٹر عبدالسلام صاحب سے حسد کرسکتا ہے؟ کیا ہم میں سے کوئی بھی ان سے بغض و کینے کا سوچ بھی سکتا ہے؟ نہیں!!! کیونکہ ہم جانتے ہیں کہ ڈاکٹر عبدالسلام کا اعزاز ہم سب کا اعزاز ہے۔ اور ہم یہ بھی سمجھتے ہیں کہ بہت کم لوگوں کو یاد رہتا ہوگا کہ وہ مکرم ومحترم ماسٹر محمد حسین صاحب کے فرزند ارجمند ہیں لیکن ہر شخص یہ ضرور جانتا ہے وہ ہمارے آقا و مولیٰ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام کے غلامِ صادق اور جماعت احمدیہ مسلمہ کے قابل فخر سپوت ہیں۔

حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں۔

''کسی جماعت کی ترقی کے لئے اس بات کی ضرورت ہوتی ہے کہ اس کے سب افراد آپس میں ایک ہوجائیں۔ جب تک کوئی جماعت فردِ واحد کی طرح نہیں ہو جاتی، ترقی نہیں کرسکتی۔ خواہ وہ جماعت دینی ہو یا دنیوی۔ کیونکہ تمام کامیابیوں اور ترقیوں کے لئے خدا تعالیٰ نے یہ قاعدہ جاری کیا ہوا ہے کہ جب تک ساری جماعت ایک نہ ہوجائے لڑنا، جھگڑنا، دشمنی، نِفاق وحسد وکینہ، بغض اور عداوت کو چھوڑ نہ دے اس وقت تک ترقی نہیں کرے گی''۔

(بحوالہ الفضل انٹرنیشنل 23 مئی 1997ء)

اسی طرح عائلی معاملات ہیں جن میں حسد، بغض اور کینہ راہ پا رہا ہے۔ حالانکہ خدا تعالیٰ نے تو اس تعلق میں سکینت، مودّت اور رحمت رکھی ہے۔ میاں بیوی میں پیار محبت ہو تو بعض قریبی حسد میں مبتلا ہوجاتے ہیں۔ حالانکہ ہونا خوش اور مطمئن چاہیے۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے: اِنَّ الشَّیۡطٰنَ لَکُمۡ عَدُوٌّ فَاتَّخِذُوۡہُ عَدُوًّا (فاطر:7)۔ ''شیطان یقیناً تمہارا دشمن ہے۔ پس اس کو دشمن ہی سمجھو''۔ کیونکہ شیطانی کاموں کا نتیجہ بغض وکینہ اور لڑائی، جھگڑوں کی صورت میں ہی نکلتا ہے۔ اور جب لڑائیاں جھگڑے ہوتے ہیں تو خلفاء کرام کس کرب سے گزرتے ہیں؟ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی زبانی سنیے۔ فرمایا:

''بعض دفعہ جرمنی میں ایک دو آدمیوں کی لڑائی ہوجاتی ہے اور میری ساری رات بے چینی سے کٹتی ہے۔ اتنا درد محسوس کرتا ہوں، ایسا دُکھ لگتا ہے، جیسے میرے عزیز بچوں کی آپس میں لڑائیاں ہوگئی ہوں اور ہمارے گھر کو اُنہوں نے بےاَمن کردیا ہو''۔

(خطاب برموقع جلسہ سالانہ جرمنی مورخہ 10 ستمبر 1995ء)

⁂

ہمارے آقا کو اَور دکھ کیا کم ہیں؟ کبھی خبر آتی ہے کہ بپھرے ہجوم نے معصوم احمدیوں کو سنگسار کردیا! کبھی یہ کہ جوَانِ رَعنا کو بوڑھے باپ کی آنکھوں کے سامنے گولیوں سے چھلنی کردیا گیا! بیوہ ماں کے اکلوتے جگر گوشے کے ٹکڑے کردیے گئے! معصوم بچوں کے سر سے شفقت کا سایہ چھین لیا گیا! مہندی کا رنگ پھیکا بھی نہ پڑا تھا کہ دلہن کے سُہاگ کو خون میں نہلا دیا! یہ اور اس قسم کے بیسیوں غم ہیں جو ہر روز اور تسلسل کے ساتھ غیروں کی طرف سے ہمارے پیارے آقا کو دیے جاتے ہیں۔ ہم ان کے ہاتھ روکنے کی طاقت نہیں رکھتے۔ لیکن ہم یہ تو کرسکتے ہیں کہ آپس کے پیار و محبت، صلح وآشتی اور ہمدردی وغمگساری سے اپنے پیارے آقا کے دل کو شاد کریں، تسکین پہنچائیں۔

آجکل ہمارے پیارے آقا ہمیں بار بار اللہ تعالیٰ سے زندہ تعلق قائم کرنے کی تلقین فرما رہے ہیں۔ لیکن یاد رکھیں کہ جب تک دل ان گندگیوں سے پاک نہ ہو، خدا کی محبت کو جذب نہیں کرسکتا۔

حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں:

''ہمارے لئے ایک روحانی تبدیلی کی ضرورت ہے۔ مَیں دیکھتا ہوں کہ ذرا ذرا سی بات پر ناراض ہوجاتے ہیں۔ آپس میں کینہ رکھتے ہیں اور پھر مدتوں آپس میں نہیں بولتے۔ اور جب ایک مجلس میں بیٹھے بھی ہیں تو ایک دوسرے کی طرف پیٹھ کرلیتے ہیں اور ان کے دلوں سے محبت نکل جاتی ہے۔ لیکن تمہیں چاہیے کہ اپنے دلوں سے کینوں اور حسدوں کو نکال دو۔ اگر تم چاہتے ہو کہ خدا تمہارے قلوب میں آجائے تو وسعت اختیار کرو۔ کیونکہ خدا غیر محدود ہے۔ وہ محدود اور تنگ دلوں میں نہیں سما سکتا''۔

(خطبات محمود جلد 6 صفحہ 394)

⁂

اور اگر دل تنگ ہوں گے تو ان سے نکلی ہوئی التجائیں بھی قبول نہ ہوں گی۔ حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:

''جب تک سینہ صاف نہ ہو دُعا قبول نہیں ہوتی۔ اگر کسی دنیوی معاملہ میں ایک شخص کے ساتھ بھی۔ تیرے سینہ میں بغض ہے۔ تو تیری دعا قبول نہیں ہوسکتی''۔

(ملفوظات۔ جلد 5 صفحہ 170۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

اور دعا کی کسے ضرورت نہیں؟ کمزور انسان ہر لمحہ دعاؤں کا محتاج ہے۔ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے قُلۡ مَا یَعۡبَؤُا بِکُمۡ رَبِّیۡ لَوۡلَا دُعَآؤُکُمۡ (الفرقان:77)۔ تُو کہہ دے کہ اگر تمہاری دعا نہ ہوتی تو میرا رب تمہاری کوئی پرواہ نہ کرتا۔

ظاہر ہے کہ بغض وکینہ کی وجہ سے جس دل میں خدا نہ سما سکے، جس کی دعائیں شرف قبولیت نہ پاسکیں وہ خدا کی رضا کی جنت کیسے حاصل کرسکتا ہے؟ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

''جنت کے دروازے پیر اور جمعرات کے دن کھولے جاتے ہیں۔ پھر ہر بندہ جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہیں ٹھہراتا وہ بخش دیا جاتا ہے۔ سوائے اس آدمی کے کہ جس کے اور اُس کے بھائی کے درمیان کینہ ہو۔ پھر کہا جاتا ہے کہ ان دونوں کو مہلت دو یہاں تک کہ یہ دونوں صلح کرلیں۔ ان دونوں کو مہلت دو یہاں تک کہ یہ دونوں صلح کرلیں۔ ان دونوں کو مہلت دو یہاں تک کہ یہ دونوں صلح کرلیں''۔

(صحیح مسلم۔ جلد 10۔ صفحہ 227۔ مطبوعہ نور فاؤنڈیشن ربوہ 2009ء)

فرمایا: ''۔...... اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے تم لوگ اس وقت تک جنت میں داخل نہیں ہوسکتے جب تک مومن نہ ہوجاؤ۔ اور اس وقت تک جنت میں داخل نہیں ہوسکتے جب تک مومن نہ ہوجاؤ۔ اور اس وقت تک جنت میں داخل نہیں ہوسکتے جب تک آپس میں محبت سے نہ رہو۔ کیا مَیں تمہیں ایسی چیز نہ بتاؤں جو تم لوگوں میں محبت کو دوام بخشے؟ وہ یہ ہے کہ تم آپس میں سلام کو رواج دو''۔

(ترمذی۔ کتاب صفۃ القیامۃ۔ باب منہ 2434)

ایک دوسرے موقعہ پر فرمایا:

''آپس میں مصافحہ کیا کرو اس سے کینہ جاتا رہے گا۔ اور ایک دوسرے کو تحائف دیا کرو اس سے باہمی محبت پیدا ہوگی اور نفرت ختم ہوگی''۔

(مؤطا امام مالک، کتاب الجامع، باب فی المہاجرۃ، حدیث 1413)

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا کہ:

''کونسا آدمی افضل ہے؟ فرمایا صاف دل، زبان کا سچا۔ عرض کیا گیا زبان کے سچے کو تو ہم پہچانتے ہیں۔ صاف دل کون ہے؟ فرمایا: پرہیزگار۔ پاک صاف جس کے دل میں نہ گناہ ہو، نہ بغاوت، نہ بُغض، نہ حسد''۔

(ابن ماجہ۔ کتاب الزھد۔ باب الورع والتقویٰ۔ 4206)

ایسے ہی صاف دل لوگ ہوتے ہیں کہ جب موت ان کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالے کھڑی ہوتی ہے تو ان کے چہروں پر کوئی خوف، کوئی ملال نہیں ہوتا۔ وہ چمک رہے ہوتے ہیں، دمک رہے ہوتے ہیں۔

''حضرت ابودُجانہؓ سے مرض الموت میں دریافت کیا گیا، آپ کا چہرہ کیوں چمک رہا ہے؟ فرمایا مجھے اپنے اعمال میں سے دو پر سب سے زیادہ بھروسہ ہے۔ مَیں لغو بات نہیں کرتا اور میرا دل سب مسلمانوں کے لئے صاف ہے''۔ (اخرجہ ابن سعد، جلد 3 صفحہ 102)

یقیناً ایسے ہی خوش قسمت لوگ ہوتے ہیں جو اللہ کی رضا کی جنتوں کے وارث ہوں گے۔

حضرت انس بن مالکؓ بیان کرتے ہیں کہ ہم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے تھے کہ آپ نے فرمایا، ابھی تمہارے پاس ایک جنتی آئے گا۔ دیکھا تو حضرت سعد بن مالک انصاریؓ تشریف لا رہے تھے۔ تین دن حضور نے ایسا ہی فرمایا: اور تینوں دن حضرت سعدؓ ہی تشریف لائے۔ حضرت عبداللہ بن عمرؓ کو تعجب ہوا اور تین رات تک ان کی نگرانی کی مگر انہیں معمولی عبادت گزار ہی پایا۔ جسے دیکھ کر اَور بھی متعجب ہوئے۔ اور بالآخر حضرت سعدؓ کو سارا ماجرا بتا کر عرض کیا۔ اے اللہ کے بندے! مَیں نے تو آپ کو کوئی غیر معمولی عمل کرتے نہیں دیکھا۔ آخر اس مرتبے تک آپ کو کس چیز نے پہنچایا؟ حضرت سعدؓ نے جواب دیا: میرے اعمال تو وہی ہیں جو آپ نے ملاحظہ کیے۔ ہاں! میں اس حال میں بستر پکڑتا ہوں کہ میرے دل میں کسی کے بارے میں کینہ نہیں ہوتا''۔

(الترغیب 3/549۔ باب الترھیب من الحسد)

⁂

حضرت مسیح موعود علیہ السلام صحابہ رضوان اللہ علیہم کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

''اُن میں جو باہمی اُلفت ومحبت تھی، اس کا نقشہ دو فقروں میں بیان فرمایا ہے۔ وَاَلَّفَ بَیۡنَ قُلُوۡبِہِمۡ لَوۡ اَنۡفَقۡتَ مَا فِی الۡاَرۡضِ جَمِیۡعًا مَّاۤ اَلَّفۡتَ بَیۡنَ قُلُوۡبِہِمۡ (الانفال:64)۔ یعنی جو تالیف اُن میں ہے وہ ہرگز پیدا نہ ہوتی خواہ سونے کا پہاڑ بھی دیا جاتا۔ اب ایک اور جماعت مسیح موعودؑ کی ہے۔ جس نے اپنے اندر صحابہؓ کا رنگ پیدا کرنا ہے۔ صحابہؓ کی تو وہ پاک جماعت تھی جس کی تعریف میں قرآن شریف بھرا پڑا ہے۔ کیا آپ لوگ ایسے ہیں''؟

(ملفوظات جلد نمبر 1 صفحہ 43۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہم سے دریافت فرما رہے ہیں کہ کیا ہم لوگ صحابہ جیسے ہیں؟ ہر احمدی کے لئے یہ نہایت ضروری ہے کہ قولاً بھی اور فعلاً بھی اس سوال کا جواب 'ہاں' میں دے۔ کیونکہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ پیشگوئی فرمائی تھی:

''جب روم وفارس فتح ہوجائیں گے۔۔۔ ثُمَّ تَتَحَاسَدُوۡنَ ثُمَّ تَتَدَابَرُوۡنَ ثُمَّ تَتَبَاغَضُوۡنَ۔ تو تم آپس میں ایک دوسرے سے حسد کرنے لگو گے۔ تم آپس میں ایک دوسرے سے پیٹھیں پھیر لوگے۔ پھر آپس میں ایک دوسرے سے بغض رکھو گے''۔

(مسلم، کتاب الزھد والرقائق، باب لا تدخلو مساکین الذین ظلموا انفسھم، الّا ان تکونوا باکین)

یہ سلسلہ اسی طرح چلتا جائے گا یہاں تک کہ مسیح موعود ومہدئی معہودؑ تشریف لے آئیں گے: ''۔...... وَلَتَذۡھَبَنَّ الشَّحۡنَاءُ وَالۡبُغۡضَاءُ وَالتَّحَاسُدُ۔ ...... اور لوگوں کے دلوں سے کینہ بغض اور حسد جاتا رہے گا''۔

(مسند احمد۔ جزء 3 صفحہ 46۔ نمبر 10001)

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس پیشگوئی کے تناظر میں ہمیں تنبیہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

''مَیں دو ہی مسئلے لے کر آیا ہوں۔ اوّل خدا کی توحید اختیار کرو۔ دوسرے آپس میں محبت اور ہمدردی ظاہر کرو۔ وہ نمونہ دکھلاؤ کہ غیروں کے لئے کرامت ہو۔ یہی دلیل تھی جو صحابہؓ میں پیدا ہوئی تھی۔ یاد رکھو! تالیف ایک اعجاز ہے۔ یاد رکھو جب تک تم میں ہر ایک ایسا نہ ہو کہ جو وہ اپنے لئے پسند کرتا ہے وہی اپنے بھائی کے لئے پسند کرے، وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ وہ مُصیبت اور بلا میں ہے۔ اُس کا انجام اچھا نہیں۔ مَیں ایک کتاب بنانے والا ہوں۔ اس میں ایسے تمام لوگ الگ کردیئے جائیں گے جو اپنے جذبات پر قابو نہیں پا سکتے۔ چھوٹی چھوٹی باتوں پر لڑائی ہوتی ہے۔...... اور اس طرح پر کینہ کا وجود پیدا ہوجاتا ہے۔ یاد رکھو کہ بُغض کا جدا ہونا مہدی کی علامت ہے۔ اور کیا وہ علامت پوری نہ ہوگی؟ وہ ضرور ہوگی''!۔

(ملفوظات۔ جلد اوّل صفحہ 336۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

یہ محبوب خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی ہے۔ مسیح پاکؑ کا فرمان ہے جو ضرور پورا ہوگا۔ اس لئے سوچ لو، سمجھ لو۔ اچھی طرح غور وفکر کرلو۔ دو میں سے ایک کام تو ہونا ہی ہے۔ دلوں سے حسد، بغض اور کینہ نکالنا ہے۔ یا۔ خدا کے حضور مسیح پاکؑ کی ناجی جماعت سے نکلنا ہے۔ فیصلہ آپ کو کرنا ہے۔ مسیح پاکؑ تو ہم سے یہ توقع رکھتے ہیں:

''نفسانی شہوات اپنے پر غالب نہ ہونے دو۔ کینہ اور حسد سے پرہیز کرو۔ بغض سے اپنا دل صاف رکھو''۔

(براہین احمدیہ حصہ پنجم۔ روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 424)


جماعت احمدیہ پر کئے جانے والے اعتراضات اور ان کے جوابات نیز قومی اسمبلی میں 1974ء کی کارروائی پر مشتمل دو ویب سائٹس تیار کی گئی ہیں۔ احمدی احباب ان سے استفادہ کرسکتے ہیں۔

http://askahmadiyyat.org

http://www.proceedings1974.org



قائم شدہ 1952ء

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز

SHARIF JEWELLERS

SINCE 1952

Aqsa Road Rabwah

0092 47 6212515

15 London Rd, Morden SM4 5HT

0044 20 3609 4712

’’مَیں سچ کہتا ہوں کہ تم کسی کو اپنا ذاتی دشمن نہ سمجھو اور اس کینہ توزی کی عادت کو بالکل ترک کردو‘‘۔

(ملفوظات۔جلد4۔صفحہ440۔ایڈیشن2003ءمطبوعہ ربوہ)

نیز فرمایا:

’’میری تمام جماعت جو اس جگہ حاضر ہیں۔ یا اپنے مقامات میں بودوباش رکھتے ہیں۔ اس وصیت کو توجہ سے سنیں کہ جو اس سلسلے میں داخل ہوکر میرے ساتھ تعلق ارادت اور مریدی کا رکھتے ہیں اِس سے غرض یہ ہے کہ وہ نیک چلنی اور نیک بختی اور تقویٰ کے اعلیٰ درجہ تک پہنچ جائیں۔ اور کوئی فساد اور شرارت اور بدچلنی اُن کے نزدیک نہ آسکے...... وہ کسی کو زبان سے ایذا نہ دیں۔ وہ کسی قسم کی بدکاری کے مرتکب نہ ہوں۔ اور کسی شرارت اور ظلم اور فساد اور فتنہ کا خیال بھی دل میں نہ لاویں۔ غرض ہر قسم کے معاصی اور جرائم اور ناکردنی اور ناگفتنی اور تمام نفسانی جذبات اور بیجا حرکات سے مجتنب رہیں۔ اور خدا تعالیٰ کے پاک دل اور بے شر اور غریب مزاج بندے ہو جائیں۔ اور کوئی زہریلا خمیر اُن کے دل میں نہ رہے۔......تمام انسانوں کی ہمدردی اُن کا اصول ہو۔ اور خدا تعالیٰ سے ڈریں اور اپنی زبانوں اور اپنے ہاتھوں اور اپنے دل کے خیالات کو، ہر ایک ناپاک اور فساد انگیز طریقوں اور خیانتوں سے بچاویں۔ اور پنج وقتہ نماز کو نہایت التزام سے قائم رکھیں۔ ......میری جماعت میں سے ہر ایک فرد پر لازم ہوگا کہ ان تمام وصیتوں کے کاربند ہوں۔ اور چاہیے کہ تمہاری مجلسوں میں کوئی ناپاکی اور ٹھٹھے اور ہنسی کا مشغلہ نہ ہو۔ اور نیک دل اور پاک طبع اور پاک خیال ہوکر زمین پر چلو۔ اور یاد رکھو کہ ہر ایک شر مقابلہ کے لائق نہیں۔ اس لئے لازم ہے کہ اکثر اوقات عفو اور درگزر کی عادت ڈالو۔ اور صبر اور حلم سے کام لو۔ اور کسی پر ناجائز طریق سے حملہ نہ کرو۔ اور جذبات نفس کو دبائے رکھو۔...... جو شخص ہماری جماعت میں، غربت اور نیکی اور پرہیزگاری اور حلم اور نرم زبانی اور نیک مزاجی اور نیک چلنی کے ساتھ نہیں رہ سکتا وہ جلد ہم سے جدا ہوجائے۔ کیونکہ ہمارا خدا نہیں چاہتا کہ ایسا شخص ہم میں رہے۔ اور یقیناً وہ بدبختی میں مرے گا کیونکہ اس نے نیک راہ کو اختیار نہ کیا۔ سو تم ہوشیار ہوجاؤ اور واقعی نیک دل اور غریب مزاج اور راستباز بن جاؤ۔ تم پنجوقتہ نماز اور اخلاقی حالت سے شناخت کئے جاؤ گے۔ اور جس میں بدی کا بیج ہے وہ اس نصیحت پر قائم نہیں رہ سکے گا‘‘۔

(مجموعہ اشتہارات۔جلد3۔صفحہ46 تا48)

☆

# نماز جنازہ حاضر و غائب

مکرم منیر احمد جاوید صاحب پرائیویٹ سیکرٹری اطلاع دیتے ہیں کہ 23/جولائی2014ء بروز بدھ۔ قبل نماز ظہر حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے **مکرم طاہر نواز صاحب (ابن مکرم محمد اسلم وڑائچ صاحب آف چک نمبر9 پنیار۔ حال کلیپم۔یوکے) کی نماز جنازہ حاضر پڑھائی۔**

آپ 13جولائی2014ء کو مختصر علالت کے بعد 51سال کی عمر میں وفات پاگئے۔اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ مرحوم دل کے عارضہ میں مبتلا تھے۔ ان کا ہارٹ ٹرانسپلانٹ کا آپریشن ہوا جو کامیاب نہ ہوسکا اور اسی وجہ سے آپ کی وفات ہوگئی۔ آپ نہایت اطاعت شعار اور جماعت کے ساتھ اخلاص اور محبت کا تعلق رکھنے والے نیک انسان تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ پانچ بیٹیاں اور ایک بیٹا یادگار چھوڑے ہیں۔

اس کے ساتھ حسب ذیل مرحومین کی **نماز جنازہ غائب** بھی ادا کی گئی:

**(1) مکرمہ سردار بیگم صاحبہ (اہلیہ مکرم چوہدری ہدایت اللہ صاحب مرحوم۔ نمبردار چک نمبر35 جنوبی ضلع سرگودھا):** 14جولائی2014 کو103سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی حضرت چوہدری مولیٰ بخش صاحب رضی اللہ عنہ کی بہو تھیں۔ صوم وصلوٰۃ کی پابند، تہجد گزار، بکثرت تلاوت قرآن کرنے اور نوافل ادا کرنے والی تھیں۔ بڑی مہمان نواز، غریب پرور، مالی قربانی اور تحریکات میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والی نیک اور مخلص خاتون تھیں۔ آپ کی صحت اور حافظہ بہت اچھا تھا۔ قرآن کریم کے 15 پارے اور عربی قصیدہ حفظ تھا۔ بہت سے بچوں کو قرآن بڑی محبت اور توجہ سے پڑھایا۔ نظام جماعت کی مکمل اطاعت کرنے والی اور مرکزی عہدیداران اور مربیان کرام کی بڑی چاہت سے مہمان نوازی کیا کرتی تھیں۔ اسی طرح جماعتی خبارات اور رسائل کا باقاعدگی سے مطالعہ کیا کرتی تھیں۔ خلافت اور خلیفۂ وقت سے اخلاص اور محبت کا تعلق تھا۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں 4 بیٹیاں اور 3 بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ تمام بچے اپنی اپنی جگہ کسی نہ کسی رنگ میں جماعتی خدمت کی توفیق پارہے ہیں۔ آپ مکرم پروفیسر سلطان اکبر صاحب کی والدہ اور مکرم حمید احمد صاحب رضا کارکارکن دفتر ps لندن کی دادی تھیں۔

**(2) مکرم ملک مبارک احمد صاحب (ابن مکرم سردار احمد خان صاحب آف لاہور):** 18مئی2014ء کو85سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ کے آباء واجداد کا تعلق نوشہرہ ککے زئیاں ضلع سیالکوٹ سے تھا اور آپ حضرت ماسٹر عبدالعزیز صاحبؓ صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پوتے تھے۔ آپ انشورنس کارپوریشن آف پاکستان کے ایگزیکٹو ڈائریکٹر کے عہدہ سے ریٹائر ہوئے تھے۔ آپ کو اپنے حلقہ میں صدر جماعت کے علاوہ مجلس انصاراللہ میں خدمت کی توفیق ملی۔ چندہ جات کی بروقت ادائیگی ان کا شعار تھا۔ انتہائی سادہ مزاج اور درویش صفت انسان تھے۔ 28مئی 2010ء کے سانحہ لاہور کے وقت وہ دارالذکر کے ہال میں تھے جہاں ان کے بازو میں گولی اور جسم میں چھرے لگے، تاہم اللہ تعالیٰ نے محفوظ رکھا۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ ایک بیٹی اور ایک بیٹا یادگار چھوڑے ہیں۔

**(3) مکرم فرید احمد صاحب (ابن مکرم عبدالرحمٰن صاحب برہمن بڑیا۔ بنگلہ دیش):** 14جولائی2014ء کو88سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ کو 1957ء سے 1963ء تک قائد مجلس خدام الاحمدیہ برہمن بڑیا نیز35سال لوکل سیکرٹری مال کی حیثیت سے خدمات بجالانے کی توفیق ملی۔ چندہ کی وصولی کیلئے پیدل چل کر پورے ضلع کا چکر لگاتے تھے۔ مخالفین احمدیت نے دوبار آپ پر حملہ کیا جس سے آپ شدید زخمی بھی ہوئے۔ احمدیت کی بنا پر مخالفین نے آپ سے تجارت کرنے کی ممانعت کا اعلان کیا جس وجہ سے آپ کو بھاری مالی نقصان بھی برداشت کرنا پڑا۔ جب مخالفین نے برہمن بڑیا کی جماعتی مرکزی مسجد پر قبضہ کرلیا تو آپ کے گھر کے صحن میں چار سال تک نمازوں اور عید کا انتظام ہوتا رہا۔ اسی طرح آپ نے جماعت کے لئے ایک علیحدہ قبرستان بنانے میں بھی اہم کردار ادا کیا۔ مرحوم موصی تھے۔

**(4) مکرم قریشی محمد عارف صاحب (حلقہ محمد نگر۔لاہور):** گزشتہ دنوں پاکستان میں بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ کو 2سال صدر حلقہ کے علاوہ لمبا عرصہ مختلف حیثیتوں سے جماعتی خدمات بجالانے کی توفیق ملی۔ پنجوقتہ نمازوں کے پابند، باقاعدگی سے تلاوت قرآن کریم کرنے والے، چندوں میں باقاعدہ، بہت باہمت، سادہ مزاج، ہمدرد اور ایک نیک مخلص انسان تھے۔ بہترین داعی الی اللہ تھے اور اچھوتے رنگ میں تبلیغ کیا کرتے تھے۔ مخالفت کے باوجود احمدیت کو کبھی نہیں چھپایا۔ ان کی دکان پر ہمیشہ اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ آویزاں رہا۔ نظام جماعت اور خلافت سے اخلاص و وفا کا تعلق تھا۔ عہدیداران جماعت کی اطاعت اور ان کا احترام کرتے تھے۔ مرحوم موصی تھے۔

**(5) مکرمہ رشیدہ بیگم صاحبہ (اہلیہ مکرم محمد سلیم صاحب۔ آف کنری سندھ):** 7مارچ2014ء کو75سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ صوم وصلوۃ کی پابند، خوش اخلاق، مہمان نواز، غریب پرور، صاحب رؤیا وکشوف، نیک اور مخلص خاتون تھیں۔ جماعتی عہدیداران کا بہت احترام کرتی تھیں۔ ناخواندہ ہونے کے باوجود جماعت کے سب پروگراموں میں ذوق وشوق سے شامل ہوتی تھیں۔ خلافت سے بہت محبت اور اخلاص کا تعلق تھا۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں 3بیٹیاں اور 6 بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

**(6) مکرمہ سیدہ نعیمہ صاحبہ (اہلیہ مکرم سید محمد یحییٰ صاحب آف لاہور):** 2فروری2014 کو75سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ حضرت ڈپٹی سید غلام حسین شاہ صاحب صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نواسی تھیں۔ لاہور میں اپنے حلقہ میں صدر لجنہ کی حیثیت سے خدمت کی توفیق پائی۔ آپ پابند صوم وصلوٰۃ، دعا گو، مہمان نواز، غریب پرور، چندہ جات میں باقاعدہ اور ہر کسی سے خندہ پیشانی سے پیش آنے والی ایک بزرگ خاتون تھیں۔ خاندان حضرت مسیح موعودؑ سے بہت عقیدت اور احترام کا تعلق تھا۔

**(7) مکرمہ بشریٰ بیگم صاحبہ (اہلیہ مکرم مرزا سعید بیگ صاحب مرحوم۔ربوہ):** 4جولائی2014ء کو78سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ مکرم مولوی غلام محمد صاحب کی بیٹی اور مکرم مولوی عبدالرزاق بٹ صاحب مرحوم مربی سلسلہ کی ہمشیرہ تھیں۔ آپ نماز اور روزہ کی پابند، پرہیزگار، مہمان نواز، غریب پرور، بکثرت صدقہ و خیرات کرنے والی، چندہ جات میں باقاعدہ، نیک اور مخلص خاتون تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔

**(8) مکرمہ رابعہ محمود صاحبہ (اہلیہ مکرم محمود احمد صاحب۔ ربوہ):** 8/اپریل2014ء کو64سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ نمازوں کی پابند، تہجد گزار، چندہ جات میں باقاعدہ، مالی قربانی میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والی نیک اور مخلص خاتون تھیں۔

**(9) مکرمہ ثمینہ عاطف صاحبہ (اہلیہ مکرم سید عاطف ندیم صاحب۔لاہور):** 14اپریل2014ء کو37سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ دمہ کی مریضہ تھیں۔ بے حد دکھی ہونے کے باوجود کبھی زبان پر کوئی شکوہ نہ لاتیں اور ہمیشہ اللہ کی رضا پر راضی رہتیں۔ اپنے گھر کے کام کاج میں کبھی اپنی بیماری کو حائل نہیں ہونے دیا۔ بہت خاموش طبع، نیک اور مخلص خاتون تھیں۔ پسماندگان میں شوہر کے علاوہ3 کمسن بچے یادگار چھوڑے ہیں۔

**(10) مکرم وسیم احمد صاحب (ابن مکرم چوہدری ممتاز احمد صاحب آف ڈھیر چک 29 ضلع ننکانہ صاحب):** 10جنوری2014ء کو53سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ1996ء میں کراچی سے جرمنی چلے گئے جہاں کافی عرصہ اپنی جماعت کے معاون سیکرٹری مال اور سیکرٹری جائیداد کی حیثیت سے خدمت بجالانے کی توفیق پائی۔ 2006ء میں کینسر تشخیص ہوا تو حضور ایدہ اللہ کی دعاؤں سے ان کا کامیاب آپریشن ہوا اور اس کے بعد 7سال زندگی پائی۔ نماز باجماعت اور چندہ جات میں باقاعدہ تھے۔ 100مساجد تحریک میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے تھے۔ جماعت اور خلافت سے عشق کا تعلق تھا۔

**(11) مکرم چوہدری بشیر احمد صاحب کاہلوں (چھور مغلیاں چک نمبر117 ضلع ننکانہ صاحب):** 23اپریل2014ء کو85سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ نمازوں کے بہت پابند تھے۔ آپ کو اذان دینے کا بڑا شوق تھا۔ چندہ جات میں باقاعدہ تھے۔ نیک، مخلص اور باوفا انسان تھے۔ پسماندگان میں 5بیٹیاں اور 3بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

**(12) مکرم میاں اشفاق احمد نون صاحب (ابن مکرم عبدالسمیع نون صاحب مرحوم ایڈووکیٹ سرگودھا):** 17/اپریل2014ء کو55سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ حضرت میاں عبدالعزیز نون صاحبؓ آف ہلال پور صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پوتے تھے۔ بہت مہمان نواز، صاف گو، اعلیٰ اخلاق کے مالک، نیک اور مخلص انسان تھے۔ چندہ جات کی ادائیگی بروقت کرتے اور مالی تحریکات میں بھی بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے تھے۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور انہیں اپنی رضا کی جنتوں میں جگہ دے۔ اللہ تعالیٰ ان کے لواحقین کو صبر کرنے اور ان کی خوبیوں کو زندہ رکھنے کی توفیق دے۔ آمین


RASHID & RASHID
Solicitors , Advocates
Immigration Specialists
Commissioners of Oaths
Rashid A. Khan
Solicitor (Principal)
• Asylum & Immigration
• New Point Based System
• Settlement Applications (ILR)
• Post Study Work Visa
• Nationality & Travel Documents
• Human Rights Applications
• High Court of Appeals
قانونی مشاورت برائے اسائلم
• Switching Visas
• Over Stayers
• Legacy Cases
• Work Permits
• Visa Extensions
• Judicial Reviews
• Tribunal Appeals
HEAD OFFICE
190 Merton High Street , Wimbledon,London, SW19 1AX
(1 minute from South Wimbledon Tube Station)
Tel: 02085 401 666, Fax: 02085 430 534
BRANCH OFFICE
21-23 Tooting High Street , Tooting , London SW17 0SN
(1 minute from Tooting Broadway tube station)
24 Hours Emergency No:
07878 33 5000 / 0777 4222 062
Same Day Visa Service
Email: law786@live.com
RASHID & RASHID LAW FIRM (SOLICITORS)
SOW THE SEEDS OF LOVE

## بقیہ: رپورٹ جلسہ سالانہ یوکے از صفحہ 20

اور لوکل احمدی احباب وخواتین اپنی رہائشگاہوں جو جامعہ احمدیہ یوکے (واقع Haslemere)، اسلام آباد (ٹلفورڈ)، مسجد فضل لندن سے ملحقہ گیسٹ ہاؤسز، مسجد بیت الفتوح اور دیگر جگہوں پر قائم کی گئی تھیں جلسہ گاہ کی طرف پہنچنا شروع ہوگئے۔ یہ امر واضح ہو کہ جلسہ گاہ میں داخلے کے لئے ایک ہی سڑک کا استعمال کیا جاتا ہے جو کہ نسبتاً چھوٹی سڑک ہے۔ بظاہر اس سڑک سے کچھ ہی دیر میں پچیس سے تیس ہزار افراد کا اپنی سواریوں میں داخل ہونا یا نکلنا کسی بدنظمی کا تقاضا کرتا ہے لیکن اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایک طرف جلسہ کی انتظامیہ نے ٹرانسپورٹ کا بہت عمدہ نظام وضع کر رکھا تھا اور دوسری جانب مہمانوں کا ڈیوٹی پر مامور کارکنان سے تعاون اس قدر مثالی تھا کہ جلسہ کے تینوں دن شاید ہی کسی قسم کی بدانتظامی یا بدمزگی دیکھنے میں آئی ہو۔ تینوں دن ٹریفک کا نظام بہت عمدہ طریق پر چلتا رہا۔ الحمدللہ

### خطبہ جمعہ

حضور انور ایدہ اللہ ایک بجکر پندرہ منٹ پر جلسہ گاہ میں رونق افروز ہوئے اور خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ اس خطبہ میں حضور انور نے شاملین جلسہ کو اس جلسہ سے بھرپور فائدہ اٹھانے کے لئے حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی کرنے کی طرف توجہ دلائی۔ مومنین کو عاجزی اور انکساری کا نمونہ پیش کرنے اور اعلیٰ اخلاق کے ساتھ ایک دوسرے کے ساتھ پیش آنے کے ساتھ ساتھ سلام کو بکثرت ایک دوسرے کو کرنے پر زور دیا۔ نیز اس جلسہ کی کامیابی کے لئے بکثرت دعائیں کرنے کی تحریک فرمائی۔ (اس خطبہ جمعہ کا مکمل متن اسی شمارہ کی زینت بن رہا ہے)

نماز ظہر وعصر کے بعد کھانے کا وقفہ ہوا۔

### پرچم کشائی

حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز چار بجکر پینتیس منٹ پر بعد دوپہر تقریب پرچم کشائی کے لئے تشریف لائے اور لوائے احمدیت بلند کیا اور دعا کروائی۔

مکرم رفیق احمد حیات صاحب امیر جماعت احمدیہ نے انگلستان کا جھنڈا لہرایا۔ جلسہ گاہ میں تقریباً ان تمام ممالک کے جھنڈے لہرائے گئے تھے جن میں اب تک احمدیت کا نفوذ ہو چکا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایسے ممالک کی تعداد امسال 206 ہوگئی ہے۔ الحمدللہ۔

پرچم کشائی کی تقریب کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے عشاق کے استقبالی نعروں کی گونج میں جلسہ کے افتتاحی اجلاس کے لئے جلسہ گاہ میں تشریف لے آئے اور کرسی صدارت پر رونق افروز ہوئے۔

افتتاحی اجلاس کے باقاعدہ آغاز سے قبل حضور انور کی اجازت سے مکرم امیر صاحب یوکے نے برطانوی ممبر پارلیمنٹ مسٹر ہمنڈ سٹیفن (Hammond Stephan) کو سٹیج پر مدعو کیا جنہوں نے انگریزی زبان میں اپنے جذبات کا اظہار کرتے ہوئے جماعت احمدیہ کے موٹو 'محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں' کو سراہا اور کہا کہ یہ وقت کی ضرورت ہے۔ اس پیغام کو جس قدر ممکن ہو پھیلاتے چلے جائیں۔

### افتتاحی اجلاس

جلسہ کے پہلے سیشن کا باقاعدہ آغاز حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی بابرکت صدارت میں ہوا۔ سورۃ آل عمران کی آیات 33 تا 35 کی تلاوت اور اس کے اردو ترجمہ کی سعادت محترم عبدالمومن طاہر صاحب نے حاصل کی۔ بعد ازاں مکرم سید عاشق حسین صاحب نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے فارسی منظوم کلام

حمد وشکر آں خدائے کردگار
کز وجودش ہر وجود آشکار

سے چند اشعار ترنم کے ساتھ پیش کیے اور پھر ان اشعار کا اردو رواں ترجمہ پیش کیا۔ بعد ازاں ایک عرب احمدی دوست مکرم راشد خطاب صاحب نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی عربی تصنیف لطیف 'تحفہ بغداد' میں موجود قصیدہ

تَذَكَّرْ يَا اَخِيْ يَوْمَ التَّنَادِيْ
وَتُبْ قَبْلَ الرَّحِيْلِ اِلَى الْمَعَادِ

کے چند اشعار خوش الحانی کے ساتھ پیش کرنے کی سعادت حاصل کی۔ ان اشعار کا اردو رواں ترجمہ محترم طاہر ندیم صاحب مربی سلسلہ عربی ڈیسک لندن نے پیش کیا۔ بعد ازاں مکرم عصمت اللہ صاحب نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا اردو منظوم کلام

وہ پیشوا ہمارا جس سے ہے نور سارا
نام اس کا ہے محمدؐ دلبر مرا یہی ہے

پیش کرنے کی سعادت حاصل کی۔

جلسہ گاہ کا ایک خوبصورت اندرونی منظر

### حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ کا افتتاحی خطاب

بعد ازاں حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے پانچ بجکر بیس منٹ پر اپنے افتتاحی خطاب کا آغاز فرمایا۔ آپ نے قرآن کریم سے سورۃ توبہ آیت 128، سورۃ شعراء آیت 4 اور سورۃ انبیاء آیت 121 کی تلاوت کی۔ ان آیات کے اردو ترجمہ کے بعد خطاب میں اپنے آقا و مولیٰ سیدنا حضرت محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ، سرور کونین، خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کے اعلیٰ مقام، عظمت شان، ہمدردی مخلوق اور بنی نوع انسان سے محبت، رأفت اور شفقت سے معمور سیرت کا اثر انگیز اور پُر معارف بیان فرمایا۔

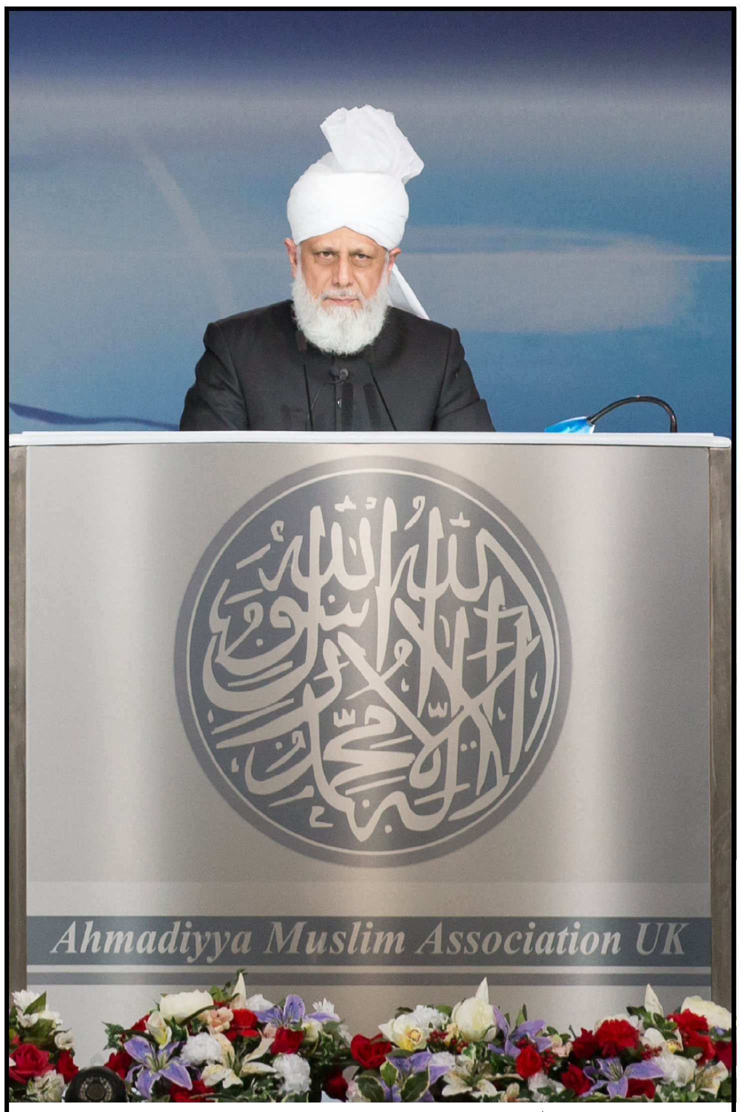


حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز افتتاحی خطاب فرماتے ہوئے

حضور انور نے فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا رتبہ تمام انبیاء سے بڑھ کر ہے۔ آپ مجسم رحمت تھے۔ آپ کی برکتوں اور ہمدردیوں کا فیضان سب سے بڑھ کر تھا جو کہ اب بھی جاری ہے اور ہمیشہ جاری رہے گا۔ لیکن تمام انبیاء میں واحد آپؐ کی ذات ہے جو مسلسل مخالفین اور دشمنان دین متین کے اوچھے ہتھکنڈوں کو برداشت کرتی ہے۔ آپؐ کی زندگی میں بھی جھوٹے، بے بنیاد اور غلط الزامات لگائے گئے اور آج تک مخالفت و دشمنی کے بازار گرم کئے جاتے ہیں۔ گزشتہ 15 صدیوں سے آپؐ کی ذات پر گند اچھالا جاتا ہے اور آپؐ کے ماننے والوں پر ظلم و زیادتی کی جاتی ہے اور اپنے زعم میں ان کے حقوق ضبط کئے جاتے ہیں کہ اس طرح آپؐ کا نام مٹا دیا جائے لیکن ہمیشہ ناکام رہے، ناکام ہیں اور ناکام ہوتے رہیں گے۔

حضور انور نے فرمایا کہ دنیا کے تمام انبیاء کی شریعتیں اور تعلیمات ختم ہوگئیں۔ لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا لایا ہوا دین اور تعلیم آج بھی زندہ ہے اور ترقی کر رہی ہے۔ کسی نبی کی کتاب اصلی حالت میں نہیں لیکن قرآن کریم 15 سو سال بعد اپنی اسی اصلی حالت میں ہے۔ جس حالت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوا تھا۔ کیونکہ آپؐ زندہ نبی ہیں اور قیامت تک زندہ رہیں گے۔ گو آپؐ کے ماننے والوں میں کمزوریوں اور خرابیوں کے پیدا ہونے کی پیشگوئی ہے لیکن آپؐ کا فیض رحمت قیامت تک جاری رہے گا۔

حضور انور نے فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشق صادق اور غلام صادق حضرت مسیح موعود نے اس زمانے میں آپؐ کا حقیقی حسن پیش فرمایا اور آپؐ پر حملہ آور ہونے والوں کے سامنے دلائل و براہین کی ایسی چٹانیں کھڑی کر دیں کہ دشمن ناکام و نامراد ہوگئے۔ ہم 125 سال سے اس بات پر گواہ ہیں اور ہم نے یہ نظارہ دیکھا کہ حضرت مسیح موعود کے مضبوط دلائل کے سامنے ہر حملہ آور میدان چھوڑ کر بھاگ گیا۔ آج بھی جماعت احمدیہ ہی ان مخالفین کے منہ بند کر رہی ہے۔ بعض خود غرض، نفس پرست اپنے ذاتی اور عارضی مفادات کے لئے مخالفین کے ساتھ مل جاتے ہیں اور ان کے پیچھے چلتے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا آج جماعت احمدیہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حقیقی تعلیم اور اسوہ حسنہ پر چلتے ہوئے سچے عابد پیدا کر رہی ہے اور ہمدردی مخلوق اور خدمت خلق کر رہی ہے اور یہ رحمانیت کے صفت کے تحت کسی خاص طبقہ سے وابستہ نہیں بلکہ ہر ایک سے ہمدردی اور خدمت کے جذبہ سے ملتی ہے اور اس ذریعہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور اسلام پر تشدد و خود پسندی کے اعتراض کو دُور کر رہی ہے اور یہ ہر احمدی کا فرض ہے۔

حضور انور نے فرمایا قرآن کریم آپ کی رحمت، محبت اور شفقت علیٰ خلق اللہ کا ذکر کرتے ہوئے بیان کرتا ہے کہ تمہارے پاس ایسا رسول آیا ہے جسے تمہارا تکلیف میں پڑنا شاق گزرتا ہے۔ وہ تمہاری بھلائی کا حریص ہے اور تمہاری خیر کا بھوکا ہے۔ آپؐ رحمۃ للعالمین تھے۔ روئے زمین پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے کوئی رحمۃ للعالمین ہوا اور نہ کوئی بعد میں ہوگا۔ آپ رحمت و محبت کے سب سے بڑے مظہر تھے۔

حضور انور نے فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دکھ پہنچائے گئے۔ تکلیفیں دی گئیں۔ مخالفت اور نفرت کے شعلے آپؐ کے خلاف بلند کئے گئے۔ آپ کے عزیزوں اور صحابہ کو بھی مالی جانی نقصان پہنچائے گئے۔ لیکن اس کے باوجود آپ راتوں کو جاگتے، آپ کے پاؤں متورم ہو جاتے، اس درد سے دعائیں کرتے کہ جیسے ہنڈیا ابل رہی ہو اور دعائیں یہ کرتے کہ اے خدا ان لوگوں کو ہدایت دے۔ یہ تیری تعلیم کو پہچان کر دنیا و آخرت کی بربادی اور عذاب الٰہی سے بچ جائیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنوں اور غیروں سب کے لئے مجسم رحمت تھے۔ آپؐ نے ہمدردی، پیار، محبت اور انصاف کی تعلیم دی۔ دنیا میں جنگوں میں ظلم ہوتے ہیں۔ آج بھی جہاں جنگ ہو بربریت عام

ہوتی ہے۔لیکن آپؐ کو جب جنگ پر مجبور کیا گیا تو آپؐ نے اس میں بھی معصوموں، بوڑھوں، عورتوں، بچوں، بغیر ہتھیار کے جوانوں اور قیدیوں سے حسن سلوک کا حکم دیا۔ ایک دفعہ ایک بچہ مارا گیا تو آپؐ نے شدید غم کا اظہار کیا اور فرمایا کہ وہ تو ایک بچہ ہی تھا۔ آپؐ نے ہمیشہ انصاف کی آواز اٹھائی۔ آج جماعت احمدیہ آپ کی غلامی میں یہ کام کر رہی ہے۔ ہمارے پاس طاقت نہیں۔ لیکن ہم تلقین کا کام کر رہے ہیں۔ انصاف کے لئے آواز اٹھاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ دنیا کو عقل دے اور وہ آپؐ کی اصل اور حقیقی تعلیم کو پہچاننے والے بن جائیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ قرآن کریم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خدا تعالیٰ کی صفت عزیز، رحیم اور رحمانیت کا مظہر بتایا ہے۔ آپؐ نے حسن و احسان اور رحیمیت کا جلوہ دکھایا۔ آپ کی محبت، رحمت، رأفت اور شفقت سے نیکوں اور کافروں سب نے حصہ لیا۔ ان کی ہمدردی اور بہتری کے لئے دعاؤں میں اضطراب دکھایا اور شدید خواہش تھی کہ وہ تکالیف سے بچیں، منافع پائیں اور عذاب الٰہی سے بچیں۔ آپؐ کا یہی اسوہ ہے جس کی زمانے کو ضرورت ہے۔ جو امن کی ضمانت ہے۔

حضور انور نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شفقت و محبت کے بعض ایسے واقعات سنائے جن میں آپؐ پر شدید ظلم ہوا مگر آپؐ نے جواب میں صرف دعائیں دیں اور الٰہی تعلیم کی طرف توجہ دلائی۔ غزوہ احد میں آپؐ زخمی ہو کر گر گئے اور بعض زخمی اور شہید صحابہ بھی آپؐ کے اوپر گرے اور صحابہ کو عمومی خیال یہی گزرا کہ آپ بھی شہید ہو گئے ہیں۔ لیکن آپ بے ہوش تھے۔ جونہی آپ کو ہوش آئی تو یہی دعا کی کہ اے اللہ میری قوم کو بخش دے کیونکہ وہ جانتے نہیں کہ وہ کیا کر رہے ہیں۔ ایسی حالت میں ہمدردی مخلوق کا ایسا عظیم جذبہ کون دکھا سکتا ہے۔ یہ آپؐ کا مقام تھا مگر دل کے اندھوں کو یہ سب نظر نہیں آتا۔

حضور انور نے فرمایا کہ طائف والوں نے جب آپؐ پر شدید ظلم کئے۔ آپ ایک باغ میں ٹھہرے اور آپؐ زخموں سے چور اور لہولہان تھے۔ آپؐ کی اس حالت کو دیکھ کر باغ والے نے اپنے غلام کو انگور دے کر بھیجا۔ آپؐ نے اس غلام سے پوچھا کہ تم کہاں کے ہو۔ اس نے بتایا کہ میں نینوا کا ہوں۔ فرمایا تم میرے بھائی یونس کے وطن سے ہو۔ اس پر وہ حیران ہوا۔ آپؐ نے اس کو تبلیغ کی اور اپنی نبوت اور اس کی جسمانی غذا لانے کے مقابلہ پر فوراً اسلام کا روحانی مائدہ اس کو پیش کیا اور ایسی شفقت و محبت سے پیش آئے کہ وہ غلام آپ کے پاؤں چھونے لگا۔ تو آپؐ کی ہمدردی تھی کہ یہ ہدایت پا جائیں۔ آپ نے اپنی تکلیف کا احساس نہیں کیا اور یہ نہ سوچا کہ اس کے مقابلہ پر یہ کہیں مجھے مزید تکلیف نہ پہنچائیں۔ بلکہ ان کی ہمدردی میں فوراً مصروف ہو گئے اور خدا کا پیغام انہیں پہنچایا۔

حضور انور نے فرمایا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے تو غیر قوم کی عورت کو یہ کہہ کر واپس کر دیا کہ بچوں کی روٹی جانوروں کو کیوں دوں۔ مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا رحم غیر محدود تھا۔ حضرت مسیح موعود نے اس نقشہ کو کھول کر بیان کیا ہے۔ آپ نے فرمایا ہے کہ آپؐ ہمدردی مخلوق میں اپنی جان کو اس طرح اندیشہ میں ڈال دیتے تھے کہ اس کے جانے کا خطرہ ہوتا تھا۔ ایسی ہمدردی کی جو اقارب و رشتہ دار کیا ماں باپ بھی نہیں کرتے۔ آپؐ جامع جمیع کمالات تھے۔ آپؐ کی ہمدردی کمال کو پہنچی ہوئی تھی۔

حضور انور نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سورۃ فاتحہ میں بیان کی گئی اللہ تعالیٰ کی صفات اربعہ کے مظہر کامل تھے۔ رب العالمین کے مقابل پر آپ کو خدا تعالیٰ نے خود رحمۃ للعالمین قرار دیا۔ جیسے خدا کی ربوبیت عام ہے اسی طرح آپؐ کی رحمت عام ہے۔ کل عالم کیلئے ہے۔ آپؐ رحمانیت کے مظہر بھی ہیں کہ اپنے اور غیر سب ہی آپ کی رحمت سے حصہ پاتے ہیں اور اس کے مقابل پر آپؐ نے ان سے کوئی اجر نہیں مانگا۔ آپ رحیمیت کے بھی مظہر ہیں۔ خدا نے قرآن کریم میں آپ کو رؤف و رحیم قرار دیا ہے۔ آپ خدا کی صفت مالکیت کے مظہر بھی تھے۔ جس کی کامل تجلی فتح مکہ والے دن ظاہر ہوئی جب اپنی جان کے دشمنوں کو معاف کر دیا۔ یہ ایک ایسا فعل تھا کہ آپ کے دشمن بھی حیران تھے کہ ہم کو کس طرح معاف کیا جا سکتا ہے۔ ہم نے اتنے ظلم کئے اور کوئی دقیقہ فروگزاشت نہیں کیا۔ لیکن آپ نے یہی فرمایا لَا تَثْرِیْبَ عَلَیْکُمْ۔

حضور انور نے فرمایا کہ آپؐ کی رحمت و شفقت سے صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین نے بھی حصہ لیا۔ صحابہ نے بھی راتوں کو جاگ کر اور تڑپ کر اسلام کے پھیلنے کی دعائیں کیں۔ ہمدردی مخلوق میں ایسے بڑھے کہ دوسروں کو اپنی ذات پر ترجیح دیتے۔ یہ بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی رحمت کا فیضان ہے کہ ان کو بھی اس سے حصہ ملا۔

حضور انور نے فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم رحمۃ للعالمین تھے۔ ہر قوم، ہر زمانہ، اپنوں، غیروں سبھی نے آپؐ کی محبت، رأفت اور شفقت سے حصہ پایا۔ صفت رحمانیت آپؐ میں کامل طور پر جلوہ گر تھی۔ دشمنوں کی ہدایت کیلئے بھی اضطراب سے دعائیں کیں۔ عرب کے جاہلوں، اجڈوں کو جو جانوروں کی طرح زندگی گزارتے تھے ایسا بااخلاق بنا دیا کہ ان کی مثال دنیا میں ملنی مشکل ہے۔ انہیں رحم کرنے اور قربانی کرنے والا بنا دیا۔

حضور انور نے فرمایا کہ بعض لوگ اعتراض کرتے ہیں کہ قرآن کریم میں سخت سزائیں دی گئی ہیں۔ اگر بعض جرائم پر سزا کا حکم ہے تو نرمی اور محبت کی تعلیم بھی ہے اور دشمنوں کے ساتھ انصاف کی تعلیم ہے اور عدل میں دشمنی کو آڑے نہ آنے کا حکم ہے۔ اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دفاعی جنگوں پر مجبور ہوئے تو پھر بھی قواعد و ضوابط نرمی اور محبت والے بنائے اور معصوموں، بچوں، عورتوں، بیماروں اور بوڑھوں کو جس قدر رعایت دی جا سکتی تھی اس سے زیادہ نرمی اور محبت اور رحمت کا سلوک کیا گیا۔

حضور انور نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی نوع انسان سے شفقت، رأفت اور محبت کا سلوک کیا۔ دنیا کا کوئی شخص آپؐ کی رحمت اور فیوض و برکات سے باہر نہیں۔ آپؐ نے کبھی کسی کو زبردستی مسلمان نہیں کیا۔ بلکہ آپؐ کی شفقت، رحمت اور ہمدردی کے سلوک کو دیکھ کر ان کی گردنیں آپؐ کے سامنے جھک گئیں۔ پس آج بھی اس کی ضرورت ہے۔ اپنے جائزے لینے کی ضرورت ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اسی اسوہ پر چلنے کی ضرورت ہے۔ آج تمام احمدیوں کا فرض ہے کہ اس شفقت، رحمت، رأفت اور محبت اور ہمدردی کو عام کر دیں۔ تمام مسائل کا حل اسوہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی میں ہے۔ یہی تعلیم آج امن کی ضمانت ہے۔ اللہ ہمیں دنیا میں امن قائم کرنے کیلئے اپنے فرائض ادا کرنے کی توفیق دے۔ ہم میں یہ احساس پیدا ہو کہ رحمۃ للعالمین کے اسوہ کی پیروی ہی راہ نجات ہے۔

حضور انور نے خطاب کے آخر میں فرمایا کہ اب ہم دعا کریں گے۔ سب جلسہ کے بابرکت ہونے کیلئے دعائیں کریں کہ ہم وہ تمام مقاصد حاصل کرنے والے ہوں جن کیلئے حضرت مسیح موعود نے اس جلسہ کا آغاز فرمایا تھا۔ محبت و رحمت کو جاری کرنے والے ہوں۔ جن ممالک میں احمدیوں کے لئے مشکلات ہیں ان کیلئے آسانیاں پیدا ہوں۔ پاکستان کے حالات بہتر ہوں۔ اگر اصلاح مقدر نہیں تو خدا ہمارے لئے راستے صاف کرے اور ربوہ میں جلسہ سالانہ کے ہونے کے سامان پیدا کرے۔ فلسطین کے مظلوم افراد کیلئے دعائیں کریں، اللہ کے نیک بندے بنیں، اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق دے۔ اس کے بعد حضور انور نے افتتاحی دعا کروائی۔

(اس خطاب کا مکمل متن آئندہ کسی اشاعت میں شائع کیا جائے گا۔ انشاءاللہ)

اس کے ساتھ جلسہ کی پہلے دن کی کارروائی اختتام کو پہنچی۔ خطاب کے بعد حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ میں تشریف لے گئے جہاں مختلف ممالک سے تشریف لانے والے وفود نے حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے شرفِ ملاقات حاصل کیا۔

--------------

ڈنر پین افریقن احمدیہ مسلم ایسوسی ایشن یو کے کا ایک منظر

## دیگر متفرق تقاریب

ایام جلسہ کے دوران جلسہ کی کارروائی کے بعد حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خصوصی ہدایات کی روشنی میں دیگر ممالک سے تشریف لانے والے مہمانوں، غیر از جماعت اور غیر مسلم دوستوں کے اعزاز میں مختلف تقریبات کا انعقاد کیا جاتا ہے۔ جلسہ کے پہلے دن یعنی 29 اگست کی شام کو عرب ممالک سے تشریف لانے والے مہمانانِ کرام کے اعزاز میں ڈنر اور پین افریقن احمدیہ مسلم ایسوسی ایشن یو کے کی جانب سے افریقہ سے تعلق رکھنے والے احباب و خواتین کے اعزاز میں الگ الگ عشائیہ دیا گیا۔

## عرب ممالک سے تعلق رکھنے والے مہمانوں کے اعزاز میں عشائیہ

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی پُر شفقت ہدایات کے زیرِ اہتمام سالِ گزشتہ سے جلسہ سالانہ انگلستان کے موقع پر الگ سے عرب مارکی کا انتظام کیا جاتا ہے۔ اس کا مقصد دنیا کے مختلف ممالک میں بسنے والے عربوں کا اس جلسہ میں ایک دوسرے کے ساتھ ملاقات، سوال و جواب کے ذریعے معلومات میں اضافہ اور باہمی تبادلۂ خیال کے ذریعہ ایمان اور روحانیت میں اضافہ ہے۔ امسال بھی جلسہ سالانہ کے پہلے دن حضورِ انور کی افتتاحی تقریر کے بعد عرب ممالک سے تعلق رکھنے والے افراد بشمول عرب ممالک کے امرائے کرام، جماعتوں کے صدر، ایڈیشنل وکالت تبشیر لندن کی طرف سے مدعو کیے جانے والے عرب مہمان اور دیگر معزز افراد جمع ہوئے۔ مختلف دوستوں کو مختصر تقاریر کرنے کی دعوت دی گئی۔ امسال حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ہدایات کی روشنی میں اس تقریب کا مرکزی موضوع 'خلافت، نظام جماعت اور اطاعت' تھا۔ اس تقریب سے محترم عبدالمومن طاہر صاحب انچارج عربی ڈیسک، محترم محمد طاہر ندیم صاحب مربی سلسلہ عربی ڈیسک اور محترم محمد شریف عودہ صاحب امیر جماعت احمدیہ کبابیر نے خطاب کیا جبکہ مکرم ابراھیم اِخلف صاحب نے ان تمام تقاریر کا خلاصہ انگریزی میں بیان کیا۔ اس تقریب میں تین سَو کے قریب مہمانوں نے شرکت کی۔

## ڈنر پَین افریقن ایسوسی ایشن

پَین افریقن احمدیہ مسلم ایسوسی ایشن کا یہ ڈنر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ہدایت پر پہلی دفعہ جلسہ کے ایام میں منعقد کیا گیا تھا۔ اس تقریب کا انعقاد عرب مارکی سے ملحقہ شعبہ تبلیغ کی مارکی میں ہوا۔ اس تقریب میں ساڑھے چار سو کے قریب افریقی نژاد دوست شامل ہوئے جن میں افریقی نژاد امریکی، یورپ کے مختلف ممالک سے تعلق رکھنے والے افریقی نژاد اور افریقہ کے مختلف ممالک سے تشریف لانے والے وفود بشمول متعدد امراء ممالک و مبلغینِ کرام شامل تھے۔ بعض غیر احمدی معززین مثلاً گھانا ٹی وی کے ڈائریکٹر جنرل، یو کے سے نکلنے والے اخبار افریقن ٹرمپٹ (African Trumpet) کے ایڈیٹر وغیرہ بھی اس میں شامل ہوئے۔

اس موقع پر پین افریقن احمدیہ مسلم ایسوسی ایشن یو کے کے صدر محترم ٹومی کالون صاحب نے اپنے استقبالیہ ایڈریس میں بتایا کہ اس تقریب کا انعقاد حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خصوصی ہدایت پر کیا گیا ہے کیونکہ حضورِ انور کا منشاء مبارک ہے کہ دنیا کے مختلف خطوں میں بسنے والے افریقی نژاد احمدی اس موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے مل بیٹھیں اور یہ امر ان کے باہمی تعلقات اور تعاون کے فروغ کا باعث بنے۔

جماعتِ احمدیہ امریکہ کے نائب امیر مکرم مولانا اظہر حنیف صاحب (ایفرو امریکن اور مبلغ سلسلہ ہیں) نے بھی اس تقریب سے خطاب کیا۔

اس تقریب میں شامل مہمانوں نے تمام کارروائی

میں دلچسپی کا اظہار کیا اور تمام لوگ اس بات پر متفق تھے کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی دعاؤں اور رہنمائی کی بدولت دنیا بھر میں بسنے والی افریقن احمدیہ کمیونٹی اسلام اور احمدیت کی ترقی اور دنیا میں قیامِ امن کے فروغ کے لئے انتہائی مثبت خدمات بجالاسکتی ہے۔

انگریزی زبان میں منعقد ہونے والی اس تقریب کی تمام تر کارروائی کا ترجمہ فرنچ زبان میں بھی کیا جاتا رہا تاکہ فرنچ بولنے والے افریقن احباب بھی بہتر طور پر اس تقریب سے مستفید ہوسکیں۔

## جلسہ سالانہ کے لئے رضاکارانہ ڈیوٹیوں کا نظام

حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جلسہ سالانہ کی ڈیوٹیوں کے افتتاح کے موقع پر فرمایا تھا کہ ’’جلسہ کی کامیابی میں کارکنان اور والنٹیر ز بہت بڑا کردار ادا کرتے ہیں‘‘

(الفضل 12 ستمبر تا 18 ستمبر 2014ء)

جلسہ سالانہ کے انتظامات کا آغاز شروع سال سے ہی ہوجاتا ہے جب مکرم امیر صاحب جماعت احمدیہ برطانیہ (افسر رابطہ) سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے چار بنیادی شعبوں کے افسران کی منظوری حاصل کرتے ہیں۔ اس سال حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہِ شفقت مکرم ناصر خان صاحب نائب امیر یوکے کی منظوری برائے افسر جلسہ سالانہ، مکرم مولانا عطاء المجیب صاحب راشد امام مسجد لندن کی منظوری بطور افسر جلسہ گاہ، مکرم صاحبزادہ مرزا وقاص احمد صاحب صدر خدام الاحمدیہ کی منظوری بطور افسر خدمت خلق جبکہ مکرمہ ناصرہ رحمان صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ یوکے کی منظوری بطور افسر جلسہ گاہ مستورات عطا فرمائی۔ ان میں سے اول الذکر تین افسران کے تحت 188 مختلف شعبہ جات جبکہ لجنہ کے تمام شعبہ جات اسے کے علاوہ تھے۔ ان شعبہ جات میں مختلف رنگ ونسل اور ممالک سے تعلق رکھنے والے پانچ ہزار سے زائد خواتین، احباب، بزرگ اور بچوں پر مشتمل رضاکاران نہایت خوبصورت اور منظّم انداز میں اپنے متعلقہ افسر کی ہدایات پر پوری طرح عمل کرتے ہوئے اپنے اپنے دائرہ کار میں اپنے ذمہ بظاہر چھوٹے سے چھوٹے اور بڑے سے بڑے امور کو نہایت خوش اسلوبی سے سرانجام دیتے ہوئے جلسہ کی کامیابی میں بہت بڑا کردار ادا کرتے رہے۔ یہ بات بھی قابلِ توجہ ہے کہ ڈیوٹی دینے والے ان رضاکاران میں سے کئی تو ایسے مخلص ہوتے ہیں جو اپنے کاموں اور تعلیمی ادارہ جات وغیرہ سے کئی ہفتوں کی رخصت لے کر جلسہ سے پہلے ڈیوٹی پر حاضر ہو جاتے ہیں اور جلسہ کے بعد کئی دن تک نہایت ذوق و شوق سے حضرت مسیح موعودؑ کے مہمانوں کی خدمت کرنے کی سعادت حاصل کرتے رہتے ہیں۔ ان رضاکاران میں مختلف شعبہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والے لوگ بلاتفریق خدمات سرانجام دیتے ہیں۔ جن میں مبلغین کرام، ڈاکٹرز، انجنیئر ز، سائنسدان، وکلاء، طلباء وغیرہ شامل ہیں۔ مثال کے طور پر اگر ہم امسال pot washing کے شعبہ کے کارکنان کا ہی جائزہ لیں جہاں جلسہ کے تینوں دن صبح ساڑھے سات بجے سے رات گئے تک لگاتار کھانے پکانے کے بڑے برتنوں کی دھلائی کا محنت طلب کام ہوتا رہتا ہے وہاں کام کرنے والے رضاکاروں میں ایک استاد، ایک طالبعلم جامعہ احمدیہ، ایک فلائٹ لیفٹننٹ اور ایک وکیل شامل تھے۔ اسلامی اخوت، بھائی چارہ اور برابری پر مشتمل ایک مثالی اور معیاری معاشرہ کی مثال اس سے بڑھ کر اور کیا ہوسکتی ہے!

جلسہ پر پانی پلانے کی ڈیوٹی پر مامور دو خوش نصیب بچے

## نظامت جلسہ سالانہ اور اس کے مختلف شعبہ جات

جلسہ سالانہ کے انتظامات کے لئے بنائی جانے والی نظامتوں میں سب سے بڑی نظامت ’جلسہ سالانہ‘ کی ہوتی ہے۔ اس کے تحت ننانوے نظامتیں قائم کی گئیں جن میں جلسہ سالانہ، رہائش، اکاؤنٹس، عمومی، بازار، رابطہ، صفائی، بجلی، طبی امداد، خوراک، آمدو رفت کی متفرق نظامتیں، حاضری ونگرانی، لنگر خانہ جات، روٹی پلانٹ، مہمان نوازی کی متفرق نظامتیں، برتن دھلائی کی متعدد نظامتیں، استقبال، رجسٹریشن، ریزرو کی نظامتیں، سکیننگ، سائٹ، سٹورز، سپلائی، تربیت، واٹر سپلائی وغیرہ کی نظامتیں شامل ہیں۔ تقریباً ان تمام ہی نظامتوں کے رضاکاران کی میٹنگز جلسہ سالانہ سے کافی عرصہ قبل شروع ہوجاتی ہیں جبکہ جلسہ کے قریب پہنچ کر یہ اپنے کام کا باقاعدہ آغاز کر کے جلسہ کے بعد مکمل وائنڈ اَپ تک جاری رکھتی ہیں۔

رہائش کی نظامتیں جلسہ کے دنوں میں پندرہ دن تک بیرونِ ممالک اور یوکے کے دیگر شہروں سے آنے والے مہمانوں کی رہائش کا انتظام کرتی، ان کے آرام کا خیال رکھتی اور ان کی ضرورت کی تمام چیزوں کو مہیا کرنے کی پوری کوشش کرتی ہیں۔ یہ مہمان لندن، اسلام آباد اور جلسہ کے دنوں میں حدیقۃ المہدی وغیرہ میں رہائش پذیر ہوتے ہیں۔

نظامت خوراک کے تحت ان دنوں میں مہمانوں کے لیے جلسہ کی مناسبت سے روایتی کھانے دال اور آلو گوشت وغیرہ تیار کیے جاتے ہیں جبکہ بیماروں، بزرگوں اور بچوں کے لئے پرہیزی کھانے بھی مہیا کیے جاتے ہیں۔ جلسہ کے دنوں میں امسال حدیقۃ المہدی کے کچن میں تیس سے پینتیس ہزار افراد کا کھانا روزانہ دو وقت تیار کر کے مہیا کیا جاتا رہا جبکہ روٹی پلانٹ سے روزانہ اتنے ہی افراد کے لئے گرم گرم تازہ روٹی مہیا کی جاتی رہی۔

ریزرو کی نظامتیں یو کے سے آنے والے معزز مہمانوں، یوکے سے باہر ایڈیشنل وکالت تبشیر کے مہمانوں اور دیگر معزز مہمانانِ گرامی کی خدمت پر مامور تھیں۔

جلسہ گاہ میں موجود طعامگاہوں میں شاملین جلسہ کے لیے تازہ اور لذیذ کھانا دستیاب ہوتا تھا۔ کچھ سالوں سے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد پر بیمار اور بزرگ افراد کے لئے ایک خصوصی مارکی برائے طعام کا انتظام کیا جاتا ہے جس میں ان کے لئے بیٹھ کر کھانا کھانے کی سہولت ہوتی ہے۔

شاملینِ جلسہ حضرت امیرالمؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطاب سے مستفیض ہوتے ہوئے

مہمانوں کے استقبال کے ساتھ ہی ان سے تعارفی خطوط کے حصول کے بعد ان کے رجسٹریشن کارڈ جاری کیے جاتے ہیں تاکہ جلسہ کے دنوں میں انہیں آمد و رفت اور تعارف میں سہولت رہے۔ سکیننگ کا شعبہ رہائشگاہوں اور جلسہ گاہ کے داخلی راستوں پر داخل ہونے والوں کے رجسٹریشن کارڈ کو باقاعدہ سکین کر کے انہیں اندر جانے کی اجازت دیتا ہے۔

جلسہ سالانہ برطانیہ کی ایک خصوصیت یہ بھی ہے کہ حدیقۃ المہدی کے خوبصورت علاقہ میں جلسہ کے دنوں میں اٹھائیس دنوں کے اندر اندر خیموں کا ایک پورا شہر بسایا اور پھر اسے سمیٹا بھی جاتا ہے۔ اس خیموں کے شہر میں تیس ہزار سے زائد افراد کے لئے رہائش، کھانا پکانے، کھانا کھلانے، جلسہ گاہ مردانہ وزنانہ کے دفاتر، نمائش گاہیں، بک سٹال، جلسہ ریڈیو، ایم ٹی اے، بازار، ٹرانسپورٹ اور پارکنگ وغیرہ ہر طرح کے انتظامات کئے جاتے ہیں۔ یہ سب کام رضاکاران ہی کرتے ہیں۔

جیسا کے اس رپورٹ کے آغاز میں ذکر کیا گیا تھا کہ اس جلسہ سالانہ میں شرکت کرنے والوں کی تعداد 33 ہزار سے زائد افراد پر مشتمل تھی اور ان میں سے غالب اکثریت روزانہ جلسہ گاہ آتی اور واپس اپنی رہائشگاہوں کی طرف لوٹتی تھی۔ اتنی بڑی تعداد میں زائرین کا روزانہ جلسہ گاہ تک پہنچنا ایک نظام کا تقاضا کرتا ہے جو کہ اللہ کے فضل سے بہت عمدہ طور پر نظامت ٹرانسپورٹ کی طرف سے وضع کیا گیا۔ اس تمام انتظام کے لئے پہلے باقاعدہ ایک سکیم بنائی جاتی ہے اور پھر اس پر مکمل غور و خوض کر لینے کے بعد اس پر عملدر آمد شروع ہوتا ہے۔ اس نظام کے تحت جلسہ سالانہ سے کچھ عرصہ قبل اپنی گاڑیوں پر جلسہ جانے والوں میں کار پاس تقسیم کیے جاتے ہیں جن پر ضروری کوائف درج ہوتے ہیں۔ انگلستان سے تعلق رکھنے والے جو دوست اپنی گاڑیوں پر جلسہ گاہ جاتے رہے ان کے لئے پارکنگ کا انتظام جلسہ گاہ سے اڑھائی میل دور کنٹری مارکیٹ (country market) میں کیا جاتا ہے۔ یہاں سے وقفے وقفے سے بس شٹل سروس کے ذریعے انہیں جلسہ گاہ تک پہنچانے کا انتظام ہوتا ہے۔ امسال بھی ڈیوٹی پر مامور افراد اور یوروپین ممالک سے آنے والے احباب کی گاڑیاں جلسہ گاہ کی پارکنگ میں پارک کرنے کی اجازت دی گئی تھی۔ جلسہ سالانہ کے دنوں میں نقل وحمل کی سہولت کی غرض سے جلسہ گاہ کے اندر کئی میل طویل عارضی سڑکوں کا ایک جال بچھایا گیا۔ سینکڑوں کی تعداد میں رضاکاران موسم کی خرابی کے باوجود جگہ جگہ متعین لوگوں کی رہنمائی کرتے رہے اور ٹریفک کا نظام چلتا رہا۔

اس ضمن میں یہ عرض کر دینا مناسب معلوم ہوتا ہے کہ جلسہ سے ایک ہفتہ قبل لندن کے قریب واقع معروف ایئرپورٹس پر شعبہ ٹرانسپورٹ کے معاونین ڈیوٹی پر متعین ہو جاتے ہیں اور جلسہ سالانہ کے لئے بیرونی ممالک سے تشریف لانے والے مہمانوں کا باقاعدہ استقبال کر کے انہیں مختلف رہائشگاہوں تک پہنچانے کا انتظام کیا جاتا ہے۔ بعدازاں انہیں رہائشگاہوں سے مسجد فضل لے جانے، جلسہ کے دنوں میں جلسہ گاہ تک لانے، لے جانے اور جلسہ کے بعد ایئرپورٹ پر چھوڑنے کا انتظام کیا جاتا ہے۔ اس تمام کام پر بلا مبالغہ سینکڑوں رضاکار دن رات متعین ہوتے ہیں اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مہمانوں کی خدمت کے لیے اپنے آرام کی قربانی دیتے ہیں۔ اس کام کے لئے لوگ ذاتی طور پر اپنی گاڑیاں بھی وقف کرتے ہیں اور ضرورت پڑنے پر گاڑیاں اور بسیں وغیرہ کرائے پر بھی حاصل کی جاتی ہیں۔ مزید برآں یہ تمام سروسز جن پر بلاشبہ ہزاروں پاؤنڈ خرچ آتا ہے مہمانوں کو بغیر کسی معاوضہ کے مہیا کی جاتی ہیں۔

اللہ تعالیٰ اس جلسہ کے لئے خدمات پیش کرنے والے تمام رضاکاران وکارکنان کو اجرِ عظیم سے نوازے۔ آمین۔

(باقی آئندہ)

## عیدالاضحیٰ کے موقع پر قربانی

وہ احباب جماعت جو عیدالاضحیٰ پر قربانی مرکزی انتظام کے تحت کروانا چاہتے ہیں، وہ حسب ذیل تفصیل کے مطابق رقم اپنی مقامی جماعت میں بروقت جمع کرادیں تاکہ افریقہ اور دیگر پسماندہ ممالک میں ان کی طرف سے قربانی کا انتظام کرادیا جائے:

قربانی بکرا: £95

قربانی گائے: £330 (ایک گائے میں 7 حصے ہوسکتے ہیں)

(ایڈیشنل وکیل المال لندن)

# اسلامی جمہوریہ پاکستان میں
# احمدیوں پر ہونے والے دردناک مظالم کی الم انگیز داستان

{2014ء میں سامنے آنے والے چند تکلیف دہ واقعات سے انتخاب}

(عبدالرحمان)

(قسط نمبر139)

قارئین الفضل کی خدمت میں ماہ جون، جولائی 2014ء کے دوران پاکستان میں احمدیوں پر ہونے والے مظالم میں سے چند واقعات کا خلاصہ پیش ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اشرار الناس کی پکڑ کا سامان فرمائے اور انہیں دنیا کے لئے عبرت کا نشان بنادے۔ آمین

## مسجد کی تعمیر کی اجازت نہیں

**مسرور آباد، ضلع ڈیرہ غازیخان؛ جون2014ء:**

پاکستان میں کچھ عرصہ پہلے تک دیہات وغیرہ میں مسجد کی تعمیر کے لئے اجازت لینا ضروری نہیں سمجھا جاتا تھا۔ پاکستان بھر میں ہزاروں بلکہ لاکھوں مساجد کی تعمیر اسی طرح ہوئی ہے۔

پاکستان میں 1984ء کے اینٹی احمدیہ قوانین جب سے لاگو ہوئے ہیں اس وقت سے ہی اسٹیٹ اور سوسائٹی دونوں ہی جماعتِ احمدیہ کی مساجد کے خلاف ایک تحریک کی صورت میں سرگرم عمل نظر آتے ہیں۔ یہ بات بھی توجہ طلب ہے کہ ملک میں جس بھی جگہ نئی تعمیر کے لئے اجازت لی جانی ضروری ہوتی ہے وہاں احمدیوں کو مسجد کی تعمیر کی اجازت دینے کا تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

مسرور آباد جس کا یہاں ذکر ہو رہا ہے ڈیرہ غازیخان سے چالیس کلومیٹر دور دریا کے کنارے آباد ایک چھوٹا سا گاؤں ہے۔ احمدیوں نے وہاں پر ایک مسجد کی تعمیر کا فیصلہ کیا۔ انہوں نے مسجد کی دیواروں کو کھڑا کرلیا۔ احمدی اپنی مسجد کی چھت ڈالنے کے لئے تیاریاں کررہے تھے کہ ملّاں کو معلوم ہوا کہ احمدی اپنے خالق و مالک حقیقی کی عبادت بجا لانے اور اس کی حمد و ثنا کرنے کے لئے ایک مسجد کی تعمیر کر رہے ہیں۔ ان علماء کے مطابق چونکہ احمدی پاکستان میں رائج قانون کے مطابق 'مسلمان' نہیں اس لیے انہیں رب العالمین خدا کی عبادت کا کوئی حق نہیں۔ چنانچہ انہوں نے اس زیرِ تعمیر مسجد کی عمارت کو گرانے کا فیصلہ کرلیا۔ چنانچہ دوسو کے قریب 'مسلمان' رات کے نو بجے موقع پر پہنچے جبکہ ڈی ایس پی، ایس ایچ او اور کانسٹیبل ان کے ہمراہ تھے۔

پولیس کے ان 'عہدیداروں' نے جماعتِ احمدیہ کے بڑوں کو موقع پر بلوا بھیجا جنہوں نے وہاں پہنچ کر پولیس کو یقین دہانی کروائی کو وہ علاقے میں امن و امان کی صورتحال قائم رکھنے کے لئے ہر ممکنہ تعاون کرنے کے لیے تیار ہیں۔

پولیس نے انہیں کہا کہ وہ اس عمارت کو صرف اس شرط پر مکمل کر سکتے ہیں کہ وہ اسے رہائشی مقاصد کے لئے استعمال کریں گے، بطور مسجد استعمال نہیں کریں گے۔ یہی وجہ تھی کہ انہوں نے احمدیوں کو اس زیرِ تعمیر مسجد کے ہال کے وسط میں ایک دیوار کھڑی کرنے کا 'حکم' دیا۔ احمدیوں نے جو امن و امان کو قائم رکھنے کے لئے ہر ممکنہ تعاون کرنے پر اظہارِ رضامندی کر چکے تھے چار و ناچار اس حکم کی تعمیل کی۔

اس بات پر ملّاں کی تسلی نہ ہوئی اس لیے انہوں نے احمدیوں سے ایک تحریری معاہدے پر دستخط کروائے۔ اس کے بعد احمدیوں کو مسجد کی چھت ڈالنے کی اجازت دے دی گئی۔ پولیس کو اطلاع دی گئی جس پر پولیس کا اے ایس آئی اور پانچ ملّاں اس عمارت کی 'انسپکشن' کے لئے 22/جون کو مسجد میں گئے۔

اس تمام واقعہ کے بعد یہاں سے بہت دور واقع شہر لاہور کی ایک مسجد کا پیش امام یہاں ایک 'نیک' مقصد کے لئے پہنچا۔ اس نے یہاں کے ملّاں سے مل کر اینٹی احمدیہ کانفرنس کا انعقاد کیا جس میں اس نے احمدیوں کے خلاف کھلے عام نفرت انگیز تقریر کی۔ اس تقریر میں اس نے علاقے کے لوگوں کو کہا کہ وہ یہاں بسنے والے تمام احمدیوں کو اپنے گاؤں سے نکال باہر کریں۔ 'ورنہ وہ بیس رمضان کے بعد لاہور سے بہت سارے جوانوں کو اپنے ساتھ لے کر آئے گا اور ہم سب مل کر قادیانیوں کو دریا میں پھینک دیں گے۔' اس تقریر کو سننے والوں میں پولیس کے ذمہ دار افسران بھی شامل ہیں جو اس دھمکی آمیز تقریر کے خود گواہ ہیں۔ کچھ دن بعد دو ملّاں ایس ایچ او کی ہمراہی میں اس عمارت کی انسپکشن کے لیے پھر سے پہنچ گئے۔ انہوں نے احمدیوں سے مطالبہ کیا کہ وہ اس عمارت کو اندر سے دیکھنا چاہتے ہیں۔ انہوں نے دیکھا کہ وہاں سٹیل کی دو الماریاں موجود ہیں۔ 'ان الماریوں میں عام طور پر قرآن کریم اور مذہبی لٹریچر رکھا جاتا ہے اس لیے ان الماریوں کو یہاں سے ہٹا دیا جانا چاہیئے' ملّاں نے ایس ایچ او سے ڈیمانڈ کی۔ ایس ایچ او نے کمال 'حکمت' اور 'دانائی' سے کام لیتے ہوئے ان کے 'جائز' مطالبے کو مانا اور احمدیوں کو یہ الماریاں یہاں سے منتقل کرنے کا کہا۔ چنانچہ احمدیوں کو یہ الماریاں یہاں سے ہٹانی پڑیں۔ پولیس نے اسی پر بس نہیں کی۔ اس نو تعمیر شدہ گھر کی باقاعدہ کڑی نگرانی کی جاتی ہے۔

اس کے بعد اور اب یہاں کیا کیا ہوتا ہے، یہ تو آنے والا وقت ہی بتائے گا لیکن سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ احمدیوں کے ساتھ پاکستان میں جو سلوک کیا جا رہا ہے کیا یہ سب اسلام کی حقیقی تعلیمات کی موافقت میں ہے؟

## سری لنکا میں پاکستانی احمدیوں پر مظالم

انٹرنیشنل ہیومن رائٹس کمیونٹی کے سیکرٹری نے سری لنکا میں UNHCR کے تحت اسائلم لینے والے پاکستانی احمدیوں کے حالات کے بارے میں ایک بیان جاری کیا ہے۔ ان احمدیوں کو سری لنکن انتظامیہ نے زیرِ حراست لے لیا ہے۔ اس بیان کے مطابق:

'دنیا کو پاکستان میں شدّت پسند عناصر کی جانب سے احمدی مسلمانوں پر کیے جانے والے مظالم کا علم ہے۔ اس ظلم میں پاکستان کے قوانین اور اسٹیٹ شدّت پسند عناصر کا پورا پورا ساتھ دیتے نظر آتے ہیں۔ گزشتہ چالیس سال کے دوران ہزاروں احمدیوں پر صرف اس لیے مقدمات چلائے گئے کیونکہ وہ اپنے عقائد کا اظہار کرتے اور اپنے مذہب اسلام کی تعلیمات پر عمل کرتے ہیں۔ چار ہزار کے قریب احمدیوں کو اس دوران جیل کی ہوا کھانی پڑی اور سینکڑوں احمدیوں کو اپنی جان سے ہاتھ دھونے پڑے۔ آج بھی یہ حالات بدلتے دکھائی نہیں دیتے۔ گزشتہ دو سال سے تو احمدیوں پر زمین تنگ کی جانے لگی ہے اور جو کوئی بھی ان مشکل حالات سے بچنے کے لئے دنیا میں کسی بھی جانب نکل سکتا ہے وہ پاکستان سے نکل جانے میں ہی عافیت سمجھتا ہے۔ ایسے ہی کچھ احمدی پاکستان سے سری لنکا چلے گئے تا کہ وہ وہاں UNHCR کے تحت جاری سکیم کے تحت دنیا کے کسی اور ملک میں چلے جائیں جہاں وہ نارمل زندگی گزار سکیں۔ احمدیوں کے بارے میں تمام دنیا یہ جانتی ہے کہ یہ امن پسند لوگ ہیں اور جس ملک اور جس علاقے میں یہ سکونت اختیار کرتے ہیں وہاں کی حکومت اور انتظامیہ کے فرمانبردار رہتے ہیں۔ وہ خاص طور پر حکومتِ وقت کے ساتھ وفاداری قائم رکھنے کے قائل ہیں۔ اقوام متحدہ کے ادارہ کی جانب سے ان کے کاغذات برائے اسائلم موصول ہونے پر انہیں ایک تحریر دی جاتی ہے جس کے مطابق انہیں اس وقت تک سری لنکا میں رہنے کی اجازت ہوتی ہے جب تک ان کے کاغذات پر UNHCR والے کوئی فیصلہ نہیں کر لیتے۔

یہ امر انتہائی افسوسناک ہے کہ سری لنکا کی حکومت نے گزشتہ کچھ عرصہ سے اقوامِ متحدہ کے ادارہ کی جانب سے جاری کردہ اس تحریر کا پاس نہ کیا اور سری لنکا میں ٹھہرے ہوئے احمدیوں کے گھروں پر چھاپے مار کر ایک سو بیس احمدی مردوں کو زیرِ حراست لے لیا اور ان کے پیچھے ان کے بیوی بچے پردیس میں بغیر کسی سہارے کے چھوڑ دیے گئے۔ ان زیرِ حراست لوگوں کو ڈیٹینشن سنٹرز میں رکھا گیا ہے جہاں پر رکھے جانے والے لوگوں کے ساتھ غیر انسانی سلوک روا رکھا جاتا ہے۔ رمضان کے مہینے میں جبکہ مسلمانوں نے روزے رکھ کر اپنے مذہبی فرائض کو سرانجام دینا ہوتا ہے، گرفتار احمدیوں کے پاس روزے رکھنے یا کھولنے کے لئے خاطر خواہ کوئی سہولت میسر نہیں۔ جو خوراک انہیں مہیا کی جارہی ہے وہ نہ تو ان کے مزاج کے مطابق ہے اور نہ ہی مناسب مقدار میں ہوتی ہے۔ ان میں سے بعض بیمار ہو گئے ہیں جبکہ کچھ تو کیمپ کی گرمی اور خراب صورتحال کے باعث بے ہوش ہو کر گر بھی گئے۔ بعض اطلاعات کے مطابق ایسے لوگ جنہیں ہسپتال علاج کے لئے لے جانا پڑا ہتھکڑیوں میں ہی ہسپتال لے جائے گئے اور ہتھکڑیوں میں ہی واپس لائے گئے اس طرح ان سے غیر انسانی سلوک روا رکھا جا رہا ہے۔

ہم پوری دنیا سے اپیل کرتے ہیں کہ سب مل کر سری لنکا کی حکومت کو اس بات کی طرف توجہ دلائیں کہ ایسے احمدی جو اقوامِ متحدہ کے ادارہ کی پناہ میں ہیں جس کی حیثیت بین الاقوامی ہے انہیں مزید تکالیف نہ پہنچائیں کیونکہ وہ پہلے ہی اپنے ملک سے بڑی تنگی کی حالت میں نکلے ہیں۔'

اس ضمن میں مثال کے طور پر یہاں صرف ایک فیملی کے حالات کا ذکر کر دینا مناسب معلوم ہوتا ہے۔

ایک احمدی جن کا نام اویس احمد ہے اپنی بیوی مظفرہ کے ساتھ کچھ عرصہ قبل پاکستان میں ہونے والی مخالفت سے تنگ آ کر سری لنکا چلے گئے۔ اویس احمد کو پولیس والوں نے گرفتار کرلیا۔ عین ممکن ہے کہ ان میاں بیوی کو پاکستان ڈیپورٹ کر کے بھجوا دیا جائے۔ دوسری جانب حال ہی میں 27/جولائی کو پاکستان کے شہر گوجرانوالہ میں احمدیوں کے گھروں پر ہونے والے حملے اور جلاؤ گھیراؤ کے واقعات میں ظالم بلوائیوں نے سری لنکن پولیس کی جانب سے گرفتار کیے جانے والے اویس احمد کی بیگم مظفرہ کی والدہ بشریٰ بیگم اور دو بھتیجیوں کو شہید کر دیا۔ اس کے علاوہ متعدد احمدی شدید زخمی ہو گئے۔ وہاں کے احمدیوں پر مظالم کے پہاڑ ڈھائے جا رہے ہیں۔

دوسری جانب سری لنکا کی حکومت اس بات پر بضد قائم ہے کہ پناہ گزین احمدیوں کو واپس پاکستان بھجوایا جائے۔ یہ تمام کام وہ کس بنیاد پر کر رہے ہیں اس کا ذکر ہمیں کہیں نہیں ملتا۔

## ایک احمدی ٹیچر سے ناروا سلوک

**چک چٹھہ، ضلع حافظ آباد، مئی/جون2014ء:**

حبیب احمد ایک احمدی ہیں اور یہاں کے ایک مقامی سکول میں پڑھاتے ہیں۔ انہیں اسی سکول میں پڑھانے والے ایک قاری کی جانب سے شدید مخالفت کا سامنا ہے۔ 13/مئی کو پانچویں کلاس کے طالبعلموں نے حبیب احمد کے بھتیجے صبیح احمد کو زدوکوب کیا۔ جب اس واقعہ کی تحقیقات کی گئیں تو صبیح احمد کی پٹائی کرنے والے طلباء نے بتایا کہ انہیں ان کے استاد 'قاری' نے یہ کام کرنے کو کہا تھا اور کہا تھا کہ 'قادیانی کو مارنا ثواب کا کام ہے۔ اگر ماسٹر حبیب نے آپ کے خلاف کوئی کارروائی کرنے کی کوشش کی تو میں دیکھ لوں گا۔'

اگلے دن یہ معاملہ ہیڈ ٹیچر کے سامنے پیش کیا گیا۔ اس نے ان طلباء کے والدین کو بلوا بھیجا لیکن چند لوگ ہی سکول آئے۔

سکول کے ہیڈ ٹیچر نے جب قاری سے اس بارہ میں بات کی تو اس نے دھمکی آمیز لہجے میں اسے کہا کہ وہ اس معاملے سے دور ہی رہے کیونکہ 'اسی میں تمہاری بھلائی ہے۔' 'ہم نے تھانہ کسّو کی کو آگ لگا دی تھی اور دو پولیس والوں کو مار دیا تھا کیونکہ وہ قادیانیوں کی پشت پناہی کرتے تھے۔ (یہ صرف ایک شیخی ہے، وگرنہ اس بات میں کوئی سچائی نہیں۔ ناقل)۔ اس لیے اپنی خیر مناؤ اور معاملہ سے باہر ہی رہو۔' اس نے مزید کہا کہ کسی قادیانی کو اس سکول میں رہنے کی اجازت نہیں دی جائے گی۔

اس کے بعد سے قاری نے لوگوں کو اور سکول کے سٹاف کو حبیب احمد کے خلاف بھڑکانے کا سلسلہ شروع کر رکھا ہے۔ حبیب احمد کو صبر و تحمل کا نمونہ پیش کرنے اور یہاں سے ٹرانسفر کروا لینے کا مشورہ کیا گیا ہے۔

## واقعہ ٹنڈوالہ یار پر اَپ ڈیٹ

ہماری مارچ 2014ء کی رپورٹ میں ذکر آیا تھا کہ 31/جنوری کو ٹنڈو الہ یار میں ملّاں نے احمدی مبلغ کی رہائشگاہ پر مدرسہ کے طلباء سے پتھراؤ کروایا تھا۔ اپریل 2014ء میں اس کی مزید تفصیلات بیان کی گئی تھیں کہ اس واقعہ کے بعد علاقے میں احمدیوں کی مخالفت کی ایک لہر چل پڑی تھی جس کے بعد جلوس نکالے گئے اور احمدی مبلغ کو گرفتار کر کے ان کے خلاف توہینِ رسالت کا جھوٹا مقدمہ قائم کر دیا گیا تھا، نیز یہاں کے احمدیوں کو یہاں سے چلے جانے کا عندیہ دے دیا گیا تھا۔

احمدی مبلغ سلسلہ طاہر احمد خالد کی درخواست برائے ضمانت سیشن کورٹ نے مسترد کر دی جس کی وجہ سے انہیں ہائی کورٹ سے رابطہ کرنا پڑا۔

مختلف تاریخیں دی گئیں لیکن مقدمہ آگے نہ چل سکا۔ اگلی تاریخ 14/جولائی کی دی گئی۔ اس دن جج سارا دن کورٹ میں رہا لیکن یہ مقدمہ نہ سنا۔ پھر 25 جولائی کو یہی عمل دہرایا گیا۔ وکیلِ صفائی نے جج سے کہا کہ وہ چودہویں دفعہ کراچی سے چل کر یہاں پہنچا ہے لیکن کیس کو نہیں سنا جا رہا۔ اس پر 11/اگست کی تاریخ دے دی گئی۔ اللہ تعالیٰ مذہب کے نام پر معصوم شہریوں پر ظلم ڈھانے والوں کے ہاتھ روک دے اور انہیں عقل دے۔ آمین

(باقی آئندہ)

# الفضل ڈائجسٹ

(مرتبہ : محمود احمد ملک)

اس کالم میں ان اخبارات و رسائل سے اہم ودلچسپ مضامین کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے جو دنیا کے کسی بھی حصہ میں جماعت احمدیہ یا ذیلی تنظیموں کے زیرانتظام شائع کئے جاتے ہیں۔

## حضرت سید میر داؤد احمد صاحب

روزنامہ ’’الفضل‘‘ ربوہ 20 ستمبر 2010ء میں مکرم صوبیدار عبدالمنان دہلوی صاحب (سابق افسر حفاظت خاص) کے قلم سے حضرت سید میر داؤد احمد صاحب کی سیرت پر ایک مضمون شامل اشاعت ہے۔

مکرم سید میر داؤد احمد صاحب مرحوم (پرنسپل جامعۃالمبشرین) نے بڑی بھرپور زندگی گزاری۔ آپ انسانی ہمدردی، خدمت خلق اور محبت وشفقت کا ایک حسین و جمیل پیکر تھے کہ ہر شخص آپ کا گرویدہ نظر آتا تھا۔ مجھے آپ کو بہت قریب سے دیکھنے کا موقع ملا۔ آپ سلسلہ کے فدائی، خلافت کے عاشق اور اسوۂ رسولؐ کے پابند، نڈر مجاہد، غریب پرور، محنتی، اعلیٰ درجہ کے منتظم، منکسرالمزاج اور بےنفس انسان ہونے کے علاوہ اَور بھی خوبیوں کے مالک تھے۔ مَیں ہرچند دیکھتا تھا کہ یہ مردمجاہد انتھک محنت کرتا ہے جس نے سلسلے کی بہت سی ذمہ داریاں سنبھالی ہوئی ہیں۔ اس کے باوجود ہر لحہ ہشاش بشاش اور خوش وخرم نظر آتا ہے۔ کبھی بھی مَیں نے آپ کی پیشانی پر شکن نہ دیکھی۔ آپ کا طرز تکلم بھی ایسا تھا کہ دوسرے کی پاسداری کا بہت خیال رکھتے تھے۔ چنانچہ میرے پاس گرم کوٹ نہیں تھا اور صبروشکر کرتے ہوئے ٹھنڈے کوٹ پر ہی قناعت کرتا رہا۔ ایک سال جبکہ ابھی سردیوں کی آمد آمد تھی۔ رات کی تاریکی میں ایک بچہ ایک نہایت بہترین قسم کا جیکٹ غریب خانہ پر دے کر چلا گیا جس کی جیب میں ایک سربند لفافہ میں بند چٹ پر لکھا تھا کہ بالکل نیا ہے، کسی نے ایک مرتبہ نہیں پہنا اگر پسند فرمائیں تو پہن کر شکریہ کا موقع دے دیں۔ والسلام۔ سید داؤد احمد

اسی طرح جب حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے پاؤں کے انگوٹھے کے ناخن میں ایک تکلیف پیدا ہوگئی جس کی وجہ سے حضور کبھی کبھی مخمل کا سیاہ بوٹ پہنا کرتے تھے۔ حضورؓ نخلہ میں تشریف فرماتے تھے کہ ایک دن مکرم میر صاحب ہاتھ میں وہ بوٹ پکڑے میرے پاس آئے اور فرمایا کہ یہ بوٹ حضور کا ہے، بالکل نیا ہے حضور کے لئے آیا ہے اگر پسند کریں تو آپ رکھ لیں۔

حضرت مصلح موعودؓ کی بیماری کے ایام میں سیر کے لئے جاتے ہوئے حضور کو کار میں بیٹھتے اترتے وقت حضرت میر صاحب اور محترم سید عبدالرزاق شاہ صاحب سہارا دیتے تھے۔ حضرت شاہ صاحب کی غیرموجودگی میں یہ سعادت خاکسار کو عطا ہوتی۔ غرضیکہ حضور کو آرام پہنچانے اور سیر کی باقاعدگی کو برقرار رکھنے کا بہت ہی عمدگی سے اہتمام فرماتے رہتے تھے۔ اس کے علاوہ نہایت لطیف گفتگو کر کے حضورؓ کو خوش رکھنا بھی آپ ہی کا خاصہ تھا اس طرح حضور کی طبیعت میں بشاشت پیدا ہوجاتی۔

حضرت میر صاحب جتنا عرصہ بھی افسر جلسہ سالانہ رہے دن اور رات میں بار بار خود آکر مہمانوں کی آمد، کھانے کی تیاری، تقسیم خوراک اور ہر قسم کی اونچ نیچ سے حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کو باخبر رکھتے، روزانہ رات کو حضور کی خدمت میں تحریری رپورٹ بھی باقاعدگی سے بھیجتے۔

ایک بار گرمیوں میں قصر خلافت کی چھتوں کے ٹپکنے کی شکایت پیدا ہوئی تو محترم میر صاحب نے جامعہ کے طلباء کی ایک بڑی تعداد کے ہمراہ وقارعمل کے ذریعہ چھتوں کی مٹی اُتار کر مرمّت کروائی۔ شدّت کی گرمی اور چلچلاتی دھوپ میں مسلسل کئی دن تک یہ سلسلہ جاری رہا۔ اس دوران مکرم میر صاحب بھی اپنی قمیص اتار کر صرف بنیان پہن کر مٹی اکھیڑنے اور چیزیں پکڑانے میں ان طلباء کے دوش بدوش مصروف کار رہے۔ سب گرد وغبار سے اَٹے پڑے ہوتے اور پسینہ سے شرابور مگر ایک لمحے کے لئے بھی کسی قسم کی خجالت محسوس نہیں کرتے بلکہ چہرہ پر تبسم، بشاشت، شگفتگی کے آثار شروع سے آخر تک نمایاں رہے اور اس خدمت کے دوران ٹھنڈے پانی، چائے، آرام دہ وقفوں اور ان کے کھانے پینے غرضیکہ ہر بات کا خیال رکھتے رہے۔ اگر کسی کو طبی امداد کی ضرورت پیش آجاتی تو اسے بھی کسی صورت نظرانداز نہ ہونے دیتے۔

ایام جلسہ سالانہ کی ابتدا سے لے کر مہمانوں کی واپسی تک آپ رپورٹس لے کر بار ہا دفتر پرائیویٹ سیکرٹری میں آتے۔ دفتر کے بند ہونے پر اس عاجز کے ذریعہ رپورٹ بھجوا دیتے۔ اکثر مَیں آپ کو رات میں کئی کئی بار قصرخلافت سے گزر کر دیگر جگہوں پر جاتے دیکھتا اور سوچتا کہ آپ سوتے کس وقت ہوں گے۔ ایک بار آپ سے کھانا کھانے کے متعلق پوچھا تو فرمایا کہ چائے جتنی دفعہ پلاؤ کھڑے کھڑے پی لیتا ہوں، کھانا کھانے کا تو مجھے فکر نہیں ہوتا البتہ کھلانے میں شیر ہوتا ہوں۔

اگرچہ آپ خود دن رات خدمت میں مصروف نظر آتے لیکن دلداری کی خاطر اکثر مجھ سے پوچھتے کہ صوبیدار صاحب آپ کب سوتے ہیں؟ خاکسار عرض کرتا کہ اللہ تعالیٰ مجھے یہاں جاگنے کے لئے لایا ہے تو پھر کتنی ناشکری ہوگی کہ میں اس سنہری موقع کو سو کر گزار دوں۔ نہ میں خود سوتا ہوں اور نہ ہی میرے ساتھی۔

ایک دفعہ محترم کیپٹن محمد رمضان صاحب نے مکرم میر صاحب سے پوچھا کہ آپ چیئرمین کمیٹی ربوہ کے عہدہ سے کیوں دستبردار ہوئے؟ آپ نے جواباً فرمایا کہ مَیں واقف زندگی ہوں اس لئے مجھے یہ دنیاوی عہدہ پسند نہیں ہے۔

1965ء کی جنگ کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کو حضرت سیدہ مہر آپا صاحبہ کے گھر سے اوپر والے حضور کے کمرہ میں منتقل ہونا تھا تو اس کمرہ میں ایئرکنڈیشنر لگوایا گیا۔ مکرم میر صاحب نے کاریگروں کے پاس موجود رہ کر جلد سے جلد کام مکمل کروایا اور پھر جب حضورؓ کو اس کمرہ میں لانا تھا تو میر صاحب نے دُور کا چکر دے کر لانا پسند نہیں کیا بلکہ سیڑھی کے قریب سے دیوار تڑوا کر اُس میں دروازہ نصب کروایا اور پھر اس راہ سے حضور اوپر تشریف لائے۔ ان واقعات سے اندازہ ہوتا ہے کہ حضرت میر صاحب حضور کے آرام پہنچانے کے لئے ذرا ذرا سی بات کو مدنظر رکھتے تھے بعد میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کے ساتھ بھی اس طرح محبت اور پیار کا سلوک جاری رکھا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ اپنی بیماری کے ایام میں ایک روز احمدنگر کے باغ میں تشریف لے گئے۔ اس موقعہ پر خان صاحب عبدالمجید خان آف ویرووالی نے دو عدد موٹے موٹے سیو بیر جو کہ سیب کے برابر تھے حضور کی خدمت اقدس میں پیش کئے جن کو مکرم میر صاحب نے فوراً دھو کر چھیلا اور ایک ایک قاش کی شکل میں حضور کی خدمت میں پیش کرتے گئے۔ ساتھ ساتھ میر صاحب ان کی تعریف بھی کرتے جاتے تھے اسی طرح باتوں ہی باتوں میں دونوں بیر حضورؓ کو کھلا کر بہت ہی خوش ہوئے۔ حضورؓ نے بھی لطف لے لے کر یہ بیر تناول فرمائے اور آپؓ بھی بیروں کی شیرینی کی تعریف فرماتے رہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کے سفر یورپ وافریقہ سے کامیاب وکامران مراجعت کی خوشی کے موقعہ پر مکرم میر صاحب نے اہل ربوہ کی طرف سے ایک دعوت طعام کا اہتمام کیا۔ حضور اور تمام مہمانوں کی خدمت میں کھانا پیش کرنے کے بعد عاجز سے یوں مخاطب ہوئے: صوبیدار صاحب! کیا ہمیں بھی خدمت کرنے کا موقعہ دیں گے؟ پوچھنے پر فرمایا کہ اپنے تمام عملہ کو حضور کے ہمراہ کھانے میں شریک کرلیں۔ تاکہ جب حضور تشریف لے جائیں تو پھر انہیں بھوکا نہ جانا پڑے۔

دوسری دفعہ حضور کے سفر افریقہ سے واپسی پر جو دعوت طعام دی گئی اس موقعہ پر گجرات سے نہایت نفیس مٹی کے برتن منگوا کر حضور اور تمام مہمانوں کی خدمت میں ان برتنوں میں کھانا پیش کیا گیا۔ جس وقت تمام احباب کھانا تناول فرما چکے تو کئی لوگوں کے آگے رکھے ہوئے برتنوں میں کھانا بچ گیا۔ اس عقدہ کو محترم میر صاحب نے اس طرح سے حل کیا کہ آپ نے اعلان کردیا کہ دوست اپنے اپنے برتن ہمراہ لے جاسکتے ہیں اس طرح پنڈال کی صفائی بھی ہوگئی اور اس کے علاوہ برتن میں جو کھانا بچا رہا ان کے گھر والے بھی اس خوشی میں برابر کے شریک ہوگئے۔ یہ واقعہ آپ کے حسن انتظام کے علاوہ آپ کی غیرمعمولی فراست کی بھی نشاندہی کرتا ہے۔

حضرت سید میر داؤد احمد صاحب کی تاریخ وفات 24-25/اپریل 1973ء درمیانی شب ہے۔

## ایک بزرگ عربی سیرالیونی احمدی محترم محمد امین سکائیکے صاحب

روزنامہ ’’الفضل‘‘ ربوہ 29 ستمبر 2010ء میں مکرم داؤد احمد عابد صاحب کے مضمون میں سیرالیون کے ایک بزرگ عرب احمدی محترم محمد امین سکائیکے صاحب کا ذکرخیر کیا گیا ہے۔

محترم محمد امین سکائیکے صاحب قریباً 1925ء میں سیرالیون میں پیدا ہوئے۔ سات سال کی عمر میں آپ کے والد صاحب نے حصولِ تعلیم کی خاطر آپ کو لبنان بھیج دیا۔ جب آپ تعلیم مکمل کر کے واپس سیرالیون پہنچے تو آپ کے والد محترم امین خلیل سکائیکے صاحب احمدی ہو چکے تھے۔ وہ سیرالیون میں احمدی ہونے والے تین ابتدائی لبنانی عرب خاندانوں میں شامل تھے۔ دوسرے دو خاندان محمد مصطفےٰ ہدرج صاحب اور سعید حسن ابراہیم صاحب کے ہیں۔ محترم امین خلیل سکائیکے صاحب کے 15 بچے ہوئے، جن میں سے 2 بیٹے اور 3 بیٹیاں حیات ہیں۔ ان کے ایک پوتے مکرم مصطفیٰ امین صاحب کینما سیرالیون کے بہت مخلص احمدیوں میں شمار ہوتے ہیں۔

محترم محمد امین سکائیکے صاحب قریباً 25 سال کی عمر میں واپس سیرالیون پہنچے تو کٹر شیعہ تھے اس لئے احمدی ہوجانے والے اپنے والد محترم کی خوب مخالفت بھی کی، مگر والد کی موعظہ حسنہ اور امین صاحب کی مطالعہ کی عادت نے آپ کے ذہن کو دھیرے دھیرے بدلنا شروع کیا اور آخر پانچ سال بعد آپ نے بھی بیعت کرلی۔ پھر اخلاص میں بہت ترقی کی۔ آپ ایک بےضرر اور شریف النفس انسان تھے۔ انتہائی صلح جُو شخص تھے۔ ان کی اولاد میں صرف ایک بیٹی ہیں جن کی شادی ایک لبنانی نوجوان کے ساتھ ہوئی مگر وہ جنگ سے قبل فوت ہو گئے۔ بیٹے کی وفات کے بعد سسرال والے بیٹی کو اپنے ساتھ لبنان لے گئے، جنگ کے باعث ان کا آپس میں پھر رابطہ نہیں ہوا۔

مکرم محمد امین صاحب مطالعہ کے شوقین تھے۔ رسالہ ’التقویٰ‘ باقاعدگی سے منگواتے۔ موصوف شاعر بھی تھے اور احمدیت کے بارہ میں نظمیں لکھتے تھے۔ افسوس کہ یہ خزانہ سیرالیون کی خانہ جنگی کی نذر ہوگیا۔ نماز پنجوقتہ کے پابند تھے۔ جلسہ سالانہ سیرالیون میں باقاعدہ شامل ہوتے۔ خلافت سے وفا و اخلاص اور اطاعت کا تعلق ہمیشہ رکھا جو عشق تک پہنچا ہوا تھا۔ حضور کا حال پوچھتے تو آنکھوں سے آنسو بہنے لگتے۔ خلفاء کی خدمت میں دعائیہ خط ارسال کرتے جن میں اپنی محبت اور اخلاص ووفا کا اظہار ہوتا۔ مربیان سے بھی عقیدت کا تعلق رکھتے، ہمیشہ ان کا احترام ملحوظ خاطر رہتا۔ چنانچہ امیر صاحب سے بھی رشتۂ تودد ہمیشہ رکھا بلکہ آخری عمر میں خواہش تھی کہ کسی طرح یہ ایام جماعت کے مرکز میں گزر جائیں تاکہ جب وفات ہو تو جنازہ امیر صاحب پڑھائیں۔ 20 مارچ 2010ء کو آپ کی وفات ہوئی تو مکرم امیر صاحب سیرالیون نے آپ کی نماز جنازہ پڑھائی اور آپ کے آبائی قبرستان میں تدفین عمل میں آئی۔

روزنامہ ’’الفضل‘‘ ربوہ 15 ستمبر 2010ء میں مکرم مبارک صدیقی صاحب کا کلام شامل اشاعت ہے۔ اس کلام میں سے انتخاب ہدیۂ قارئین ہے:

دنیا کی عدالت میں سزا وار ہیں سائیں
ہم جرمِ محبت میں گرفتار ہیں سائیں
کچھ وہ بھی جفاؤں میں رعائت نہیں کرتے
کچھ ہم بھی طبیعت کے وضعدار ہیں سائیں

دل سے جو نکلتی ہے دعا ردّ نہیں ہوتی
مولیٰ کے کرشموں کی کوئی حد نہیں ہوتی
ہم ہجر میں بھی وصل کی امید ہیں رکھتے
ویسے بھی محبت کی تو سرحد نہیں ہوتی
ہم لوگ دعاؤں کے طلبگار ہیں سائیں
دنیا کی عدالت میں سزاوار ہیں سائیں

روزنامہ ’’الفضل‘‘ ربوہ 14 ستمبر 2010ء میں مکرم عبدالصمد قریشی صاحب کا کلام شامل اشاعت ہے۔ اس کلام میں سے انتخاب ہدیۂ قارئین ہے:

عجز و تسلیم کی اور صبر و رضا کی دولت
کتنی انمول ہے یہ راہِ ہدیٰ کی دولت
اپنی تقدیر پہ نازاں ہیں سبھی اہلِ وفا
جن کو حاصل ہوئی اس بزمِ سدا کی دولت
آؤ اس یار کی عظمت کے ترانے گائیں
جس نے بخشی ہے ہمیں صدق وصفا کی دولت
زندگی اپنی یوں ہی عشق محمدؐ میں کٹے
ہر گھڑی لب پہ رہے حمد و ثنا کی دولت

# Muslim Television Ahmadiyya
## Weekly Programme Guide
**September 26, 2014 – October 2, 2014**

*Please Note that programme and timings may change without prior notice. All times are given in Greenwich Mean Time.*
*For more information please phone on +44 20 8877 5529 or +44 20 8877 5530*

### Friday September 26, 2014

| | |
|---|---|
| 00:15 | World News |
| 00:35 | Tilawat & Dars-e-Hadith |
| 01:10 | Yassarnal Quran: A children's programme teaching the correct pronunciation of the Holy Quran. |
| 01:40 | Jalsa Salana Germany Address: Recorded on June 25, 2011. |
| 02:40 | Tarjamatul Quran Class: Recorded on November 5, 1997. |
| 03:55 | Repeat Shotter Shondhane |
| 06:00 | Tilawat & Dars-e-Hadith |
| 06:25 | Yassarnal Quran |
| 06:55 | Jalsa Salana Germany Address: Huzoor's Address to German Guests at Germany Jalsa 2011. |
| 07:35 | Siraiki Service |
| 08:20 | Rah-e-Huda |
| 09:55 | Indonesian Service |
| 10:55 | Deeni-O-Fiqahi Masail |
| 11:35 | Dars-e-Hadith |
| 12:00 | Live Friday Sermon |
| 13:15 | Seerat-un-Nabi |
| 13:45 | Tilawat: Recitation of the Holy Quran. |
| 14:00 | Yassarnal Quran |
| 14:30 | Live Shotter Shondhane |
| 16:35 | Friday Sermon [R] |
| 17:45 | Yassarnal Quran |
| 18:10 | World News |
| 18:30 | Jalsa Salana Germany Address [R] |
| 19:20 | Real Talk: A talk show series discussing social issues affecting today's youth. |
| 20:25 | Deeni-O-Fiqahi Masail |
| 21:00 | Friday Sermon [R] |
| 22:20 | Rah-e-Huda |

### Saturday September 27, 2014

| | |
|---|---|
| 00:00 | World News |
| 00:20 | Tilawat & Dars-e-Hadith |
| 00:45 | Yassarnal Quran |
| 01:15 | Jalsa Salana Germany Address |
| 02:10 | Friday Sermon: Recorded on September 26, 2014. |
| 03:20 | Deeni-O-Fiqahi Masail |
| 03:55 | Repeat Shotter Shondhane |
| 06:00 | Tilawat & Dars-e-Malfoozat |
| 06:30 | Al-Tarteel |
| 07:00 | Convocation Of Jamia Ahmadiyya UK: An address delivered by Huzoor on the convocation of Shahid 2013 of Jamia Ahmadiyya United Kingdom. |
| 08:00 | International Jama'at News |
| 08:30 | Story Time |
| 08:45 | Question and Answer Session: Recorded on September 25, 1997. |
| 10:05 | Indonesian Service |
| 11:05 | Friday Sermon: Recorded on September 26, 2014. |
| 12:15 | Tilawat: Recitation of the Holy Quran. |
| 12:30 | Al-Tarteel |
| 13:00 | Live Intikhab-e-Sukhan |
| 14:00 | Live Shotter Shondhane |
| 16:15 | Live Rah-e-Huda |
| 17:30 | Al-Tarteel |
| 18:00 | World News |
| 18:25 | Convocation of Jamia Ahmadiyya UK |
| 19:30 | Faith Matters: An informative and contemporary English question and answer programme exploring various matters relating to faith and religion. |
| 20:30 | International Jama'at News |
| 21:00 | Rah-e-Huda |
| 22:30 | Story Time |
| 22:50 | Friday Sermon [R] |

### Sunday September 28, 2014

| | |
|---|---|
| 00:05 | World News |
| 00:20 | Tilawat & Dars-e-Malfoozat |
| 00:55 | Al-Tarteel |
| 01:25 | Convocation of Jamia Ahmadiyya UK |
| 02:30 | Story Time |
| 02:50 | Friday Sermon: Recorded on September 26, 2014. |
| 04:55 | Repeat Shotter Shondhane |
| 06:05 | Tilawat & Dars-e-Hadith |
| 06:30 | Yassarnal Quran |
| 07:00 | Gulshan-e-Waqf-e-Nau Khuddam: Recorded on March 3, 2013. |
| 08:05 | Faith Matters: A contemporary and informative English question and answer programme exploring various matters relating to faith and religion. |
| 09:00 | Question And Answer Session: Recorded on April 13, 1996. |
| 10:00 | Live Asr-e-Hazir: A live talk show on a variety of contemporary issues and their possible solution in light of Islamic teachings. |
| 11:00 | Friday Sermon: Spanish translation of Friday sermon delivered on July 18, 2014. |
| 12:10 | Tilawat & Dars-e-Hadith |
| 12:30 | Yassarnal Quran |
| 13:00 | Friday Sermon: Recorded on September 26, 2014. |
| 14:00 | Live Shotter Shondhane |
| 16:05 | Hajj -e- Baitullah |
| 16:55 | Kids Time: A children's programme teaching various prayers, hadith, general Islamic knowledge and arts and crafts. |
| 17:30 | Yassarnal Quran |
| 18:00 | World News |
| 18:20 | Gulshan-e-Waqfe Nau Khuddam [R] |
| 19:30 | Live Beacon Of Truth |
| 20:35 | Roots To Branches |
| 21:05 | In Search Of Peace |
| 21:45 | Friday Sermon [R] |
| 23:00 | Question And Answer Session [R] |

### Monday September 29, 2014

| | |
|---|---|
| 00:00 | World News |
| 00:20 | Tilawat: Recitation of the Holy Quran. |
| 00:35 | Yassarnal Quran |
| 01:05 | Gulshan-e-Waqfe Nau Khuddam |
| 02:10 | Roots To Branches |
| 02:40 | Friday Sermon: Recorded on September 26, 2014. |
| 03:55 | Repeat Shotter Shondhane |
| 06:00 | Tilawat & Dars-e-Hadith |
| 06:25 | Al-Tarteel |
| 06:55 | Pan African Dinner 2011: A reception held with Huzoor celebrating the independence of several African countries. |
| 08:05 | International Jama'at News |
| 08:40 | Seerat Hazrat Masih-e-Ma'ood |
| 09:00 | Rencontre Avec Les Francophones: Recorded on February 21, 1999. |
| 10:05 | Friday Sermon: Indonesian translation of Friday sermon delivered on June 06, 2014. |
| 11:10 | Malayalam Service |
| 11:35 | Quiz Roohani Khaza'ain |
| 12:00 | Tilawat & Dars-e-Hadith |
| 12:30 | Al-Tarteel |
| 13:00 | Friday Sermon: Recorded on December 19, 2008. |
| 14:00 | Bangla Shomprochar |
| 15:05 | Malayalam Service |
| 15:35 | Seerat Hazrat Masih-e-Ma'ood |
| 16:00 | Rah-e-Huda |
| 17:30 | Al-Tarteel |
| 18:00 | World News |
| 18:20 | Pan African Dinner 2011 [R] |
| 19:35 | Real Talk |
| 20:35 | Rah-e-Huda |
| 22:05 | Friday Sermon [R] |
| 23:05 | Malayalam Service |
| 23:40 | Quiz Roohani Khaza'ain |

### Tuesday September 30, 2014

| | |
|---|---|
| 00:00 | World News |
| 00:20 | Tilawat & Dars-e-Hadith |
| 01:00 | Al-Tarteel |
| 01:35 | Pan African Dinner 2011 |
| 02:50 | Kids Time |
| 03:25 | Friday Sermon: Recorded on December 19, 2008. |
| 04:25 | Safar-e-Hajj |
| 04:55 | Liqa Maal Arab: Session no. 217. |
| 06:00 | Tilawat & Dars-e-Hadith |
| 06:30 | Yassarnal Quran |
| 07:00 | Gulshan-e-Waqfe Nau Khuddam: Recorded on March 3, 2013. |
| 08:00 | Alif Urdu: A series of educational programmes teaching Urdu to people of all ages, using various interactive techniques to enhance learning. |
| 08:35 | Australian Service |
| 09:00 | Question And Answer Session: Recorded on April 13, 1996. |
| 10:00 | Indonesian Service |
| 11:00 | Friday sermon: Sindhi translation of Friday sermon delivered on September 26, 2014. |
| 12:05 | Tilawat & Dars-e-Hadith |
| 12:30 | Yassarnal Quran |
| 13:00 | Real Talk |
| 14:00 | Bangla Shromprchar |
| 15:00 | Spanish Service |
| 15:35 | Asr-e Hazir |
| 16:35 | The Finality Of Prophethood |
| 17:30 | Yassarnal Quran |
| 18:00 | World News |
| 18:30 | Gulshan-e-Waqfe Nau Khuddam [R] |
| 19:35 | Friday Sermon: Arabic translation of Friday sermon delivered on September 26, 2014. |
| 20:33 | Alif Urdu |
| 21:10 | Pakistan In Perspective |
| 21:40 | Wonders Of Hajj |
| 22:00 | Asr-e Hazir |
| 23:00 | Question And Answer Session [R] |

### Wednesday October 1, 2014

| | |
|---|---|
| 00:00 | World News |
| 00:15 | Tilawat & Dars-e-Hadith |
| 00:45 | Yassarnal Quran |
| 01:10 | Wonders Of Hajj |
| 01:30 | Gulshan-e-Waqfe Nau Khuddam |
| 02:30 | Pakistan In Perspective |
| 03:00 | Alif Urdu |
| 03:45 | Australian Service |
| 04:15 | The Finality Of Prophethood |
| 04:55 | Liqa Maal Arab: Session no. 232. |
| 06:00 | Tilawat: Recitation of the Holy Quran. |
| 06:15 | Al-Tarteel: An English programme teaching the correct pronunciation of the Holy Quran. |
| 06:45 | Jalsa Salana Canada Address: Recorded on June 28, 2008. |
| 07:35 | Real Talk |
| 08:35 | Question And Answer Session: Recorded on September 25, 1997. |
| 10:00 | Indonesian Service |
| 11:00 | Swahili Service |
| 12:15 | Tilawat: Recitation of the Holy Quran. |
| 12:30 | Al-Tarteel |
| 13:05 | Friday Sermon: Recorded on December 19, 2008. |
| 14:05 | Bangla Shomprochar |
| 15:10 | Deeni-O-Fiqahi Masail: A discussion programme on issues related to Islamic jurisprudence. |
| 15:45 | Kids Time |
| 16:20 | Faith Matters |
| 17:25 | Al-Tarteel |
| 18:00 | World News |
| 18:20 | Jalsa Salana Canada Address [R] |
| 19:25 | French Service |
| 20:25 | Deeni-O-Fiqahi Masail |
| 21:00 | Kids Time |
| 21:35 | Manasik-e-Hajj |
| 22:10 | Friday Sermon: Recorded on December 19, 2008. |
| 23:10 | Intikhab-e-Sukhan |

### Thursday October 2, 2014

| | |
|---|---|
| 00:15 | World News |
| 00:35 | Tilawat: Recitation of the Holy Quran. |
| 00:50 | Al-Tarteel |
| 01:25 | Jalsa Salana Canada Address |
| 02:15 | Deeni-O-Fiqahi Masail |
| 02:45 | Manasik-e-Hajj |
| 03:30 | Faith Matters |
| 04:55 | Liqa Maal Arab: Session no. 190. |
| 06:00 | Tilawat & Dars-e-Hadith |
| 06:30 | Yassarnal Quran |
| 07:00 | Inauguration Of Tahir Mosque: Recorded on February 11, 2012. |
| 08:00 | Beacon Of Truth |
| 09:05 | Tarjamatul Quran Class: Recorded on November 11, 1997. |
| 10:15 | Indonesian Service |
| 11:25 | Pushto Muzakarah |
| 12:00 | Tilawat & Dars-e-Hadith |
| 12:25 | Yassarnal Quran |
| 12:55 | Beacon Of Truth |
| 14:00 | Friday Sermon: Bengali translation of Friday sermon delivered on September 26, 2014. |
| 15:05 | Manasik-e-Hajj |
| 15:40 | Persian Service: A series of Persian programmes. |
| 16:15 | Tarjamatul Quran Class [R] |
| 17:30 | Yassarnal Quran |
| 18:00 | World News |
| 18:30 | Live Al-Hiwar-ul-Mubashir |
| 20:35 | Faith Matters |
| 21:35 | Tarjamatul Quran Class [R] |
| 22:45 | Beacon Of Truth |
| 00:00 | World News |

***Please note MTA2 will be showing French service at 16:00 & German service at 17:00 (GMT).***

**Translations for Huzoor's Programmes are available.**
**Prepared by the MTA Scheduling Department.**

# Al Fazl International Weekly, London

TAHIR HOUSE - 22 DEER PARK ROAD, LONDON SW19 3TL (U.K.)

ISSN: 1352 9587
Tel: (020) 8544 7603
Fax: (020) 8544 7611
Email:alfazlint@alislam.org

Vol 21 | Friday 19 September , 2014 | Issue No. 38


# جماعتِ احمدیہ برطانیہ کے 48ویں جلسہ سالانہ میں 97 ممالک کے 33ہزار 270افراد کی شمولیت۔

## خطبہ جمعہ میں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی مہمانوں اور میز بانوں کو حقوق اللہ و حقوق العباد کی ادائیگی، عاجزی، انکساری اور اعلیٰ اخلاق کا مظاہرہ کرنے کی نہایت اہم نصائح

## پرچم کشائی۔ جلسہ سالانہ کے افتتاحی اجلاس کی کارروائی

## آج مسلمانوں کے تمام مسائل کا حل بھی رحمۃٌ للعالمین کی پیروی کرنے میں ہے اور غیر مسلموں کے سکون کے ضامن بھی وہ رحمۃٌ للعالمین ہی ہیں۔

## جلسہ سالانہ کے افتتاحی خطاب میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے رحمۃٌ للعالمین ہونے کے مختلف پہلوؤں کا ایمان افروز تذکرہ

## عرب ممالک سے تعلق رکھنے والے مہمانوں کے اعزاز میں عشائیہ۔

## ڈزپین افریقن ایسوسی ایشن۔ جلسہ سالانہ کے لئے رضا کارانہ ڈیوٹیوں کا نظام۔

## نظامت جلسہ سالانہ اور اس کے مختلف شعبہ جات۔

لوائے ما پنہِ ہر سعید خواہد بود    ندائے فتح نمایاں بنام ما باشد

تقریب پرچم کشائی برموقع جلسہ سالانہ برطانیہ 2014ء

رپورٹ مرتبہ: حافظ محمد ظفر اللہ عاجزؔ + فرخ راحیل

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام جلسہ سالانہ سے متعلق دسمبر 1893ء میں شائع ہونے والے اپنے ایک اشتہار میں تحریر فرماتے ہیں:

’’اس جلسہ کو معمولی جلسوں کی طرح خیال نہ کریں۔ یہ وہ امر ہے جس کی خالص تائید حق اور اعلائے کلمہ اسلام پر بنیاد ہے۔ اس سلسلہ کی بنیادی اینٹ خدا تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے رکھی ہے۔ اور اس کے لئے قومیں تیار کی ہیں جو عنقریب اس میں آملیں گی۔‘‘ (اشتہار دسمبر 1893ء)

آج اس اشتہار کو شائع ہوئے ایک سو بیس سال سے زائد عرصہ گزر چکا ہے اور دنیا کے مختلف ممالک میں منعقد ہونے والے جماعتِ احمدیہ کے جلسہ ہائے سالانہ اس پیشگوئی کو بڑی شان سے پورا کرتے ہوئے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت پر مہرِ تصدیق ثبت کر رہے ہیں۔

مورخہ 29 تا 31 اگست 2014ء بروز جمعہ، ہفتہ اور اتوار برطانیہ کی کاؤنٹی ہمپشائر (Hampshire) کے قصبہ آلٹن (Alton) میں جماعتِ احمدیہ برطانیہ کے 48ویں سہ روزہ جلسہ سالانہ کا انعقاد ہوا جس میں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے روحانی اور جسمانی طور پر براہِ راست فیض پانے کی غرض سے ستانوے ممالک سے 33ہزار 270افراد نے شمولیت اختیار کی۔ اس جلسہ میں شامل ہونے والے مردوزَن نے دنیا کے مختلف علاقوں سے یہ سفر محض اللہ تعالیٰ کی رضا، اپنے ایمان، یقین اور معرفت کو ترقی دینے، دینی فائدہ اٹھانے، اپنی معلومات کو وسیع کرنے اور دنیا کے مختلف خطوں سے تعلق رکھنے والے اپنے دینی بھائیوں سے ملنے کے لئے اختیار کیا۔ ان کے یہاں حاضر ہونے کے بڑے مقاصد میں سے ایک مقصد دنیا کے دھندوں اور کاروبار سے ایک دفعہ الگ ہوکر اپنے دلوں کو کلّی طور پر آخرت کی طرف جھکانے کی کوشش بھی تھا۔

حضرت اقدس مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود ومہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پانچویں خلیفہ حضرت مرزا مسرور احمد ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز برطانیہ میں قیام پذیر ہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح کے برطانیہ میں قیام کی برکت سے ہی یہاں کے جلسہ سالانہ کو مرکزی اور بین الاقوامی حیثیت حاصل ہے۔ اور یہ تمام لوگ دنیا بھر سے اپنے آپ کو حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی دعاؤں کا وارث بنانے کے لئے کشاں کشاں اس جلسہ کی طرف کھنچے چلے آتے ہیں۔

امسال اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعتِ احمدیہ کے قیام کو ایک سو پچیس سال ہو چکے ہیں اور جماعتِ احمدیہ مسلمہ پر چڑھنے والا ہر دن گواہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل اور خلافتِ احمدیہ کی رہنمائی میں اس الٰہی جماعت پر چڑھنے والا ہر دن ترقی کی نوید لے کر طلوع ہوتا ہے۔ الحمد للہ

### جلسہ میں شامل ہونے والے ممالک

جلسہ سالانہ کے ناظم صاحب رپورٹنگ کی مرسلہ رپورٹ کی مطابق امسال اس جلسہ میں شامل ہونے والے ستانوے ممالک میں البانیہ، آسٹریلیا، آسٹریا، بحرین، بنگلہ دیش، بیلا روس، بیلجیم، بلیز، بنین، برموڈا، بوٹسوانا، برکینا فاسو، کینیڈا، چلی، کانگو، کوسٹا ریکا، چین، کروشیا، ڈنمارک، مصر، فجی، فن لینڈ، فرانس، فرنچ گیانا، گیمبیا، جرمنی، گھانا، یونان، گوئٹے مالا، گنی، گیانا، ہالینڈ، ہانگ کانگ، آئس لینڈ، انڈیا، انڈونیشیاء، ایران، آئرلینڈ، اسرائیل، اٹلی، جاپان، اردن، قازقستان، کینیا، کویت، لیبیا، لکسمبرگ، ملیشیاء، مالی، ماریشس، مراکش، میکسیکو، مالٹا، مارشل آئی لینڈ، نیدرلینڈز، نیوزی لینڈ، نائیجر، نائجیریا، ناروے، فلسطین، عمان، پاکستان، فلپائن، پرتگال، قطر، رومانیہ، روس فیڈریشن، سعودی عرب، سینیگال، سربیا، سیرالیون، سنگاپور، سلووینیا، جنوبی افریقہ، سپین، سری لنکا، سوڈان، سورینام، سویڈن، سوازی لینڈ، سوئٹزرلینڈ، شام، تائیوان، تاجکستان، تنزانیہ، تھائی لینڈ، ٹرینیڈاڈ اینڈ ٹوبیگو، تیونس، ترکی، ترکمانستان، یوگنڈا، یوکے، یوکرین، متحدہ عرب امارات، یو ایس اے اور زیمبیا شامل ہیں۔

### معائنہ جلسہ سالانہ 2014ء

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مؤرخہ 24/ اگست بروز اتوار جلسہ سالانہ کی ڈیوٹیوں کا معائنہ فرمایا۔ اس کی تفصیلی رپورٹ گزشتہ شمارہ میں شائع ہو چکی ہے۔

### حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی جلسہ گاہ روانگی

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا قافلہ مسجد فضل لندن سے مورخہ 28/ اگست 2014ء کو بعد دوپہر حدیقۃ المہدی کے لئے روانہ ہوا۔ جلسہ کے تینوں دن حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہِ شفقت اپنی قیامگاہ واقع حدیقۃ المہدی میں قیام فرمایا۔

### پہلا دن جمعۃ المبارک 29/ اگست 2014ء

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح جلسہ گاہ میں تشریف لاکر نمازِ فجر پڑھائی اور پھر رہائشگاہ میں واپس تشریف لے گئے۔ آج کے دن صبح ہی سے مہمان

باقی صفحہ نمبر 14 پر ملاحظہ فرمائیں